سیّد کفایت علی کافی
مرادآبادی علیہ الرحمۃ

نعیمی کتب خانہ

ہزار شکر خداوند ذوالجلال کریم | و نعت سید ابرار و عترت و اصحاب
کہ ترمذی کے شمائل زبان اُردو میں | جو شرح نظم میں کافی ہے کی بہر ثواب

بہارِ خلد

ترجمہ

شمائلِ ترمذی

بہار خلد رکھا نام تاکہ اہل جہان | پکاریں خلد میں طوبیٰ لہ و حسن مآب
ہزار و سہ صد و شصت ایک سن ہجری کی | چھپی تھی مطبع نگیں میں خوشنما و خوش آب
دوبارہ تیرہ سو جون میں اہلسنت کے | پریس قی سی یونس نے جاری کی کتاب

قصیدۂ فہرست ابواب کتاب بہار خلد ترجمہ شمائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از شیخ عبد الرحمٰن حسن

جمع الشمائل للترمذی احسن بصدق و مقالہ	کتاب جزی فی شیوہ محمد بفعالہ	فی طبعہ مصرف ہم لاخسن بسوالہ
متمسکا بکمال من حسنہ بجمیع خصالہ	قطع المبتدا باسرہ قد التقی بزوالہ	تاریخہ فی ساعۃ بلغ العلی بکمالہ ۱۲۹۱

از شیخ نواز علی سجاد

چو مطبوع مرغوب خاص و عام	شد از حسن جادات خیر الوریٰ	دو سجاد ازبہر طبعش بخواں	بیان صفات حبیب خدا ۱۲

تعالیٰ شانہ کا وصف لکھنے میں کب آتا ہے
کہ مشکل بیدیان حشمت سے خامہ تھرتھراتا ہے

ذرا او برکت احمد زباں تک میری آجانا
کہ تیرے ہی وسیلہ سے قلم کافی اٹھاتا ہے

دکھا دے مجھکو اے خلاق معبود
نبی کے واسطے اب راہ مقصود

بیان ثانی و کافی عطا کر
ثناخوان جناب مصطفا کر

الٰہی آپ کی الطاف بیحد
بیاں کب ہوں کروں گر لاکھ میں کد

فقط میں کیا اگر افراد عالم
قلم اشجار کے لیکر ہوں باہم

سمندر کی بنا دیں گر سیاہی
بیاں ہوں پر نہ الطاف الٰہی

ہر اک احسان اسکا بے بدل ہے
ہر اک انعام فیض لم یزل ہے

ہر اک بندہ ہے رہین فضل باری
کسے طاقت کرے نعمت شماری

ہے یکساں یوں تو گو مخلوق عالم
ولیکن خاص اک رحمت میں ہیں ہم

وہ رحمت کیا وجود مصطفا ہے
نمود ذات فخر انبیا ہے

سزاوار خطاب پاک لولاک
ہوا جنکے قدم سے فخر افلاک

مجھے شیریں زبانی دے الٰہی
کہ ہوں مصروف نعت مصطفائی

ملاحت شعر میں میں چاہتا ہوں
ملیحان عرب کا خاک پا ہوں

فصاحت جو سخن میں یہ دعا ہے
فصیحان عرب سے لی گئی ہے

ملے میرے سخن کو فیض ارشاد
بحق احمد و اولاد امجاد

سبب اس نظم کا بھی کچھ رقم کرنا مناسب ہے
کہ عالم کا کفیل کار کیا اسباب لاتا ہے

ذرا اے طالبان سیر اخبار
شنو اب بندہ کافی کی گفتار

کہ تھی مدت سے مجھکو یہ تمنا
یہی تھا روز و شب مقصود اپنا

کہ کیجئے نظم اخلاق نبی کو
احادیث کتاب ترمذی کو

نبی کے جو شمائل کا بیاں ہے
محبوں کے لیئے آرام جاں ہے

زبان ہند میں اسکو سناؤں
رلاؤں عاشقوں کو اور ہنساؤں

رہی یکچند دل کی دل میں حسرت
نہ پائی آہ پر اتنی فراغت

عدیم الفرصتی سے ہو کے ناچار
کیا جو مشورہ میں عقل کو بار
خرد نے یہ سنایا گوش جاں میں
فراغت غیر ممکن ہے جہاں میں

فراغت کا اگر طالب رہیگا
نہ پائیگا کبھی مقصود دل کا
غرض اب میں بنام حیّ قیوم
کتاب ترمذی کرتا ہوں منظوم

نظر آتا ہے گو یہ کام دشوار
مگر اس راہ میں اللہ ہے یار
اگر تائید پر ہے فضل باری
بزودی ہوگی حل مشکل ہماری

یہ طرز نظم ہے میں نے اٹھایا
کہ اکثر ترجمہ لفظوں کا لایا
کہیں ایسا بھی موقع آگیا ہے
کہ حاصل لفظ و معنی کا لیا ہے

کلام مختصر مرغوب پایا
احادیث مکرر کو نہ لایا
نہایت میں نے کی تشویش و دقت
سماعی پر نہ تھا اسناد روایت

نہ آئے راویوں کے نام جس میں
فقط باقی رہا یہ کام اس میں
نہیں جائے تعرض اہل انصاف
یہ امر غیر ممکن ہے عیاں صاف

کدھر ہوگا کہاں کافی گیا تو
ہو محتاج انصاف سخن گو
تجھے مطلب ہے ذکر جان جاں سے
تجھے کیا کام تحسین جہاں سے

کہ یہاں تعریف و تحسین ہے بے اصل
سراسر اس جگہ نیت کو ہے دخل
کہ فرمایا محمد مصطفیٰ نے
رسول مجتبیٰ خیر الوریٰ نے

کہ سمجھو انما الاعمال کی بات
عمل کو ربط ہے نیات کے ساتھ
مدار کار دنیا ہے بہ نیت
مدار کار عقبیٰ ہے بہ نیت

ہمیں اخلاص نیت دے الٰہی
کہ آثار روز قیامت ہو رہی ہی
الٰہی واسطے خیر الوریٰ کے
ریا و شرک سے ہم کو بچا لے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خَلْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

بدل اس کو سنو اے عاشقان صورت احمد
سراپا سید کونین کا کافی سناتا ہے

روایت کی ہے یہ راوی انس نے
نبی کے یار ہمدم ہمنفس نے
کہ تھے حضرت نہ قد آور نہایت
نہ تھے کوتاہ بھی ختم نبوت

میانہ وہ قد خیر الوریٰ تھا
درازی اور پستی سے جدا تھا
نہ بے غایت سپید رنگ میں تھی
ملیح محض بھی رنگت نہ آپکی

صباحت اور ملاحت دونو پیدا
میانہ رنگ مثل قد و بالا
وہ فرق پاک پر موی معنبر
نہ جولیدہ نہ سیدھی تھی سراسر

غرض وہ موئے اطہر آپکی تھی
برار استی جولیدگی سی
ہوئے چالیس سال جبکہ حضرت
عطا کی حق تعالیٰ نے نبوت

ف اس باب میں شکل و شمائل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس میں چودہ حدیثیں ہیں ۱۲

ف۳ ازجولیدن بروزن دمیدن ولیدن کہ از ہم رفتن و پریشان شدن باشد ۱۲ ب

مقیم مکہ تھے پھر دس برس تک

برس دس پھر مدینہ میں تھے بیشک
سپیدی موے ریش و سر میں گو تھی

ہوئی دنیا سے جو رحلت نبی کی
ولیکن بیس بالوں تک نہ پہنچی

تو عمر پاک پوری ساٹھ کی تھی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً وَلَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعْرُهٗ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَّلَا سَبِطٍ اَسْمَرَ اللَّوْنِ اِذَا مَشٰى يَتَكَفَّأُ

روایت دوسری بھی ہے انس کی
بھرا تھا جسم والا خوبیوں سے
بیاں کیا کیجیے بالوں کا عالم

کہ خادم وہ رسول اللہ کے تھے
جمال و حسن کی محبوبیوں سے
نہ جو لیدہ فقط نہ راست باہم
قدم بڑھتا تھا آگے وقت رفتار

کہ تھے حضرت میانہ قد و بالا
سمائی تھی یہ طرز اعتدالی
اگرچہ گندمی رنگت تھی پیدا
دلاور کی طرح قوت سے ہر پا

درازی اور پستی سے مبرا
نہ فربہ تھا نہ لاغر جسم عالی
دمک سرخی کی تھی اسمیں ہویدا

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيْمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ

برا ابن عازب یار حضرت
میانہ قد مگر اس طرح کا تھا
کہوں کیا جعد بالوں کا عالم
نظر ہرگز نہ آیا کوئی دلبر
تو اسکی کیجیے ظاہر حقیقت

بیاں اسطرح کرتے ہیں روایت
کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا
پڑی تھی کان کی لو تک اسم
جہاں میں اسسے احسن اور خوشتر
کہ تھی کسطرح کی وہ سرخ رنگت
کہ تھی اسمیں خطوط سرخ اکثر

کہ تھے سردار عالم مرد والا
بیاں شانوں کی خوبی کیجیے کیا
لباس سرخ جسکے زیب تن تھا
ہوئی مذکور بابت سرخ پوشی کے
لکھی ہے شارح مشکوٰۃ یہ بات
نہ تھا لیکن تمامی سرخ وہ جامہ

میانہ آپکا تھا قد و بالا
فراخی دوش سے تا دوش پیدا
کوئی ایسا حسین میں نے نہ دیکھا
کہ تھی وہ زیب جسم شاہ لولاک
کہ وہ حلہ تو تھا اسطور کے ساتھ

ح عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ

روایت دوسری سن لو مناسب
کہ میں نے کوئی ذی لمہ نہ دیکھا
جس کے بال کندھوں تک ہوں
وہ بکھرے بال فرق پاک پر تھے

کہ راوی اسکے بھی ہیں ابن عازب
لباس سرخ میں زیبندہ ایسا
کہ کندھوں تک وہ لٹکے آرہے تھے
قد والا کا تھا انداز ایسا

برا کا دیکھیے انداز گفتار
کہ جیسا حسن تھا خیر الورا کا
بہت وسعت بھی میان دوش پیدا
درازی اور پستی تھی نہ اصلا

کہ طرز عشق ہے جس سے ہویدا
رسول اللہ محبوب خدا کا
کہ تھی ہمسنگی ان میں ہویدا

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ

وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کی امام اولیا نے	علی مرتضیٰ شیر خدا نے	کہ ایسی تو نہ تھی ختم رسالت	کہ ہو قد مبارک میں طوالت
غرض یوں تھا عیاں شان نبی سے	منزہ ہیں درازی کوتہی سے	کف دست مبارک تھی کشادہ	سطبر و صاف تو تھیں زیادہ
قدم میں آپ کے زیبا سطبری	سر عالی باندازِ بزرگی	ہر اک پیوند عضو و استخوانکا	بعنوان بزرگی خوب زیبا
خط باریک تھا سینہ سے تا ناف	کھنچے تھے مبارک سے بہت صاف	پیادہ جبکہ چلتے تھے زمیں پر	قدم آگے جھکو بڑتے تھے بڑھکر
یہ صورت چال کی اُنکی عیاں تھی	بلندی سے ہی گویا میل پستی	جمالِ حسن میں کوئی طرحدار	نہ دیکھا میں نے اُنسے آگے زنہار
کبھوں کیا بعد بھی اُنکے نہ دیکھا	جہاں میں آپ کی مانند رعنا	یہاں اب فکرِ حسن بے بدل ہے	یہاں کب عاشقوں کی جی کو کل ہے

ذرا او کاکیؔ آشفتہ احوال — غزل کوئی سُنا دے ہمکو فی الحال

غزل

بہارِ خلد ہے روئے محمد	شمیم جانفزا روئے محمد	ہیں سرو ریاض بے مثالی	قد رعنائی دلجوئے محمد
نہ دیکھا ہو زمیں پر جسنے فردوس	وہ آکر دیکھ لے کوئی محمد	کوئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا	عدیم المثل ہی خوئے محمد
ہمیں ہے وہ جگہ محراب طاعت	جہاں ہی ذکر ابروئے محمد	دلِ وحشی ہے زنجیریں تڑا	بشوقِ یاد گیسوئے محمد
	بس اب کاکیؔ ہی آگے جائے آ	کہاں تو اور کہاں رُوئے محمد	

ح عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِيْ وَجْهِهٖ تَدْوِيْرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِيْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ فرماتے علی مرتضیٰ ہیں	کہ وصاف جناب مصطفیٰ ہیں	کہ تھا جد نہ طول قدِ اقدس	نہ تھا ایسا کہ ہو کوتاہ از بس
میانہ قد سے مخدوم دو عالم	سبھی قوم و قبائل سے معظم	میانہ قد مگر اس طرح کا تھا	کہ تھا مائل درازی کو وہ بالا

فقط سیدھے نہ پرخم بال انکے
کچھ اک تدویر تھی لیکن نمایاں
دمکتی تھی بہم سرخی سپیدی
بخوبی و بنورنگی بسکہ دلبند
کہیں مو اور کہیں اندام تھا صاف
کہا ہے اسطرح شارح نے اسجا
قدم پرگندہ تھے حضرت کے تھانے
نظر میں نور بینا کی عیاں تھا
عطا و جود میں تھی اجود الناس
ملائم خو نہایت نرم گفتار
اگر ہوتا تھا واقف حسن خو سے
کہ کیا حسن جناب مصطفیٰ تھا
پس و پیدا ر حضرت بھی جہاں ہی

خمی و راستی کے درمیاں تھے
بڑے مقتدائے دین و ایماں
چمکتا تھا یہ کچھ نور تجلی
تمامی مرفق و شانہ کے پیوند
کھنچا تھا خط مو سینہ سی تا ناف
بزرگی انگلیوں میں بھی ہویدا
زمین پست کو گویا تھے جاتے
نہ وہاں ذرہ دین دنیا کا گماں تھا
نکرتے تھی کبھی دینے میں وسواس
بفرط کرمت یاروں کے غمخوار
تو رکھتا دوست انکو ہر کسو سے
کہ ان جیسا کوئی پہلے نہ دیکھا
نہ دیکھا کوئی گل اس گلستاں میں

تن عالی نہ فربہ تھا سراسر
وہ پرانوار تھی حضرت کی رنگت
سیہ چشم کا عالم چشم بد دور
نہ اکثر بال تھے حضرت کے تن پر
کف دست و کف پا تھی میں
خرام ایسا جناب پاک کا تھا
اٹھاتے تھے جدھر کو چشم عالی
میان دوش تھی مہر نبوت
لب و لہجہ مزین راستی سے
انھیں جو دیکھتا ناگاہ انساں
جمال و حسن کا عالم کہوں کیا
نظیر حسن احمد کوئی خوش رو
نزول رحمت وصل الہی

رخ انور نہ تھا مطلق مدور
سپیدی تھی نہ جسمیں بے نہایت
درازی مژہ کی نور علی نور
نہ بے موئی کا عالم سب بدن پر
بزرگی تھی مناسب فربہی میں
کہ جس سے طرز جولانی تھا پیدا
نظر کرتے تھے حضرت لاابالی
رسول اللہ تھے ختم رسالت
بجا ہے یعنی صادق انکو کہیے
جلال شان سے ہوتا ہراساں
سکے تھا مدح خواں خیر الورا کا
نظر آیا نہ اس سے قبل مجھ کو
بروئے پاک و حسن مصطفائی

نج عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ تَعَالٰى هِنْدَ بْنَ اَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَشْتَهِي اَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا اَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوْعِ وَاَقْصَرَ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيْمَ الْهَامَةِ رَجِلَ الشَّعْرِ اِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيْقَتُهُ فَرَقَ وَاِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ اِذَا هُوَ وَفَّرَهُ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ اَقْنَى الْعِرْنِيْنِ لَهُ نُوْرٌ يَعْلُوْهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ اَشَمَّ كَثَّ اللِّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيْعَ الْفَمِ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ دَقِيْقَ الْمَسْرُبَةِ كَاَنَّ عُنُقَهُ جِيْدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَاءُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيْضُ الصَّدْرِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ اَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُوْلُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ اَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَاَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيْلُ الزَّنْدَيْنِ

رَحبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الْأَطْرَافِ أَوْقَالَ شَائِلُ الْأَطْرَافِ خُمْصَانُ الْأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ إِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلَامِ

روایت کی امام باصفا نے
حسن سبط رسول مجتبا نے

که سنا ابن ابی ہاله سے احوال
رسول الله کا تھا وصف و احوال

کیا میں نے سوال اس باخبر سے
خبر دے حلیہ خیر البشر سے

که ہوں مشتاق ان باتوں کا جد
بیاں کر کچھ تو حال جد امجد

غرض میری یہ ہے سنکر وہ احوال
کروں جمع ہو سکے اسناد اعمال

کہا بس ہند نے یوں مجھ سے اس دم
رسول الله تھے فخیم مفخم

نگاہوں میں وہ یعنی خوش نظر تھے
دلوں میں بھی بزرگ و نامور تھے

تجلی روئے انور بدر رخشاں
که جیسے چودویں کا چاند تاباں

میانہ کب قد خیر الوری تھا
میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا

اگر کوتاه کہئے تھا نہ کوتاه
غرض یہاں کیفیت نے گم کیا راه

قد و بالا کا تھا انکے یہ عالم
میانہ سے دراز اطول سے کچھ کم

بزرگی تھی سر عالی میں پیدا
نہایت حسن موزونی ہویدا

خم و پیچ عیاں بالوں میں کم تھی
کچھ اک جو لیدگی لیکن بہم تھی

بکھرتے تھے جو فرق پاک بال
وہ فرق انکو کر دیتے تھے فی الحال

اگر از خود نہ بال انکے بکھرتے
تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے

بحال وفره سر کے بال انکے
گزرتے نرمہ ہا گوش سے تھے

درخشانی کا عالم رنگ میں تھا
کشاده تھی جبین عالم آرا

مقوس دونوں ابروئے مقدس
مقدس دونوں ابرو تھے مقدس

باندازِ مناسب طاق ابرو
نہ تھی پیوستگی آپس میں انکو

عجب خمدار و باریک مطول
بخوبی طاق تھا ثانی و اول

میان ابروان اک رگ نمایاں
بوقت غصہ ہو جاتے درخشاں

کہوں کیا خندہ بینی کا عالم
که تھے نور و بینی شعلے جسکے توام

معلی بینی خیر البشر تھی
باندازِ بلندی جلوه گر تھی

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا
بلندی کا گماں ہوتا تھا پیدا

حقیقت میں بلندی تھی نہ چنداں
مگر تھی وہ شعاع روئے رخشاں

خط رخسار کا عالم کہوں کیا
محاسن میں بہت انبوه پیدا

ملائم آپکے رخسار دونوں
بھلا تشبیہ دوں میں کس سے انکو

بزیبائے کشاده وه دہن تھا
کشاده وه دہن تھا اور زیبا

کہوں دانتوں کا کیا وہ حسن سادہ
سپید و صاف آپس میں کشاده

دقیق المسربہ یعنی خط مو
کھنچا سینہ سے تھا تا ناف گلبو

بوصف گردن شایان معراج
کہا راوی نے مثل صورت عاج

مصفا یعنی وه گردن تھی ایسی
بشکل نقره با نور ضیا تھی

کہوں کیا عضو عضو انکے بدن کا
بوضع خود مناسب اور زیبا

بخوبی تھے تناور فخر عالم
تمامی عضو تن مربوط باہم

شکم سینہ صفائی میں برابر
مگر سینہ عریض و پہن خوشتر

فراخی دونوں شانوں میں عیاں تھی
سراسر استخواں میں تھی بزرگی

بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا
درخشنده وه نور پاک سے تھا

یہ کس کے حسن کا چرچہ ہوا ہے
دل بیتاب کو تڑپا دیا ہے

سنی تعریف کس نوربدن کی | کہ ہے آمد بہار بوانہ پن کی | دل مشتاق نے پایا بہانہ | غزل پڑھتا ہے طرز عاشقانہ

غزل عاشقانہ

بدن تھا آپکا کان تجلی | عیاں چہرہ پہ تھی شان تجلی | تصور کس کی صورتکا بندھا ہے | کہ چھایا دل پہ سامان تجلی
رسول اللہ کی نورجبیں کو | بجا ہے گر کہیں جان تجلی | رخ پرنور زیبا ہو نکا عالم | بہار رسالستان تجلی
بر و دوش و سر دست مبارک | ستون نور از کان تجلی | قد حالی بحسن اعتدالی | سہی سرو گلستان تجلی
نہ تھا کچھ آتش دیدار سے کم | در دنداں کا لعان تجلی | نکلنے سے ہوا پسینے کے ثابت | کہ تھی برق جولان تجلی
نہ دیکھا آہ دیدار مبارک | رہا کافی کو ارمان تجلی

بس ابکافی ذرا تو ہوش میں آ | کہ ہے ختم روایت کا ارادا | گلوئے پاک سے تا ناف والا | خط مو تھا کھنچا باریک زیبا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر | معرا موسے تھا صافی برابر | کلائی دونوں شانے اور بازو | مزین تھی بزیب کثرت مو
وہ انکی صدر حالی کی بلندی | خط موسی کی تھی ارجمندی | طویل القد دونو دست والا | کشادہ تھی کف دست مصفا
بزرگی اس کف پا میں عیاں تھی | نمایاں دونوں قدمونمیں بزرگی | کشیدہ تھیں وہ انگشتان والا | لقب ہے سائل الاطراف جنکا
کہاپا شایل لاطراف کا آئی | کہ حاصل انگلیونکو تھی بزرگی | یہاں جو سائل شایل کولایا | ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا
کف پا میں سمائی تھی یغبلی | کہ رہتی تھی زمیں پر سے ذرا اونچی | ہوا وارد بوصف پائے اقدس | کہ تھے پائے مبارک نرم اتنے
جدا رہتے زمیں سے یوں کف پا | کہ پانی اسکے نیچے سے گزرتا | زمیں پر جب خراماں آپ چلتے | قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
انھیں ہوتا خیال میل نشیب | بنرمی راہ جاتے سرور دیں | ہوا یہ حال وارد باخبار | کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار
تو اسدم تھے عیاں یہ صاف معنی | بلندی سے ہے گویا میل پستی | انھیں جب دیکھنا منظور ہوتا | نظر کرتے تھے حضرت بے محابا
بہت رہتے تھے آنکھوں کو جھکائے | نظر یعنی سوئے باطن لگائے | زمیں اکثر مشرف تھی نظر سے | فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سے
تامل سوچ تھا کیا ہے نظر میں | لحاظا انکے سما یا تھا بصر میں | بیاں کرتا ہے راوی اور یہ بات | کہ ہوتے آپکے اصحاب جب سات
تو یہ ارشاد فرماتے تھے حضرت | چلو تم مجھ سے آگے کر کے سبقت | عجب اخلاق تھے خیر الورا کے | کہ ہوں مخدوم پیچھے خادم آگے
صفویہ اور عادت مصطفیٰ کی | کہ ہوتا جو کوئی ان سے ملاقی | جناب پاک کرتے اسکو خوش کام | بتقدیم سلام دین اسلام

حم عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ

بیان جابر نے کی شرح بہت کھلا | ہمیں یہ ذکر ہے رحمت کی آیت | ضلیع الفم کہا خیر الورا کے | بزرگی تھی دہن میں یعنی آنکھ
ہوا مذکور لفظ اشکل العین | بوصف چشم پاک جد حسنین | کہ آنکھ انکی بزیبائے کلاں تھی | سپیدی میں کچھ اک سرخی عیاں تھی

بیان ہوتا نہیں خوبی کا عالم — سپیدی اور وہ سرخی کا عالم
بسکہ کم گوشت ایڑی آپکی تھی — ایسی تعریف منہوس العقب کی

ح ۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِيْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

روایت دوسری جابر کی ہے — کہ سنتا تو نکا دل تڑپاتی ہے
کہا تھا حلہ احمر بدن میں — لباس سرخ تھا زیبندہ تن میں
بتحقیق سخن نزدیک میرے — رسول اللہ احسن تھے قمر سے

کہ دیکھا میں نے خیر البشر کو — شب مہتاب میں شکل قمر کو
مری کچھ اس گھڑی مضطر نظر تھی — کبھی آپ پر کبھی سوئے قمر تھی
کیا یہاں شوق ذکا فی تقاضا — کہ لکھوں وصف محبوب خدا کا

غزل

گو ترقی پہ جمال مہ کامل ہووے — منھ تو دیکھو کہ ترے منھ کے مقابل ہووے
کیا یہ خورشید کہ خورشید قیامت ہو اگر — آپ کے آگے ٹھہر نا اسے مشکل ہووے
یہاں خوش آیا نہیں جز ذکر گل عارض کے — نغمہ جو ہو باصوت عنادل ہووے
آہ برباد نہ یوں جا مرا نالۂ آہ — آہ کیسا اگر جذبہ کامل ہووے
لائیں گر آپکی تصویر نکیر و منکر — کیا عجب گور مری خلد کی منزل ہووے

ماہ کیا سامنے گر آپکے آوے خورشید — دعوے نور سے خجلت اسے حاصل ہووے
شان اجلال پہ آجائیں اگر وہ رخسار — اسکو طاقت ہے کہ جو وقت مقابل ہووے
ملک دنیا کو وہ کیا خاک میں لیکر دالے — جو کوئی دولت دیدار کا سائل ہووے
اب تو بے ڈھب دل حسرت زدہ گھبرایا ہے — یاالٰہی شب فرقت کہیں زائل ہووے
ہے تمنا یہی نزات کہ روز محشر — دست کافی میں ترا پایہ محمل ہووے

ح ۱۰ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابی اسحق ہے اک مرد راوی — روایت اسنے کی ہے اسطرح کی
کہ یعنی تم جو یار مصطفا ہو — خبردار رجال باصفا ہو
کہ روئے پاک محبوب خدا کا — بشکل سیف کہیے فی المثل تھا

کہ اصحابوں میں ہیں جو ابن عازب — کوئی اسنے ہوا اکر مخاطب
بتاؤ کیفیت روئے نبی کی — کرو تعریف شکل احمدی کی
کہا اس نے نہ تھا چہرہ وہ ایسا — وہ روئے پاک بس مثل قمر تھا

ح ۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ كَاَنَّمَا صِيْغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

روایت بوہریرہ نے بیاں کی — زباں صف بنی ہے درفشاں کی
کچھ اک موئے مبارک میں شکن تھی

کہ یعنی آپ تھے ابیض باندام — سپید صاف گویا نقرۂ خام
ہویدہ تھی ادا جو لیدہ پن کی

ح ۱۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ

شبہًا صاحبکم یعنی نفسہ ورأیت جبریل فاذا اقرب من رأیت بہ شبہًا دحیۃ۔

وہ جابر ابن عبداللہ انصار	یہاں اس طرح سے کرتے ہیں گفتار	کہ فرمایا امام مرسلاں نے	کہا ہے سرور کون و مکاں نے
کہ دکھلائے گئے مجھ کو نبی سب	کلیم اللہ پر آئے نظر جب	انھیں ناگاہ اس صورت میں پایا	شنوءہ کے تھے اشخاص وہ گویا
پھر عیسیٰ ابن مریم کو جو دیکھا	شبیہ عروہ بن مسعود پایا	خلیل اللہ ابراہیم فی الفور	نظر یوں آئے گر اب کیجیے غور
تو انکی مثل ہیں صاحب تمہارا	کیا اپنی جانب کو اشارہ	کہ یعنی میں ہوا دنیا میں پیدا	خلیل اللہ کی صورت ہو ہویدا
نظر کی اور جو روح الامین پر	انہیں ناگاہ دیکھا پیش منظر	تو اسکی شکل کی تشبیہ پایاں	ہو شکل وحیہ کلبی نمایاں

۱۳ عن سعید الجریری قال سمعت ابا الطفیل یقول رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما بقی علی وجہ الارض احد رآہ غیری قلت صفہ لی قال کان ابیض ملیحًا مقصدًا صلوات اللہ علیہ

سعید تابعی ہیں یہ جریری	روایت یہاں انہی ہیں اس سے مروی	وہ کہتا ہے کہ یوں میں نے سنا تھا	کلام بوطفیل اسطرح کا تھا
کہا تھا یعنی یوں اس محترم نے	رسول اللہ کو دیکھا ہے ہم نے	نہیں باقی ہے اب روئے زمیں پر	بجز میرے کوئی با یہ ہمسر
کیا یہ عرض میں نے اس ولی سے	مشرف کیجیے وصف نبی سے	کہا حضرت کا کیا گلفام تن تھا	عجب نمکین صافی بدن تھا
سماتے تھے توسط کے یہ اطوار	صباحت میں ملاحت بھی نمودار	سلام اللہ کا خیر الوریٰ پر	رسول اللہ محبوب خدا پر

۱۴ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

بیاں کرتے ہیں عبداللہ عباس	نبی کے ابن عم وہ افصح الناس	کہ دونوں آپکے دندان پیشیں	جدا آپس میں تھے بکشادہ آئین
کچھ ایسا فرق تھا انمیں پیدا	کہ جس سے نور زیبائی عیاں تھا	بہنگام تکلم بات کے ساتھ	نظر آتے تھے کیا انوار لمعات
	عجائب فرق تھا انمیں اکثر	نمایاں جس سے تھے نور کے شعلے	

باب ما جاء فی خاتم النبوۃ

یہ باب بیچ مہر نبوت کے بیان میں ہے اور اس میں آٹھ حدیث ہیں

۱ عن الجعد بن عبد الرحمن قال سمعت السائب بن یزید یقول ذہبت بی خالتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابن اختی وجع فمسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسی ودعا لی بالبرکۃ وتوضأ فشربت من وضوئہ وقمت خلف ظہرہ فنظرت الی الخاتم بین کتفیہ فاذا ہو مثل زر الحجلۃ

مناسب ہے بدل سے سر تسلیم خم کیجے	یہاں سے تذکرہ مہر نبوت کا اب آتا ہے

روایت جعد یہ پہنچا گیا ہے	کہ سائب کے تئیں میں نے سنا ہے	بیاں کرتا تھا یہ احوال سائب	رسول اللہ کا اجلال صاحب
کہ مجھ کو میری خالہ ساتھ لیکر	گئی سوئے نسیم حوض کوثر	کہا پھر یا رسول اللہ دیکھو	یہ میرا بھانجا ہے آہ دیکھو
کروں کیا عرض تھی شاہ لولاک	کیا ہے درد نے اب سکو غمناک	شفیق دردمنداں نے یہ سنکر	رکھا دست مبارک میرے سر پر
کف دست مبارک سر پہ پھیری	دعائے خیر میری واسطے کی	وضو فرمایا ختم مرسلاں نے	پیا آب وضو اس ناتواں نے
کھڑا ہو کر پس پشت معظم	نظر میں نے جو کی پھر سوئے خاتم	نظر کر یعنی اُس خاتم کو دیکھا	کہ تھی وہ درمیان دوش والا
بیاں کیا کیجئے خاتم کا احوال	کہ جیسے زر حجلہ تھی وہ تمثال	سنو اب زر حجلہ کی یہ تفسیر	بیاں شارح نے کی کس طرح تحریر
کہا پہلے کہ یوں تھی جلوہ پرداز	کہ جیسے کبک کا بیضہ سرافراز	دوبارہ شرح زر حجلہ یہ کی	کہ تھی وہ تکمہ پردہ عروسی

ح ۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

بیاں کرتا ہے اک راوی بقولے	کلام جابر سمرہ کو منقول	کہا اس نے کہ خاتم میں نے دیکھی	رسول اللہ کے کندھوں میں دیکھی
برنگ	برنگ سرخ تھا وہ ایک غدہ	کہ تھا گویا کبوتر کا وہ بیضہ	

ح ۳ عَنْ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

رمیثہ نے بیاں ایسا کیا ہے	کہ میں نے آپ کا کہنا سنا ہے	اگر اس وقت میں کرتی ارادا	تو تھا مقدور خاتم چومنے کا
وہ خاتم آپ کی اس وضع پر تھی	کہ مابین دوشانہ جلوہ گر تھی	یہ حاصل قرب تھا وقت غنیمت	کر لیتی چوم میں مہر نبوت
غرض یہ ہے کہ فرماتے تھے اسم	بحق سعد سردار دو عالم	ہوئی تھی سعد کی جس روز رحلت	اسی دن کی یہ ہے یعنی حقیقت
	بیاں کرتے تھے یوں محبوب سبحان	ہلا اس کے لئے ہے عرش رحمان	

ح ۴ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عَلِيٌّ إِذْ وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

علی مرتضیٰ شاہ ولایت	نبی کے ابن عم شان ہدایت	باوصاف جناب شاہ ابرار	سناتے تھے طویل الذیل اخبار
اسی میں سے یہ جملہ مختصر ہے	بیان مہر نبوت کا مگر ہے	کہا وہ خاتم محبوب یزداں	کہ مابین دوشانہ تھی نمایاں
	رسول اللہ تھے ختم رسالت	وہ خاتم یعنی کرتی تھی دلالت	

ح ۵ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ ادْنُ مِنِّيْ فَامْسَحْ ظَهْرِيْ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَوَقَعَتْ أَصَابِعِيْ عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَا

ابوزید عمرو ابن اخطب انصار — رسول اللہ کا یار مددگار — بیاں کرتا ہے یہاں ایسی روایت — کہ فرمانے لگے یوں مجھ سے حضرت

کہ اے بوزید میرے پاس آ تو — ذرا کر مسح پشت مصطفا کو — یہ سنکر بات جیسے پاس آکر — پھرایا ہاتھ پشت باصفا پر

کہ آئیں انگلیاں میری یکایک — بروئے خاتم و مہر نبوت — یہاں کرتا ہے راوی ذکر ایسا — کہ بوزید عمرو سے یہ میں نے پوچھا

کہ تھی کس طرح کی حضرت کی خاتم — کہا مجتمع تھے مو گرد و باہم

ح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهٖ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ ابْسُطُوْا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْخَاتَمِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلٰى اَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخِيْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتّٰى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ اِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهٖ

یہ عبداللہ بریدہ کا پسر ہے — کہ اپنے باپ سے دیتا خبر ہے — کہ میں نے یوں بریدہ سے سنا ہے — یہ میرا باپ مجھ سے کہہ گیا ہے

کہ سلمان آپ کی خدمت میں آیا — چھوہاروں کا بھرا اک خوان لایا — یہ اس ہنگام کی ہے سب حقیقت — کہ جب سید مدینہ آئے حضرت

رکھا اس خوان کو حضرت کے آگے — کہا حضرت نے مرد فارسی سے — کہ اے سلمان تو یہ کیا چیز لایا — کہا اس نے کہ صدقہ لیکے آیا

کہا ہے میں نے اس صدقہ کو خاص — تمہارے واسطے یاروں کی خاطر — کیا ارشاد حضرت نے کہ سلمان — اٹھا لے اب چھوہاروں کا تو یہ خوان

کہ ہم کھاتے نہیں صدقہ کو صلا — یہ سنکر اس نے اس خوان کو اٹھایا — پھر اسکی مثل اس نے روز دیگر — رکھا حضرت کے آگے خوان لاکر

کیا پھر آپ نے ارشاد کیا ہے — کہا اس نے کہ ہدیہ آپکا ہے — کہا حضرت نے پھر یاروں کو آؤ — ادھر کو ہاتھ تم اپنے بڑھاؤ

پھر اس کے بعد سلماں نے نظر کی — بسوئے خاتم خیر البشر کی — وہ خاتم جو کہ پشت پاک پر تھی — کہ پشت صاحب لولاک پر تھی

ہوئے سلمان معترف با ایمان — کہ لائے آپ پر ایمان سلمان — وہ سلمان تھے جو مملوک یہودی — کچھ اک قیمت معین کرکے ان کی

رسول اللہ نے ان کو خریدا — ثمن دی اور یہ شرط ٹھہرا — کہ ختم الانبیا خرما کے اشجار — یہود کے لیے کردیں تیار

وہ نخلستاں نہ جبتک بارور ہو	نہ اُسکا قابل خوردن ثمر ہو	رہی مصروف کار و بار سلمان	نہ بیٹھے اس جگہ بیکار سلمان
غرض جو عہد حضرت نے کیا تھا	بدست پاک نخلستاں لگایا	مگر اک نخل خرما کو عمر نے	جمایا باغ میں اُس خوش سیر نے
کہوں کیا آپکی اعجاز کا حال	پھلا پھولا وہ نخلستاں اسی سال	مگر وہ نخل ہی کچھ پھل نہ لایا	کہ جسکو تھا عمر نے وہاں لگایا
رسول اللہ نے تب کی یہ گفتار	نہ لایا یہ شجر کس واسطے بار	عمر نے اس حقیقت کو سنایا	یہ نخلہ ایک تھا میں نے لگایا
اکھاڑا آپ نے نخل عمر کو	لگایا اپنے ہاتھوں وہاں شجر کو	دکھایا دست معجز نے یہ جلال	پھلا پھولا وہ نخلہ بس اسی سال

ح ۷ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

روایت ہے ابی نضرہ سے منقول	کہ فرماتا ہے یوں وہ مرد مقبول	کہ تھے جو بوسعید باسعادت	یہ اُن سے میں نے پوچھی تھی حقیقت
کہ حال خاتم حضرت بتاؤ	بیاں مہر نبوت کا سناؤ	جواب ایسا دیا اُس خوش سیر نے	ندیم مجلس خیر البشر نے
کہ خاتم تھی میان پشت زیبا	کہ بضعہ ناشزہ ہے وصف جسکا	وہ بضعہ ناشزہ جو پشت پر تھا	نمایاں و ممیز سر بسر تھا

ح ۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدُرْتُ هٰكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيلَانٌ كَأَنَّهَا ثَآلِيلُ فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

روایت اب وہ ہوئی ہے قلبند	کہ راوی جس کا ہے سرجس کا فرزند	رکھا تھا نام عبداللہ اس کا	سنو یہ قصہ دلخواہ اس کا
بیاں کرتا ہے وہ احوال اپنا	کہ میں نزد رسول اللہ آیا	جناب شان رحمت گستری تھی	میان مجمع اصحاب بیٹھی
فدرت ہکذا یعنی کہ دورا	کیا یوں میں نے گرد پشت والا	ہوئے جب آپ اس معنی سے آگاہ	کہ تھی مہر نبوت کی مجھے چاہ
ردا پشت مبارک سے گرا دی	تو جانے مہر میں نے دیکھ پائی	ہوئی اُس مہر کی مجھ کو زیارت	کہ تھی وہ درمیان دوش حضرت
نمایاں مثل مشت دست خاتم	کچھ اک تل اس کے گرد اگرد باہم	تکونکی کی ہے شارح نے یہ تفصیل	سر پستان تھی گویا وہ ثالیل
پھرا پیچھے سے جب میں کرکے دورا	رسول اللہ کے آگے کو آیا	کہا میں نے تمہیں اللہ بخشے	کہا تجھکو بھی ہاں وہ مغفرت دے
کہی پھر قوم نے یہ بات مجھ کو	دعا حضرت نے یہ فرمائی تجھکو	کہا میں نے کہ ہاں مجھکو دعا دی	تمہیں بھی تو بشارت ہے دعا کی
	پڑھی پھر میں نے از بہر حضرت	یہ استغفر لذنبک ساری آیت	

باب ترجیع ... رسول اللہ | وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ | سورۂ محمد پارہ ۲۶ رکوع ۱۲

اور گناہ بخشواتو اپنی امت کے دمغفرت چاہ توسب مومن مرد اور عورتوں کے واسطے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نِصْفِ اُذُنَيْهِ

یہ کس کے شوق گیسو نے کیا کاؔفی کو دیوانہ | کہ ہر دم وجد کے عالم میں زنجیریں تڑاتا ہے

اب انس موئے مبارک کا بیاں ہے	کہ رشک سنبل باغ جناں ہے	انس نے زلف لیلائے سخن کو	کیا اسطرح سے ہے عنبری بو
کہ موئے مشکبو خیر الوریٰ	رسول اللہ محبوب خدا کی	بضعے گوشہائے پاک تک تھی	غرض یہ ہے کہ یونہی انسے دیکھی

کیا جانا ہے نظر ونیں وہ عالم | **غزل** | کہ ان آنکھوں سے کاؔفی دیکھتے ہم

دیکھتے جلوہ دیدار کو آتے جاتے	گل نظارہ کو آنکھوں سے اٹھاتے جاتے	ہر سحر روئے مبارک کی زیارت کرتے	داغ حرماں دل مجروں سے مٹاتے جاتے
سر شوریدہ کو گیسو پہ تصدق کرکے	دل دیوانہ کو زنجیر بناتے جاتے	پائے قدسی سے اٹھاتے نہ کبھی آنکھوں کو	روکنے والے اگر لاکھ ہٹاتے جاتے
قدم پاک کی گر خاک ہی ہم آجاتی	چشم مشتاق میں بھر بھر کے لگاتے جاتے	خواب میں دولت بیدار ہی ملتی وہ اگر	بخت خوابیدہ کو ٹھوکر سے جگاتے جاتے
دشت طیبہ میں ترے ناقہ کے پیچھے پیچھے	دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے	دست صیاد سے چھٹتے جو ہزاروں کی طرح	چمن کوچہ دلبر ہی کو جاتے جاتے
–	کاؔفی کشتہ دیدار کو زندہ کرتے	لب اعجاز اگر آپ ہلاتے جاتے	–

۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ

یہ فرماتی جناب عائشہ ہیں	کہ وہ محبوبہ خیر الوریٰ ہیں	بیاں کرتی ہیں وہ اسطرح کی بات	کہ تھی میں غسل کرتی آپکے سات
بھرا پانی کا ہوتا ایک برتن	کہ ہوتا صرف بہر غسل دو تن	بیاں موئے مبارک کا کیا حال	کہ فوق جمہ دون الوفرہ تھے بال
–	فروتر یعنی نرمہ گوش سے تھی	پہ کچھ اک اونچی مبارک دوش سے تھی	–

۳ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَانَتْ جُمَّتُهٗ تَضْرِبُ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

براء فرزند عازب کی روایت	دکھاتی ہے ہمیں راہ ہدایت	کہ تھے حضرت بہ بالائے میانہ	فراخی آپکی مابین دوشانہ
–	پہ کچھ لمبے موئے اطہر آپکے تھے	کہ نرمہ گوش تک وہ آرہے تھے	–

۴ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ بھی ہے مشتمل زیر رسول قال لم يكن بالجعد ولا بالسبط كان يبلغ شعره شحمة أذنيه ۔ قتادہ ابن موسیٰ ہیں

قتادہ ایک راوی معتبر ہے
انس نے یہ کیا اظہار احوال

انس سے اسکو اسناد خبر ہے
نہ تھے جو لیک مطلق آپکے بال
نہ تھے سیدھے رسول اللہ کے بال

کہا اسنے کہا میں نے انس سے
کہوں سیدھے بھی تو سیدھے کہاں تھے
بہ نرمہ گوش یعنی وقت رسال

کہ تھے فرق کیا حضرت کے گیسو
خمی و راستی کے درمیاں تھے

۵ عن أم هانئ بنت أبي طالب قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا مكة قدمة وله أربع غدائر

ابو طالب کی بیٹی اُم ہانی
بیاں کرتی ہیں باصاف زبانی
کیا تھا جسنے سر کو چار گیسو

کہ روز فتح مکہ جبکہ آئے
کہ تھے بافیض اسدن آپکے مو

ہمارے یہاں نبی تشریف لائے

۶ عن أنس أن شعر النبي صلى الله عليه وسلم كان إلى أنصاف أذنيه

انس سے اور ہے منقول یہ حال
کہ بالتحقیق تھے یوں آپکے بال
کہ نصف گوشہائے پاک تک تھے
بگوش صاحب لولاک تک تھے

۷ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون رؤوسهم وكان أهل الكتاب يسدلون رؤوسهم وكان يحب موافقة أهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه

کہا لیسے ہی بیان ابن عباس
سدل یہ تھا کہ یعنی بال سر کے
دو حصہ کر کے یعنی موئے سر کو
محبت بھی رسول اللہ رکھتے
پھر اسکے بعد تھا یہ آپکا حال

بیان دُرفشان ابن عباس
جبیں و پشت پر پڑتے بکھر کے
جدا کر دیتے تھے ادہر اُدہر کو
موافق ہونے میں اہل کتب سے
سے کئے دو حصے فرق پاک کے بال

کہ تھی عادت یہ محبوب خدا میں
وہاں تھی مشرکان زشت نہ ذیق
وہاں اہل کتاب اپنے روئے ترجیل
نہ تھا جس چیز میں کچھ حکم آیا
نکالی مانگ یعنی موئے سر میں

سدل کرتے تھے حضرت ابتدا میں
کہ کرتے تھے وہ موئے سر میں تفریق
کیا کرتے تھے موئے سر میں تسدیل
کیا کرتے تھے حضرت ساتھ انکا
جدائی کی عیاں شام و سحر میں

۸ عن مجاهد عن أم هانئ قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضفائر أربع

مجاہد نام ہے جو ایک راوی
بیاں کرنے میں احوال غدائر

یہ اُس نے ام ہانی سے خبر دی
کہ تھے وہ صاحب اربع ضفائر

کہ بنت عم حضرت نے کہا ہے
جناب مصطفیٰ نے موئے سر کو

جو دیکھا اپنی آنکھوں ماجرا ہے
کیا تھا چار گیسو بافتہ مو

باب ما جاء في ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم

۱ عن عائشة قالت كنت أرجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا حائض

طریقہ آپکا تھا جسطرح کنگھی کے کرنے میں		حدیثیں ترمذی اس باب میں ئی بھی لاتا ہے	
کروں کیا وصف ام مومناں کا	جناب عائشہ صادق زباں کا کہیں درحالت عذر زمانہ	کہ عروہ کو نہ امر دیں چھپایا کیا کرتی سر حضرت میں شانہ	صریحا مسئلہ اسکو بتایا

۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتّٰى كَانَ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔

انس کا کیا کلام جانفزا ہے رسول اللہ کی ایک ایک عادت انھیں خوب تھی روغن کی کثرت رکھا کرتے تھے کپڑا ایک سر پر	کہ وہ خادم جناب پاک کا ہے ہمارے واسطے ٹھہری عبادت بہت محبوب تھی روغن کی کثرت کہ جس سے بو نکلتی ہوئے معنبر یہ باعث کثرت تدہین کا تھا	بیان کرتا ہے عادات نبی کو یہ عادت بھی ہوئی وارد خبر میں یہ تھی حضرت کی خوئے جاوداں جو بالوں سے گزر جاتا تھا روغن وہ کپڑا ثوب زیات ان ہوا تھا	خوش آتا ہے بہت یہ ذکر جی کو کہ روغن ڈالتے تھے آپ سر میں محاسن میں کیا کرتے تھے شانہ وہ کپڑا جذب کر لاتا تھا روغن

۳ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ طُهُوْرِهِ اِذَا تَطَهَّرَ وَفِيْ تَرَجُّلِهِ اِذَا تَرَجَّلَ وَفِيْ انْتِعَالِهِ اِذَا انْتَعَلَ

ہوا منقول ام مومناں سے یمیں سے ابتدا کرتے وضو میں	جناب عائشہ صادق زباں سے یمیں سے شانہ کرتے آپ ہی میں	کہ رکھتے دوست تھے حضرت نبی کو یمیں سے ابتدا غسل کرتے	بہت کاموں میں سمت راستیں کو یمیں سے کفش میں وہ پانو دھرتے

۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

یہ عبد اللہ کیا نیکو سیر ہے	کہ یار صحبت خیر البشر ہے کہ کنگھی ہو نہ شغل جاودانہ	کہا اسنے کہ حضرت نے نہی کی کریں ہاں ایکدن کے بعد شانہ	نہی یعنی یہ حضرت نبی کی

۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَرَجَّلُ

حمید عبد رحمن نے کہا ہے	کہ ایسے شخص سے میں نے سنا ہے کہ بہ تحقیق عادت آپکی تھی	کہ حضرت کی جسے صحبت تھی حاصل وہ کرتے ایکدن کے بعد کنگھی	بیاں کرتا تھا وہ مرد ناقل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سفیدی موے مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس میں ۔۔ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِيْ صُدْغَيْهِ وَلٰكِنْ اَبُوْبَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ شَيْئًا

بیان شانہ و تدہین مو تو ہو چکا کافی	اب آگے آپ کی پیری کا بیاں گو آتا ہے

قتادہ ایک مرد متقی ہے انس بولے نہ پہنچی تھی یہ نوبت ولیکن حضرت بوبکر صدیق	انس سے یہ روایت اسنے کی ہے کہ کرتے رنگ بھی بالوں میں حضرت کہ ہو راضی خدا اُس سے بہ تحقیق	کہا اُسنے انس سے میں نے پوچھا سوا اسکے نہیں ہوتے نبی میں اُنھوں نے یوں خضاب کیا تھا	خضاب بھی حضرت نے کیا تھا سپیدی کچھ نہ پائی کن پٹی میں کہ وہ رنگ حنا و کتم کا تھا

٢ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِحْيَتِهٖ اِلَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

انس سے ہمکو اک اثر ملی ہے کہ یعنی جبکہ بالوں میں سپیدی	عجب وہ واقف حال نبی ہے جناب سرور عالم کے آئی سر و ریش مبارک میں سپیدی	بیان کرتا ہے وہ ایسی روایت کیا میں نے جو گننے کا ارادہ جو کی تعداد میں نے اسقدر تھی	عیاں ہے جس سے انداز محبت نہ پائے بال چودہ سے زیادہ

٣ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَأْسَهٗ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ فَاِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُءِيَ مِنْهُ

سماک حرب یوں راوی ہوا ہے کہا جابر نے سائل سے کہ سن لے جو ہوتا اتفاق ایسا بھی اُنکو	کہ میں نے ایسا جابر سے سنا ہے کہ جب تدہین تھے وہ سر میں کرتے کہ بے تدہین رہتے آپ کے مو	کہ پوچھا پوچھنے والے نے مجھ سے نہ آتی تھی سپیدی کچھ نظر میں تو ہوتی تھی سپیدی صاف ظاہر	کہ حال پیری حضرت بتا دے کہ کتنے بال ہیں حضرت کے سر پر بفرق پاک بس شفاف ظاہر

٤ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ

کیا آگاہ نافع نے خبر سے	خبر اُسنے سنی ابن عمر سے کہ یعنی اُنکو جب آئی سپیدی	کہ گنتے تھے سوا بیس کے نہیں حال قریب بیس مو پائی سپیدی	کہ تھا یہ آپکی پیری کا احوال

٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

فقیہوں میں علم میں ابن عباس جناب سرور عالم سے بولے جواب اُنکو دیا حضرت نے فی الحال امور مرسلات و سورہ عم	نبی کے ابن عم ہیں ابن عباس وہ یعنی ایک درد و غم سے بولے کیا تفصیل سے ارشاد یہ حال دکھاتے ہیں مجھے پیری کا عالم	بیان کرتے ہیں احوال تحقیق کہ یا حضرت نبی اللہ اب تو بنایا مجھ کو سورہ ہود نے پیر کہوں کیا حال شمس کورت کا	کہ یار غار وہ بوبکر صدیق بڑھاپا آگیا تحقیق تم کو کیا ہے ہول الواقعہ نے دلگیر کہ جسکے ہول سے آیا بڑھاپا

٦ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاکَ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا

روایت کرگیا ہے بوجحیفہ	ہمارا رہنما ہے بوجحیفہ	بیاں کرتا ہے وہ مشیر عباد	کہ یاروں نے کہا یوں پیش حضرت
کہ یعنی دیکھتے ہیں ہمکو جو ہم	عیاں ہے آپ پر پیری کا عالم	کیا ارشاد ختم الانبیا نے	جواب ایسا دیا خیر الوریٰ نے
	کہ سورہ ہود اور ہمسونے اسکی	دکھایا مجکو یہ ہنگام پیری	

٧ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ تَیْمِ الرِّبَابِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعِیَ ابْنٌ لِیْ قَالَ فَاَرَیْتُہٗ فَقُلْتُ لَمَّا رَاَیْتُہٗ ھٰذَا نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	کہ میں جو آپ کے نزدیک آیا	مرا بیٹا تھا میرے ساتھ اسدم	کہ دکھلائے گئے سردار عالم
کہا بس میں نے جسدم انکو دیکھا	نبی اللہ ھذا ابی محابا	رسول اللہ کے اسوقت تن پر	وہاں ملبوس تھے دو ثوب اخضر
ہری پوشاک یعنی زیب تن تھی	بیاں ہوتی نہیں خوبی بدن کی	یہ کس پاکیزہ تن کا ذکر آیا	کہ ہجر روح کے دل نے جوش کھایا
نہ دیکھا آہ اس زیبیدہ تن کو	ہری پوشاک میں رشک چمن کو	نہ دیکھی آہ صورت مصطفیٰ کی	رہی محشر تلک حسرت یہ باقی
بس اب آگاہی چھوڑنا کام	کہ پہنچے قول راوی بھی باتمام	بیاں کرتا ہے راوی حال موکو	نبی کے موئے اطہر مشکبو کو
کہ تھا اثر نمایاں شیب کا حال	مگر سرخی لیے تھے آپکے بال	ہوا ثابت باندازِ سپیدی	کہ وہ سرخی تھی آغاز سپیدی

٨ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِیْلَ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَکَانَ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ قَالَ لَمْ یَکُنْ فِیْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْبٌ اِلَّا شَعَرَاتٌ فِیْ مَفْرِقِ رَاْسِہٖ اِذَا ادَّھَنَ وَارَاھُنَّ الدُّھْنُ

سماک حرب سے ہے قول منقول	کہ جابر یوں ہوا ایکبار مسئول	کسی سائل نے پوچھا یعنی اس سے	کہ فرق پاک میں خیر الوریٰ کے
ہوئی تھی کچھ بھلا پیری نمودار	غرض یہ ہے کہ کر مجھ کو خبردار	جواب ایسا دیا جابر نے اس کو	نہ تھے ایسے تو سر میں آپ کے مو
مگر تھے انکی فرق میں کچھ ایک بال	کہ تھا اثر عیاں جس طرح کا حال	لگا کرتے مگر تیل جس دن	سپیدی کو چھپا لیتی تھی تدہین

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے خضاب کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں

١ عَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنٍ لِیْ فَقَالَ ابْنُکَ ھٰذَا قُلْتُ نَعَمْ اَشْھَدُ بِہٖ قَالَ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْہِ قَالَ وَرَاَیْتُ الشَّیْبَ اَحْمَرَ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی ھٰذَا اَحْسَنُ شَیْءٍ رُوِیَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَاَفْسَرُ لِاَنَّ الرِّوَایَاتِ الصَّحِیْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَبْلُغِ الشَّیْبَ

ارادہ ہے جو لکھنے کا مضامینِ خضابی کے — تو اب کاتی قلم بھی شاخ منہدی سے بنا ہو

ابو رمثہ کی رنگین روایت — کہ آیا میں ہو کے ختم رسالت — مرا فرزند تھا ہمراہ میرے — کہ فرمانے لگے یوں آپ مجھے

یہ بیٹا ہے ترا میں نے کہا ہاں — گواہی کا ہوں اس سے خواہاں — جواب ایسا دیا خیر الورٰی نے — جنابِ شافعِ روزِ جزا نے

خیانت یہ کرے تجھ پر نہ ہرگز — نہ ہووے تو بھی خائن بہر فرزند — کہا راوی نے بس میں نے جو دیکھا — نمایاں شیب احمر آپ کا تھا

یہاں کی ترمذی نے ایسی تحریر — کہ ہے اس بات میں احسن یہ تقریر — مگر ہے اور روشن تر روایت — کہ پیری کو نہیں پہنچے تھے حضرت

(۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

یہ پوچھا بوہریرہ سے کسی نے — کیا تھا کیا خضاب مو کسی نے — جواب اس طرح کا سائل نے پایا — کہ حضرت نے خضاب مو کیا تھا

(۳) عَنِ الْجَهْذَمَةِ امْرَأَةِ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ أَوْ قَالَ رَدْغٌ مِنْ حِنَّاءٍ شَكَّ فِي هٰذَا الشَّيْخُ

ہوئی مروی روایت جہذمہ سے — بشیر خوش خبر کی اہلیہ سے — رسول اللہ کو یوں میں نے دیکھا — کہا اس نے کہ حال اس طرح کا تھا

نکلتی تھی جناب پاک گھر سے — وہ تھے فرق مبارک کو جھٹکتے — جھٹکتے تھے وہ اپنے موئے سر کو — کہ آپ غسل سے تھے تر بتر مو

ملی کچھ چیز تھی بر فرق والا — کہ ہوتا تھا اثر جس کا ہویدا — کہا راوی نے یا رنگ حنا سے — اثر فرق مبارک پر تھا یعنے

(۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَخْضُوبًا

انس کہتا ہے دیکھا میں نے یہ حال — رسول اللہ کا مخضوب تھا بال — بیان کرتا ہے یہاں یہ بات حماد — کہ عبد اللہ سے ہے اسکو اسناد

وہ راوی یوں خبر دیتا ہے ہمکو — انس کے پاس دیکھا آپ کا مو — غرض یہ ہے کہ تھا مخضوب وہ بال — بیان کرتا تھا عبد اللہ یوں حال

بَابُ مَا جَاءَ فِي كُحْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سرمہ لگانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور تین حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلٰثَةً فِي هٰذِهِ

ہوا ثابت حدیثوں سے جو وصف سرمۂ اثمد — تو اب ہم کو بھلا کحل جواہر کب خوش آتا ہے

عبد اللہ سے وارد خبر ہے — ہمارے واسطے وہ بصر ہے — بیاں کرتے ہیں حضرت کی زبانی — کہ دو آنکھوں میں سرمہ اصفہانی

کہ بس تحقیق و سرمہ بانساں
بیاں کرتے ہیں یہی ابن عباس

بصارت کے تئیں کرتا ہے بالاں
کہ تھی اک سرمہ دانی آپکے پاس
دیا کرتے تھے میل سرمہ حضرت

وہ سرمہ موئے مژگاں ہے جاتا
اسی سے آپ لیتے تھے سرمہ
ہر اک چشم مبارک میں سہ کرت

بہت نور نظر کو ہے بڑھاتا
ہمیشہ رات کو دیتے تھے سرمہ

۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ وَقَالَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ فِیْ حَدِیْثِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَہٗ مُکْحُلَۃٌ یَکْتَحِلُ مِنْھَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا فِیْ کُلِّ عَیْنٍ

کہا عباس کے دانا پسر نے
یہ تھا ہنگام خفتن آنکا معمول
محدث ہے یزید ابن ہارون

خبیر حال اخبار و سیر نے
کہ پیش از خواب کرتے چشم کو ل
ادا اسنے کیا یہ اور مضمون
لگا لیتے تھے میل سرمہ بھر کر

کہ یعنی آپ جب سونے کو آتے
ہر اک چشم منور میں سہ کرت
کہ تھی اک سرمہ دانی از پئے حضرت
مکرر تین تین آنکھوں کے اندر

مبارک چشم میں سرمہ لگاتے
لگاتے سرمہ اثمد کو حضرت
اسی سے آپ تب سرجہت

۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

کہا ہے جابر روشن بیانی

کہ فرمایا رسول انس و جان نے
کیا کرتا ہے روشن وہ بصر کو

کہ لازم سرمہ اثمد کو جانو
جما تا ہے وہ سر مژہ کے مو

رہو دیتے بوقت خواب مانو

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

سنو اب یہ کلام ابن عباس
کہا یعنی یہ چشم عرب نے
ضیا نور نظر کو اس سے حاصل

کہ ہیں وہ علم دیں میں افقہ ناس
جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

رسول اللہ کے بھائی چچا زاد
کہ اثمد بہترین توتیا ہے

زبانی آپ کی کرتے ہیں ارشاد
تمہارے واسطے کحل صفا ہے
نمود موئے مژگاں اس سے کامل

۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّہٗ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

خبر منقول ہے ابن عمر سے
کہ یعنی تم یہ میری بات مانو

ندیم مجلس خیر البشر سے
سدا اثمد کو تم لازم ہی جانو
نظر پاتی ہے بس تائید اس سے

کہا فرزند یار مصطفےٰ نے
کہ یہ تو اس طرح کا توتیا ہے
مژہ کے واسطے تاکید اس سے

کہ فرمایا رسول مجتبیٰ نے
بصر کے واسطے عین جلا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي لِبَاسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان لباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۱۳ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ

کہوں کیا حبذا عالم لباس مصطفائی کا — یہ چرچا عاشقوں کے پیراہن تک سے اڑتا ہے

زبان خامہ یہاں شوریدہ سر ہے — کہ ذکر کسوت خیر البشر ہے — یہ کس پوشاک کا مذکور آیا — کہ مشتاقوں کے دل نے جوش کھایا

یہ حضرت ام سلمہ کی روایت — دل صد چاک کو دیتی ہے راحت — کہ حضرت کو سبھی پوشاک تن سے — محبت تھی زیادہ پیرہن سے

(۲) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ

لکھا راوی نے اسما کی زبانی — کہ تھی اسطرح فرماتی وہ بی بی — بیان آستین پیرہن میں — یہ کی تھی گوہر افشانی سخن میں

کہ حد آستین حضرت نبی کی — بحد بند دست پاک تک تھی

(۳) عَنْ قُرَّةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ اِنَّ قَمِيْصَهُ لَمُطْلَقٌ اَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيْصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ

بیاں کرنا ہے قرہ حال اپنا — کہ میں ہمراہ کچھ لوگوں کے آیا — ہوا حاضر حضور باصفا میں — جناب مستطاب مصطفا میں

مزینہ سے ہم آئے جو اشخاص — انھیں کے ساتھ میں آیا باخلاص — ہوئے تھے اس لیئے ہم آکے موجود — رسول اللہ کی بیعت تھی مقصود

بتحقیق بیاں یہ ماجرا تھا — قمیص سرور عالم کھلا تھا — کھلا تھا یا کہ پیراہن کا تکمہ — کہا تشکیک کا راوی نے کلمہ

بہر صورت یہ ہے مطلب ہویدا — کہ تھا اس دم گریباں آپکا وا — میں لایا ہاتھ کو اپنے بڑھا کے — گریباں میں قمیص مصطفا کے

دیا بوسہ بروئے خاتم پاک — ہوا یعنی بایں دولت شرفناک — یہاں مشتاق کو رقت کی جا ہے — مقام رشک ہے حسرت کی جا ہے

بھلا کاہی نہ کیونکر جوش کھاوے — کہ دست غیر یہ دولت اڑاوے

غزل

لگا جب دست غیر آیا وہاں چاک گریباں — نظر یہاں غیرت الفت کی تاراج دل وجاں — یہ سکے مسکرانیکا تصور دل میں آیا تھا — کہ بجلی طور کی ہی آہ بھر کرتی ہی جاں

تکلف برطرف یہ تیری دیوانہ کا عالم ہے — کہ جانا وجد کے عالم میں سب خار بیاباں ہے — دکھائی تیرہ بختی نے بہت ظلمت فرقت — نظر کرا بتوا در شک قمر شام غریباں ہے

قفس میں ہم اسیرں کا جین ابر بہاری — کھلا دی دیدہ امید تک لطفی ذرا ہے

(۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلّٰى بِهِمْ.

ادا کرتا ہے یہاں ایسی روایت — کہ باہر آئے تھے ختم رسالت — وہ اس انداز سے تشریف لائے — کہ تھے تکیہ اسامہ پر لگائے

اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا جناب پاک کے اسوقت تھیں لپٹا تھا جامہ قطری بدن میں
چھپا تھا جس میں انکا جسم والا تن والا پہ تھا وہ ثوب زیبا پھر اس کے بعد ہوتا ہے یہ اثبات پڑھی ملکر نماز اصحاب کے ساتھ

عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

روایت ہے ابی نضرہ سے مروی کہ وہ راوی لقب ہے جنکا خدری بیاں مجھ سے کیا اس متقی نے محدث معتبر یار نبی نے
کہ تھے حضرت بایں عادات مانوس کہ جب کرتے نئے کپڑے کو ملبوس جدا ہر ثوب تن کا نام لیتے ردا و پیرہن کا نام لیتے
بیاں کرتے جناب نیک فرجام عمامہ کا زبان پاک سے نام غرض یہ ہے کہ جو کپڑا پہنتے اسی کا نام لیتے تھے زباں سے
پھر اس کے بعد فرماتے کہ یا رب تجھے مخصوص ہے حمد و ثنا سب مجھے پوشاک یہ جیسے پنہائی بیاں کس طرح ہو حمد الہی
سوال اب تجھ سے کرتا ہوں خدایا میں اس کپڑے کی خیر و عافیت کا ہو جس خیر خاطر یہ تیار الہی ہو وہ خیر اس میں نمودار
اماں دے اس کے شر سے یا الہی بچا لینا ضرر سے یا الہی بچا اس شر سے جو اسمیں سکھا کر دیا تیار یہ شر سے ہوا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ

انس فرزند مالک کہا ہے لباس پاک کا جو ماجرا ہے کہ تھا محبوب حضرت کو زیادہ تمامی کسوت والا سے حبرہ
بہت جسکو پہنے کرتے محبوب نہایت اس کو رکھتے آپ مرغوب مگر تفسیر میں حبرہ کے کافی ہوئے ہیں مختلف آپس میں راوی
کوئی کہتا ہے یہ شایان سخن ہے غرض اس سے مگر برد یمن ہے کوئی کہتا ہے ہیا یہ بات ہے خوب کہ ہے حبرہ سے رنگ سبز مطلوب

عَنْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ اُرَاهَا حِبَرَةً

کلام بو جحیفہ معتبر ہے کہ وارد بیشتر اس سے خبر ہے بیاں کرتا ہے احوال نبی کو کہ دیکھا میں نے یوں حال نبی کو
یہ تھا انداز محبوب خدا کا بدن میں حلہ حمرا لپٹا تھا مری نظروں میں ہے گویا وہ عالم کہ تھا ساق نبی سے نور توام
کیا سفیان راوی نے اشارہ کہ مجھ کو یہاں گمان ہوتا ہے ایسا کہ جس حلہ کی یہ تعریف کی ہے وہ حلہ حبرہ حضرت نبی ہے

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ جُمَّتُهٗ لَتَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

ابی اسحق نے کی در فشانی کہ تھی یہ ابن عازب کی کہانی برا ابن عازب کہہ رہا تھا کہ میں نے ایک بھی ایسا نہ دیکھا

کہ یعنی اس طرح کا وہ بشر ہو	لباسِ سرخ میں زیبندہ تر ہو	غرض دیکھا تو دیکھا مصطفیٰ کو	بخوبی طاق محبوب خدا کو
کہوں کیا حال خم راکا عالم	تن زیبا پہ جو زیبا تھا اسے ہم	وہ گیسو دوش پر جو آرہے تھی	بہار تازہ تر دکھلا رہے تھی
رہے حسرت کہ وہ گیسو نہ دیکھا	غزل		سر زلف معنبر کو نہ دیکھا
نہ پوچھو کشتۂ دیدار کا حال	فروغ عارض گلگوں نہ دیکھا	رہے اکثر کف افسوس ملتے	کہ اُن ہاتھوں کا دستبو نہ دیکھا
ہزاروں کے تڑپنے کا تماشا	قفس میں تونے او گلرو نہ دیکھا	بھلا کہئے کہ کیا دیکھا جہاں میں	اگر کاکی نے یہاں تمکو نہ دیکھا

ح ۹ عن اَبِی رِمْثَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ

ابی رمثہ بیاں کرتا ہے ایسا	روایت کو رواں کرتا ہے ایسا کہ دیکھا میں نے ختم انبیا کو	ہری رنگت کی ہے اور چادریں دو

ح ۱۰ عَنْ قَیْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ اَسْمَالُ مُلَیَّتَیْنِ کَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ فِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ

روایت ہے زبان قیلہ سے	سنا راوی نے بنت مخرمہ سے	وہ مستورہ بیاں کرتی ہے ایسا	کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر یعنی جو کی حضرت کے تن پر	تو تھے دو جامہ کہنہ بدن پر	عیاں یہ بھی ہوا اسکے بیاں سے	کہ رنگیں تھی وہ رنگ زعفراں سے
مگر کچھ رنگ کم ہوتا چلا تھا	کہ اُسکے رنگ کو عرصہ ہوا تھا	طوالت اس خبر میں بیشتر ہے	لکھا راوی نے یہاں مختصر ہے

ح ۱۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ لِیَلْبَسْهَا اَحْیَاءُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خِیَارِ ثِیَابِکُمْ

مبین اس خبر کے ابن عباس	بیاں کرتے ہیں حال افضل الناس	کہ یہ ارشاد ہے خیر الوریٰ کا	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا
یہ لازم ہے لباس اُسکا بناؤ	غرض اس سے تن اُس سے پاؤ	برائے زندگاں تزئین اسی سے	کرو مُردوں کی بھی تکفین اسی سے
	کہ بالتحقیق یہ کپڑا بھلا ہے	تمہارا بہترین جامہ ہے	

ح ۱۲ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاکُمْ

بیاں فرزند جندب نے کیا ہے	کہ یہ ارشاد ختم انبیا ہے	کہ پہنو تم سفید و صاف کپڑا	کہ بے تحقیق یہ تو پاک ستھرا
	کہا ہے اور یہ حضرت نبی نے	کہ اسمیں دو کفن مُردوں کو اپنے	

ح ۱۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْہِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ

کہا محبوبہ محبوب ربّ نے	جناب عائشہ صاحب ادب نے	کہ نکلے صبحدم فخر دو عالم	حبیب خاص حق ذات کرم

ہوئے جس طرح سے اس دن برآمد ۔ کہ اوڑھے تھے کلیم موئے اسود

خ عَنِ الْمُغِيرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ ۱۴

ہوا ثابت باسنادِ مغیرہ ۔ کہ حضرت نے کیا ملبوس جبہ ۔ وہ جبہ صنعت رومی میں تھا ۔ غرض یہ ہے کہ وہ تنگ آستیں تھا

ہوا اُسکا مگر یہ بھی خبر میں ۔ کہ اس جبہ کو پہنا تھا سفر میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے گزران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس میں ۲ حدیثیں ہیں

خ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِيْ اَحَدِهِمَا ۱ فَقَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَاَخِرُّ فِيْمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيْءُ الْجَائِيْ فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلٰى عُنُقِيْ يُرٰى اَنَّ بِيْ جُنُوْنًا وَمَا بِيْ جُنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْعُ

خبر عیش رسول اللہ کی کافی سناتا ہے ۔ تغیر دل منعموں کو صابر و شاکر بناتا ہے

محمد ابن سیرین تابعی ہے ۔ بیاں کرتا یہ حال واقعی ہے ۔ کہ بیٹھے بوہریرہ پاس ہم تھے ۔ یہ حالت دیکھتی اسکی ہم تھے

کہ تھے قسم کتانکے پارچے دو ۔ کیا رنگین گل احمر سے انکو ۔ غرض اوڑھے ہوئے وہ ثوب رنگین ۔ جلیس بزم تھا با عزو تمکین

بسبب اتفاق ناگہانی ۔ ہوئی معلوم بینی میں گرانی ۔ کنارہ ثوب رنگین کا اٹھایا ۔ صفائی کے لیئے بینی پہ لایا

غرض اس مقتدا نے سادہ پن جو تھی سماف کی پوشاک تن سے ۔ پھر اس کے بعد دو بار پیہم ۔ کہے تھا لفظ بخ کو مکرر

کہ تو نے بوہریرہ یہ کیا کیا ۔ کہ بینی پاک یہ جامہ بنا یا ۔ قسم کھاتا ہوں میں اپنی خدا کی ۔ کہ میں نے یہ حقیقت اپنی دیکھی

رسول اللہ کا منبر ادھر تھا ۔ ادھر حجرہ تھا حضرت عائشہ کا ۔ ضعیفی سے جو غش میں آگیا میں ۔ میان حجرہ و منبر گرا میں

پڑا کھاتا غش کی تھا میں کبا ۔ جو آنیوالے آتے تھے وہاں پہ ۔ مری گردن پہ رکھتے تھے قدم کو ۔ سمجھتے تھے مگر دیوانہ ہم کو

بھلا مجکو کہاں دیوانگی تھی ۔ مرے اوپر تو شدت بھوک کی تھی ۔ عزیزو غور کرنیکی یہ جا ہے ۔ فقط قصہ نہ یہ صحاب کا ہے

رسول اللہ نے بھی ایسی جلیں ۔ اٹھائی کیا نہ سختی امتحا میں ۔ کہوں کیا آہ یوں حضرت نبی نے ۔ گزارے بیشتر دو دو مہینے

ہوئی روشن نہ گھر میں آگ اصلا ۔ رہی ایسی ہی تکلیف دنیا

خ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ قَطُّ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ قَالَ مَالِكٌ سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ مَا الضَّفَفُ قَالَ اَنْ يَتَنَاوَلَ مَعَ النَّاسِ

روایت مالک دینار سے ہے | کہ یہ بھی راوی اخبار سے ہے
کہا اس نے جناب مصطفےٰ نے | شفیق رمز شاہ و گدا نے
نہ روٹی سیر ہو کر نہار کھائی | نہ ہرگز لحم سے سیری اٹھائی
رسول اللہ کو لیکن ضفف پر | ہوا کرتی تھی یہ حالت میسر
دبی راوی ہے اب آگے یہ کہتا | کہ میں نے ایک اعرابی سے پوچھا
کہ ہے لفظ ضفف کس چیز کا نام | جواب اس نے دیا مجھ کو بانجام
کہ کہتے ہیں ضفف اس کو مقرر | کہ کھانا کھائیے لوگوں میں مل کر

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان موزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ اور اس میں ۱۲ بارہ حدیثیں ہیں۔

(۱) عَنْ اِبْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ النَّجَاشِیَّ اَهْدٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَیْهِمَا۔

بیان موزہ ہوا ذکر نعلین مبارک ہو | غرض ہم خاکساروں کو یہی جا خوش آتا ہے

بیان موزہ خیر البشر ہے | یہاں راوی بریدہ کا پدر ہے
پدر کی اپنے کہتا ہے وہ گفتار | نجاشی تھا جو وہ حبشہ کا سردار
بطور ہدیہ اک موزے کے جوڑے | رسول اللہ کو تھے اس نے بھیجے
ہوا ثابت کہ ان موزوں کی رنگت | سیاہ محض تھی دونوں کی رنگت
پہن کر ان کو ختم انبیا نے | کیا پھر جو وضو خیر الوریٰ نے
غرض فارغ ہوا ارکان کرکے | کیا پھر مسح ان پر دست کرکے

(۲) عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَهْدٰی دِحْیَةُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰی تَخَرَّقَا لَا یَدْرِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذَکِیٌّ هُمَا اَمْ لَا۔

بیان کرتا ہے شعبی یہ روایت | کہ ہے اس کو مغیرہ سے سماعت
مغیرہ نے کہا دحیہ کا احوال | کہ جوڑی اس نے کی موزوں کی ارسال
حضور پاک میں جب آئے موزے | مشرف پاؤں سے سرور کے ہوئے
غرض ہدیہ ہوا دحیہ کا مقبول | دیا عامر نے لیکن اس جگہ طول
کہ وہ موزے جو تھے دحیہ نے بھیجے | مگر جبہ بھی تھا ہمراہ ان کے
کیا وہ پیرہن حضرت نے ملبوس | دیا موزوں کو اعزاز قدمبوس
کیا یہ بھی رقم راوی نے احوال | کہ ان موزوں نے پایا تھا یہ اجلال
وہ پہنا شاہ والا نے کہ تھے | کہ ہو کر مندرس ٹکڑے ہوئے تھے
یہاں راوی نے کی ہے یہی تقریر | کہ ان موزوں کا کچھ احوال تطہیر
بتانا آپ نے یا حال ظاہر | کہ ہیں یہ غیر طاہر یا کہ طاہر
بھلا کافی کو سن کر یہ حقیقت | نہ آوے کس طرح سے رشک و حسرت
کہ یہ تو یہاں رہے محروم و مایوس | وہاں ہوں موزے جیسی قدمبوس

غزل

امید بوسہ پائے نبی میں | رہی کیا کیا نہ حسرت اپنے جی میں
بجائے کفش پا میں کاش ہوتا | یہی کہتا ہوں ہر دم بیکلی میں
رسول اللہ کے اوصاف و اخلاق | پڑھے جیسے کتاب ترمذی میں

ہوا ثابت ہنوگا مثل اُن کے ملک جن و بشر حور و پری میں
قد عالی سے کچھ نسبت نہ پائی صنوبر سرو شمشاد و سہی میں
سنا تھا ماجرائے شعلۂ طور دکھایا اُسنے یہ عالم ہنسی میں
نکلجائے تمامی دلکی حسرت اگر مر جائیے اُسکی گلی میں
کہوں کیا حال کافی مصنود پھنسا ہے جب کہ دام بیکسی میں
رلاتا ہے تپے سی شوق ہائی تڑپتا ہے امید مخلصی میں

(٣) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا کہ تھا کیا طرز نعلین نبی کا
کہا اُس خادم حضرت نے احوال کہ نعلین مبارک کا تھا یہ حال
ذوال جرم تھی ہر نعل میں دو مرتب یوں کیا تھا کفش پا کو

(٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

سنو تھا نے بیان ابن عباس کہ رہتے تھے بہت وہ آپکے پاس
انھوں نے حال نعلین نبی کا کیا ہے اسجگہ مذکور ایسا
کہ تھی اسطرح کی ترکیب نعلین کئے تھے تعبیہ اُسپر دوالین

(٥) عَنْ عِيْسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس کو جو محبت آپسے تھی نہ وہ اُلفت اُسے اب تک بھی
یہ تھا عین محبت کا تقاضا کہ نعلین مبارک کو رکھا تھا
محدث ہے جو عیسیٰ ابن طہمان رقم کرتا ہے اس رو داد کو یاں
کہ تھا وہ جو انس مالک کا بیٹا ہمارے پاس حضرت نعل لایا
اثر اُنپر عیاں تھا کہنگی کا نہ موئے پوستین باقی رہا تھا
دوالین جو بین اُنپر جو لگی تھیں ہوا محسوس یہ دو دو لگی تھیں
بیاں کرتا ہے عیسیٰ یہ بھی گویا کہ مجھ پھر کیا ثابت نے اظہار
اظہار کی اسطرح سے کہ یہ ثابت باسناد انس ہے
کہ یعنی جو انس کے پاس دیکھیں یہ نعلین رسول اللہ کی تھیں

(٦) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا

روایت ہے عبید با جریج سے کہ اُس نے یہ کہا ابن عمر سے
کہ دیکھا میں نے یہ احوال تیرا کہ تو نعلین سبتی ہے پہنتا
کہا ابن عمر نے بے تکلف کہ یعنی اس سبب سے مجھکو تھا لطف
کہ میں نے آپکو تحقیق دیکھا انھوں نے ایسی نعلینوں کو پہنا
کہ اُنکے چرم پر پیدا نہ تھا مو مرتب یوں کیا تھا یعنی اُن کو
وضو سے جب فراغت آپ پاتے قدوم پاک نعلینوں میں لاتے
بس مجھ سے یہ محبت کا تقاضا کہ ہوں میں ایسی نعلینیں پہنتا

خ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ

عمرو ہی زمرۂ اہل خبر سے	کہ ہے آگاہ وہ حال بشر سے	بیاں ناقل ہوا ہے اس خبر کا	کہ میں نے آپ کو اس طرح دیکھا
کہتے یعنی وہ مصروف عبادت	نماز اس طور پڑھتے تھے حضرت	کہ نعلین قدوم پاک میں تھیں	قدوم صاف لولاک میں تھیں
ہوا یہ بھی غرض احوال مکشوف	کہ تھا نعلین کا انداز مخصوف	سمجھ لو نام ہی مخصوف اس کا	سیا ہو جس میں باہم چرم دوہرا

خ ۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا

بیاں ہے بوہریرہ متقی کا	کہ ارشاد ہے حضرت نبی کا یہ فرماتے تھے وہ عالم کے مرشد	نہ پہنے یعنی کوئی نعل واحد
نہ کوئی یوں چلے زنہار رستا	کہ ہووے ایک پا میں کفش تنہا اگر پہنے ہم دونوں کو پہنے	وگرنہ پاؤں ہوں دونوں برہنے

خ ۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّاْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ

کہا جابر نے حضرت نے یہی کی	یہ ہے یعنی نہی حضرت نبی کی	نہ کھانا کوئی دست چپ سے کھاوے	نہ ہرگز نعل واحد پاس لاوے
	چلے کوئی نہ راہ لا ابالی	کہ ہو اک پاؤں کفش سے یا خالی	

خ ۱۰ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ

کیا اعرج نے بیاں کر اس کا	کلام بوہریرہ جو سنا تھا	کہ یوں تقریر کی اس خوش سیر نے	رفیق خادم خیر البشر نے
کہ فرماتے تھے یہ سردار کونین	اگر پہنے کوئی تم میں سے نعلین	کرے وہ ابتدا پائے یمین سے	نہ پھیرے پاؤں سمت راستیں سے
خیال اس بات کا لازم ہے اس دم	پہننے میں کرے دہنا مقدم	نکالے پاؤں سے جب کفش پا کو	تو بائیں سے ہی بہتر ابتدا کو

خ ۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ

جناب عائشہ صادق زباں نے	رسول اللہ کی آرام جاں نے	خبر دی حال خیر المرسلیں سے	کہ تھی الفت انہیں سمت یمیں سے
اگر شانہ کشی کرتے بگیسو	مقدم رکھتے سمت راستیں کو	پہنتے تھے اگر نعلین والا	مقدم واں بھی پا راستیں تھا
اگر غسل و وضو بھی آپ کرتے	تو کرتے ابتدا سیدھی طرف سے	غرض حضرت کو تا امکان عادت	یمین و راستیں سے تھی محبت

خ ۱۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَّاحِدًا عُثْمَانُ

کہا ہے بوہریرہ متقی نے	محدث عشق صادق کی کہانی	کہ نعلین رسول اللہ میں تو	مرتب تھی دوال چرم دو دو

یہی حال بوبکر و عمر تھا ۔ کہ دو تسموں کی نعلینوں کو پہنا ۔ مگر انداز کفش تک بدلی ۔ ہوا ہے حضرت عثماں سے جاری

باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے بیان انگوٹھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَکَانَ فَصُّہٗ حَبَشِیًّا

بیاں خاتم و ذکر نگیں کو ہم لکھے ۔ دل مشتاق یہ تقریب اب ہمکو سمجھاتا ہے

انس کا کیا کلام دلنشیں ہے ۔ بجان عاشقاں نقش نگیں ہے
کہ وہ جو آپ کی انگشتری تھی ۔ وہ انگشتر تو نقرہ کی بنی تھی
نگینہ جس کے اوپر جو لگا تھا ۔ حبش کا وہ عقیق پر ضیا تھا

(۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ فَکَانَ یَخْتِمُ بِہٖ وَلَا یَلْبَسُہٗ

ہوا ابن عمرؓ سے قول مروی ۔ کہ حضرت کی انگوٹھی نقرئی تھی
بنایا اس کو سیم خام سے تھا ۔ مگر مقصود تو اس کام سے تھا
کہ نامی جو ہوا کرتے تھے مرقوم ۔ بمہر خاص فرماتے تھے مختوم
فقط یہ کام تھا انگشتری سے ۔ رہی پر دور انگشت نبی سے

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ فَصُّہٗ مِنْہُ

انس سے اور بھی وارد خبر ہے ۔ مخالف قول اول سے مگر ہے
کہ خاتم جو رسول اللہ کی تھی ۔ بنی چاندی سے وہ انگشتری تھی
نگینہ کا یہ تھا اس کے قرینہ ۔ کہ تھا چاندی ہی کا اس کا نگینہ
روایت ہے یہ اس معنی کی شاید ۔ کہ تھی آپس میں دونوں جنس واحد

(۴) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَکْتُبَ اِلَی الْعَجَمِ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ الْعَجَمَ لَا یَقْبَلُوْنَ اِلَّا کِتَابًا عَلَیْہِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِہٖ فِیْ کَفِّہٖ

انس کہتے ہیں جو قول ان کا ۔ رہے مجمل سنو حال مفصل
یہاں تقریر کی اس نے زیادہ ۔ کہ پھر آپ کا جب یہ ارادہ
کہ خط لکھیں سلاطین عجم کو ۔ پسند آیا ہے یعنی اب یہ ہمکو
کسی نے آپ سے کی یہ گذارش ۔ کہ ہے اس طرح پر حال نگارش
عجم والوں کا یہ طور ہے معمول ۔ نہیں رکھتے خط بے مہر مقبول
سنے جب آپ نے یہ تازہ اخبار ۔ تو کی حضرت نبی نے مہر تیار
انس کہتا ہے اب آگے کہوں کیا ۔ مری نظروں میں ہے وہ حال گویا
سفیدی جگمگاتی انگشتری کی ۔ کف والا میں جلوہ گری تھی

(۵) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ

انس کہتا ہے جو تھی بیسو ہیچ ۔ کہ نقش خاتم ختم رسالت
ہوا اس طرح سے کندہ نگیں پر ۔ کہ تھیں اس میں نقش تین سطریں
محمد سطر پائیں لکھا تھا ۔ رسول اوسط میں کندہ کیا تھا
لکھا تھا کلمہ اللہ بالا ۔ کہ سب سطروں سے تھا نام والا

(۶) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسرٰی وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انس سے یہ حدیث پانچویں ہے	بیاں کرتا ہوں اس کی تشریح ہے	کہ جس ہنگام میں خیر الورا نے	یہ چاہا افتخار انبیا رسے
کہ فرمادیں رقم منشور اطہر	سوئے نجاشی و کسریٰ و قیصر	کسی نے آپ کی ایسی تقریر	کہ ہے اس طرح پر احوال تحریر
یقیں کرتے نہیں کسریٰ و قیصر	نہ جب تک ثبت ہووے مہر خط پر	وہیں حضرت نے بنوائی انگوٹھی	وہ انگشتر تو ہاں اس طرح کی تھی
کہ حلقہ میں انگوٹھی کا بنایا	بسیم خام تھا اچھا بنایا	میان مہر یہ نقش سجا تھا	محمد ہے رسول اللہ لکھا تھا

(۷) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ

چھٹی سنیے انس کی یہ روایت	حقیقت میں ہے یہ راہ ہدایت	کہ جب بیت الخلا کو آپ جاتے	انگوٹھی ہاتھ سے باہر نکالتے

(۸) عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق فکان فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ثم کان فی ید عثمان رضی اللہ عنہ حتی وقع فی بئر اریس نقشہ محمد رسول اللہ

اب آگے قول ہے ابن عمر کا	وہ حال مہر لوگوں پر ہے کرتا	کہ لی تھی آپ نے وہ جو انگوٹھی	نبی انگشتری وہ سیم سے تھی
رہی وہ خاتم والا مکرم	بدست پاک سردار دو عالم	ہوئے جب سوئے جنت آپ راہی	وہ خاتم ہاتھ میں [illegible] آئی
رکھی انگشتری یار نبی نے	بدست خود ابوبکر ولی نے	خلافت جب ہوئی حضرت عمر کی	تصرف میں رہی ان کے انگوٹھی
ہوا عثمان کا جب دور خلافت	رہی ان پاس وہ مہر رسالت	رہی ان کے تصرف میں یہاں تک	کہ آخر گم ہوئی وہ مہر بیشک
اریس اس چاہ کا مشہور ہے نام	گری جس میں وہ مہر نیک انجام	کہ جس کا نقش تھا اس طور کی سات	محمد تھا رسول اللہ کے سات

باب ما جاء فی تختم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان انگوٹھی پہننے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

(۱) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ فی یمینہ

روایت ہے جناب مرتضیٰ سے	علی فرزند عم مصطفےٰ سے	بیاں کرتے ہیں وہ باطرز اخلاص	کہ سردار دو عالم خاتم خاص
	رکھا کرتے تھے دست راست میں	پہنتے آپ تھے اس کو یمیں میں	

(۲) عن حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال عبد اللہ بن جعفر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ

کیا حماد نے مذکور ایسا | کہ میں نے ابن ابو رافع کو دیکھا | انگوٹھی تھی بدست راست اسکے | کیا پس میں نے استفسار اس سے
جواب اس نے دیا مجھکو یہ ایسا | کہ عبد اللہ تھا جعفر کا بیٹا | اسے پہنے انگوٹھی میں نے دیکھا | بدست راستیں اس وقت پوچھا
کہا اس نے کہ سردار دو عالم | پہنتے تھے اسی صورت سے خاتم

ح ۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

کہوں میں جو روایت دوسری ہے | کہ عبد اللہ بن جعفر نے کہی ہے | رسول اللہ کی یعنی انگوٹھی | رہا کرتی بدست راستیں تھی

ح ۴ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَلَا اِخَالُہٗ اِلَّا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَتَّمُ فِیْ یَمِیْنِہٖ

یہاں حال ہوتا ہے جو مرقوم | ہوا جو صلت کے کہنے سے معلوم | کہ عبد اللہ تھے فرزند عباس | انگوٹھی وہ پہنتے جانب راست
گماں کرتا ہے صلت اس بات کا بھی | کہ اس مخدوم نے ایسا کہا بھی | کہ مہر خاص ختم الانبیا کی | بدست راستیں زینت فزا تھی

ح ۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّۃٍ وَجَعَلَ فَصَّہٗ مِمَّا یَلِیْ کَفَّہٗ وَنَقَشَ فِیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَنَھٰی اَنْ یَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَیْہِ وَھُوَ الَّذِیْ سَقَطَ مِنْ مُّعَیْقِیْبٍ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ

روایت اب سنو ابن عمر کی | کہ لی حضرت نے چاندی کی انگوٹھی | پہننے کا رکھا تھا یہ قرینہ | کہ رو گرداں کئے کرتے نگینہ
انگوٹھی کے نگینہ کو پھرا لیتے | ہتھیلی کی طرف کو آپ لاتے | کھدوایوں نقش تھا مہر نبی کا | محمد تھا رسول اللہ بھی تھا
مگر حضرت نے اوروں کو نہی کی | کہ کھدوائے کوئی ایسی انگوٹھی | مبادا کوئی یوں ہو جائے بیباک | کہ چاہے التباس خاتم پاک
ہوا پھر اتفاق کار ایسا | کہ خادم حضرت عثمان کا تھا | اسی کے پاس تھی ہر حالت | رکھے تھا وہ بعنوان کفالت
اریسا کیسا چاہ ہے مشہور عالم | گری وہاں سے خادم سے وہ خاتم

ح ۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَتَخَتَّمَانِ فِیْ یَسَارِھِمَا

امام جعفر صادق زباں سے | روایت کی ہے یوں اپنے پدر سے | کہ عادت حضرت حسنین کی تھی | بدست چپ پہنتے تھے انگوٹھی

ح ۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ فِیْ یَمِیْنِہٖ

انس کے قول سے ہوتا ہے معلوم | کہ خیر المرسلین عالم کے مخدوم | انگوٹھی کو پہنتے تھے یمیں میں | رکھی تھی مہر دست راستیں میں

ح ۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَلْبَسُہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَ مِنْ ذَھَبٍ فَطَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُہٗ اَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَھُمْ

کیا مذکور فرزند عمر نے | کہ فخر انبیاء خیر البشر نے | انگوٹھی ایک لی ایسی طرحدار | طلا سے تھی بنی وہ مہر زرکار
مگر دستور یہ بھی آپ کا تھا | کہ دست راست میں مشکور کھاتا | خبر اشخاص نے جس وقت پائی | کہ پہنی آپ نے مہر طلائی
یہ صورت دیکھ کر اشخاص کثیر | ہوئے مصروف نسب خاتم زر | جو دیکھا آپ نے یہ طور احوال | تو پھینکا ہاتھ سے خاتم کو فی الحال
کیا یہ اور بھی ارشاد و اظہار | نہ پہنوں گا اسے زنہار زنہار | سبھوں نے دیکھ کر حال نبی کو | گرایا ہاتھ سے انگشتری کو

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تعریف تیغ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

یہ ہنگام بیان وصف سیف سرور عالم | دم تیغ زبان کیا کیا ہی جوہر دکھاتا ہے
انس نے کھینچ کر تیغ زبان کو | کیا تسخیر اقلیم بیاں کو | کہ قبضہ سیف ختم المرسلین کا | رسول غازی سلطان دین کا
ہوا تھا جنس نقرہ سے وہ طیار | بخوبی تھا طرحدار و نمودار

۲ ح عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

روایت بھی سعید بوالحسن کی | انس کے قول سے جو متحد تھی | کیا بس اکتفا اس ہی بیاں پر | نہ کی تکرار مضمون مکرر

۳ ح عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

کیا ہے ہود نے مذکور ایسا | کہ میں نے اپنے نانا سے سنا تھا | کہ مکہ پر مظفر آپ ہو کر | وہاں داخل ہوئے با نصرت و فر
یہ عالم آپ کی تلوار کا تھا | طلا و نقرہ اس پر تعبیہ تھا | بیاں کرتا ہے طالب نام راوی | کہ یہ تقریر سن کے ہود سے کی
کہ تو مجھ سے بیاں کر حال اسکا | کہ نقرہ کس جگہ اس پر لگا تھا | دیا اس نے جواب آشکارا | لگا تھا اس پہ سمت قبضہ نقرہ

۴ ح عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِيْ عَلٰى سَيْفِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَزَعَمَ سَمُرَةُ اَنَّهٗ صَنَعَ سَيْفَهٗ عَلٰى سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا

عجائب ابن سیریں کا بیاں ہے | کہ جس سے صورت معنی عیاں ہے | مثل مشہور ہے عالم میں ہر سو | محبت جس کسی سے ہو کسی کو
اسی کا ذکر وہ کرتا رہے گا | اسی کی چال پر چلتا رہے گا | غرض ہے ابن سیریں کی یہاں کی | ولیکن بات ہے یہ امتحاں کی
کہ تیغ اس نے بنائی از رہ حسب | بطرز و شکل تیغ ابن جندب | کہ تھی فرزند جندب پاس تلوار | بعینہ شکل تیغ شاہ ابرار
مکرر یہ بیاں کرتا ہے راوی | | | کہ حنفی تیغ تھی سردار دیں کی

بَابُ مَا جَاءَ فِی دِرْعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان زرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

اخ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَھَضَ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَلَمْ یَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَۃَ تَحْتَہٗ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الصَّخْرَۃِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَۃُ

زرہ کی وصف میں تھا مختصر باب جدا گانہ ‖ سو کافی اسکو باہم باب نظم سے ملاتا ہے

زبیر جنتی یار نبی نے ‖ بشارت اس کو جنت کی ملی ہے ‖ مبشرہ جو ہیں اصحاب حضرت ‖ انہی دس میں یہ ہے اہل بشارت
بیاں کرتا ہے احوال احد کو ‖ کہ پہنے آپ تھے اس دن زرہ دو ‖ بیاں کافی نہ تھا خوشی کی جا ہے ‖ کہ وصف غزوہ خیر الوریٰ ہے
کروں کچھ وصف ختم المرسلاں کا ‖ نبی غازی آخر زماں کا ‖ شلیح درمیان رزم گہ تھے ‖ زرہ بر دوسری پہنے زرہ تھے
پسند آئی تھی یہ شان تجمل ‖ کہ ہے روز وغا آن تجمل ‖ عیاں چہرہ پہ تھا نور جلادت ‖ جبیں تھی مطلع انوار شوکت
ظہور کا یہ عالم برملا تھا ‖ کہ جان اشقیا پر زلزلہ تھا ‖ شجاعت دیکھکر محبوب رب کی ‖ ہزیمت تھی شجاعان عرب کی
بعین رزم کثیر الحزم والا ‖ کہ ہو بالائے صخرہ جلوہ فرما ‖ کہ تا اصحاب دیکھیں رو کے ظاہر ‖ بزدلی ہوں منظر اشقیا پر
ولیکن کثرت چالش گری سے ‖ تن والا پہ آثار کسل تھے ‖ تردد میں دکھایا تھا یہ نیرنگ ‖ نہ آ سکتے تھے حضرت بر سر سنگ
کہ اس ہنگام میں طلحہ نے آکر ‖ ادب سے پشت کو اپنی جھکاکر ‖ بعینہ صورت زینہ بنایا ‖ رسول اللہ کو اوپر چڑھایا
عجب طلحہ بھی مرد جانفشاں تھا ‖ حصار دین کا گویا نردباں تھا ‖ غرض حضرت باستقلال کامل ‖ ہوئے بالائے سنگ صخرہ داخل
کہا راوی نے پس میں سن رہا تھا ‖ کہ یوں ارشاد حضرت نے کیا تھا ‖ یہ فرمایا کیا طلحہ نے واجب ‖ کہا شارح نے یاں ہے یہ مطلب
کیا جنت کو واجب اپنے اوپر ‖ شفاعت کر کیا یار وز محشر ‖ نہیں معلوم یہ کافی کہ ضرور ہے ‖ کہ بحر رحمت یہاں جوش پر ہے
سخاوت دیکھنا خیر الوریٰ کی ‖ کہ جنت آج طلحہ کو عطا کی ‖ بچو لے آپ کے داماں نبی کو ‖ نہ چھوڑا اب گدا دست سخی کو

غزل

نسبت کردم بمیدان شفاعت ‖ نظر فرما بخواہان شفاعت
حبیب مطلع خورشید احسان ‖ جمالت ماہ تابان شفاعت ‖ سر فرازی بتاج عز و تمکین ‖ سر فرازی بایوان شفاعت
سحاب گشتہ بر فرق عالم ‖ محیط گرسنگان شفاعت ‖ برائے تشنگان روز محشر ‖ وجیدا بر نیسان شفاعت
گرفتارم بایں مقام عصیان الم ‖ ملاجم کن بیمان شفاعت ‖ چہ بیم از آفتاب روز محشر ‖ ظل مہر تابان شفاعت

گدایان درت را یاد آری | بروز حشر بر خوان شفاعت
بحال کاتی مسکین کرم کن | کہ شایان لباس امان شفاعت

خ عن السائب بن یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علیہ یوم احد درعان قد ظاہر بینہما

یہ راوی نا صاحب خبر ہیں | طریق راستی کا راہبر ہے
کہا حال جناب مصطفےٰ کو | کہ تھے روز احد پہنے زرہ دو
بشکل ابرہ واستر ملا کر | کیا تھا انکو ہم پشت وہ مظاہر

باب ما جاء فی صفة مغفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان خود مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

خ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکة وعلیہ مغفر فقیل لہ ہذا ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلوہ

انس سرخیل اصحاب خبر ہے | بیاں کرتا ہے یہ حال معتبر ہے
کہ حضرت آئے یوں مکہ کے اندر | رکھا تھا خود بر فرق منور
لگا کہنے کوئی وہاں صحابہ پوش | کہ ہے ابن خطل کعبہ میں روپوش
وہ یعنی اب یہاں مخفی ہوا ہے | پس پردہ وہ مرتد چھپ رہا ہے
دیا حضرت نے حکم قتل اس کو | کہ بس اس کو وہیں پر مار ڈالو

خ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکة عام الفتح وعلی راسہ المغفر قال فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبة فقال اقتلوہ قال ابن شہاب وبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یومئذ محرما

انس نے اور بھی تقریر کی ہے | حقیقت یہ بھی روز فتح کی ہے
کہ جس دم آپ منصور و مظفر | ہوئے کعبہ میں داخل خود در سر
وہاں جب خود سر سے اتارا | کہا تھے میں کوئی مخبر پکارا
کہ اب ابن خطل حال پریشاں | ہوا ہے آن کر کعبہ میں پنہاں
وہ مرتد آج یہاں آکر چھپا ہے | پس پردہ پنہاں ہوگیا ہے
ہوا اس کے لیے یہ حکم والا | کہ ہووے قتل وہ مرتد اسی جا
روایت اور اک وہی کی ہے | کہ یہاں یہ بات بھی میں نے سنی ہے
کہ جب کعبہ میں آئے ہوکے فیروز | نہ تھے احرام باندھے آپ اس روز

باب ما جاء فی عمامة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان دستار مبارک رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں ۱۲

خ عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکة یوم الفتح وعلیہ عمامة سوداء

بحال وصف دستار جناب سرور عالم | دل مشتاق کیا کیا حسرتوں سے پیچ کھاتا ہے
بیان جابر شیریں ادا ہے | محبوں کو نوید جاں فزا ہے
کہ روز فتح ہنگام دل افروز | ہوئے کعبہ میں داخل آپ فیروز

بفرقِ پاک تھا رنگین عمامہ — سیہ رنگت کا اک شکیں عمامہ

٢ حٰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ

کہا ہے جعفر ابن عمرو نے — کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے — کہ میں نے سرورِ عالم کو دیکھا — عمامہ آپ کے سر پر بندھا تھا
عمامہ تھا جو بر فرقِ مکرم — سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

٣ حٰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

روایت اور جعفر نے یہی ہے — زبانِ بیان بھی اسکو باپ کی ہے — وہ کہتا ہے یہ تحقیق روایت — کہ تھے مشغول خطبہ جبکہ حضرت
بیانِ خلق یعنی خطبہ خوان تھے — زبان وعظ سے گوہر فشان تھے — عمامہ تھا سرِ عالی پہ اسدم — سیہ رنگی کا رکھتا تھا وہ عالم

٤ حٰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

ہوئی مروی خبر ابن عمر سے — کہ تھا یہ عادتِ خیر البشر سے — کہ جسدم باندھتے حضرت عمامہ — رکھا کرتے میان دوش شملہ
کہا نافع نے بھی ابن عمر سے — ہمیشہ باندھتے دستار ایسے — عُبید اللہ یوں ہے ذکر کرتا — کہ میں نے سالم و قاسم کو دیکھا
وہ دونو شخص یعنی اس طرح سے — عمامہ سر پہ اپنے باندھتے تھے

٥ حٰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ

ہوا ثابت بقول ابن عباس — کہ تھے مشغول خطبہ افضل الناس — بفرقِ پاک سردارِ دو عالم — سیہ رنگت کی تھی دستار اسدم

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ إِزَارِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان تہبند مبارک کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ١٢

١ حٰ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا
فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ

اِزار و کملی تہ بند نام ثوب احد ہے — کہ جسکی حد کیفیت یہاں بیان کیا ہے — ابی بردہ سے ہے منقول حال — بیان کرتا ہے وہ یوں صورتِ حال
نہایت یہ روایت ماجرا ہے — بیان حضرت خیر الورا ہے — کہا راوی نے یہاں [illegible] — ہوئی تھی یعنی یہ اُستاد و قات
نکالے عائشہ نے پارچہ دو — ہمارے سامنے آ کیں انکو — غرض یاران دو میں تھی لگی جا — لگے تھے اور ان میں بھی پیوند اکثر
بہت کثرت پیوندکی تھی — سنکی شکل وہ چادر کے تھے — شتاب کیفیت ثوب دیگر کی — ازار خاتم پیغمبران تھی

حقیقت یون ہوئی اسکی مروی	کہ تھی موٹی باندازِ سطبرے	کہا پھر صاف ام مومنان نے	رسول اللہ کی آرام جان نے
یہ دونو پارچہ یعنی جو دیکھے	عوض اوصاف بھی دونو کی لکھے	انہین مین آپنے فرمائی رحلت	یہی ملبوس تھا ہنگام فرقت
بوقت استعمال وارفا سے	بیان کیا کیجیے غم کی کہانی	اسی پوشاک کو پہنے ہوئے تھے	یہی دونو بدن آپ کی تھے

۲ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِيْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا اِنْسَانٌ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَاِنَّهُ اَتْقٰى وَاَبْقٰى فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ اَمَا لَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اِزَارُهُ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ

بیان کرتا ہے اشعث یون حقیقت	کہ ہے میری پھوپھی سے یہ روایت	پھوپھی میری بیان کرتی ہے ایسا	کہ تھا میرا چچا یہ بات کہتا
کہ مین شہر مدینہ مین رواں تھا	چلا جاتا بحال خود وہان تھا	کہ اس حالت مین کوئی شخص ناگاہ	مرے پیچھے سے بولا بر سر راہ
ازار اپنی کو کچھ سی اٹھا لے	کہ بس نزدیک ہے یہ اتقا سے	بتقوی لبسا یہ نزدیکتر ہے	غرض پائندہ تر بھی سربسر ہے
وہین ناگاہ اسکا کہنے والا	جناب سرور عالم کو پایا	کہ تھی پیچھے سے وہ تشریف لاتے	یہ باتین آپ تھے مجھکو سناتے
کیا پھر عرض مینے شاہ دین سے	جناب رحمت للعالمین سے	کہ ہے یہ چادر بازیب و زینت	نہایت باتکلف بیش قیمت
بنی ہے یہ اسی انداز کے سات	نہین لٹکائی مینے نازکے سات	کیا ارشاد یہ حضرت نے مجھکو	نہین کرنا ہماری اقتدا تو
غرض سنکر یہ مینے بات غور کی	ازار پاک کی جانب نظر کی	معا مجکو ہوئی یہ بات محسوس	کہ نصف ساق تک کرتا ہین ملبوس
	یہی ارشاد مجکو آپ کا ہے	ازار اسطرح پر رکھنا بجا ہے	

۳ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَأْتَزِرُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَتْ اِزْرَةُ صَاحِبِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ایاس باخبر سے	کہ ہے وہ زمرہ اہل سیر سے	ہوا ہے باپ سے اوسکے یہ منقول	کہ تھا یون حضرت عثمان کا معمول
ازار اسطرح کی ہوتی تھی انکی	کہ نصف ساق سے آگے نہ بڑہتی	ہوا تھا انکو یہ انداز مانوس	کہ نصف ساق رکھتے غیر ملبوس
کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی	ازار ایسی پیمبر صاحب کی تھی	غرض ہے سنت خیر الورا ہے	ازار اس سے زیادہ ناروا ہے

۴ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهٖ فَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حذیفہ صاحب نسبی سے ہے	روایت اس سے یہ مروی ہوئی ہے	کہا اُس مقتدای دوجہان نے ایسا	کہ میری ساق کو حضرت نے پکڑا
دیا ساق مبارک پر رکھا ہات	یہی راوی نے بیان شک کی بات	بہر صورت یہی مقصود ہوگا	کہ فرمایا حذیفہ کو یہ ارشاد

ازاراس جا سے مت لٹکا یا کرو یہی حد معین ہے حذیفہ | غرض مقدار نصف ساق تک ہے نہیں اسراف میں کچھ بہتری کا
اگر انکار تو کرتا ہے اس سے تو ہان کچھ ایک نیچے یہان تک کرلے | نہیں اصلا اگر اس پر بھی تو شاید چاہتا ہے تو درازی
نہیں لنگی پہ ثابت حق کعبین رہی یہ ساق او کعبین کے بیچ ہین

بَابُ مَاجَاءَ فِي مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے رفتار مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں تین حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

نہ دیکھا آہ ان آنکھون سے رفتار مبارک کو | یہی رہ رہ کے ہم کو حسرت و افسوس آتا ہے
رقم جو ماجرا ہوتا یہان ہے زبان بوہریرہ کا بیان ہے | کریون اسکی زبان گوہرفشان ہے کہ دیکھی میں نے کوئی شی ایسی کبھی
کہ وہ احسن رسول اللہ سے ہو بھلا حاصل ہوا حسن کس کو | وجاہت چندا روی نبی کی کہ تھا اسمین کان الشمس تجری
خرام پاک کا عالم کہون کیا نہ ایسا کوئی خوش رفتار دیکھا | یہ سرعت آپ کی رفتار مین تھی زمین انکو لئے گویا لپٹتی
کیا کرتے تھے ہم کوشش نہایت کہ تا رستہ چلین ہمسر او حضرت | مگر وہ دورا و جاتی بے تکلف قدم کو تھے اٹھاتے بے تکلف

(۲) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ

روایت ہے جناب بوالحسن سے علی شیر خدا خیبر شکن سے | کہ حیدر جب کبھی کرتے بیان وہ یون وصف نبی میں درفشان
کہ کرتے آپ تھے رفتار جسدم یہ ہنگام خرامش تھا یہ عالم | قدم برکندہ تھی رفتار اونکی بلندی سے ہے گویا میل پستی

(۳) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفِّيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

روایت اوسکی شیر خدا سے سزاوار خطاب ہل اتی سے | کہ تھا یہ حال محبوب خدا کا کہ جسدم آپ جاتے راہ پیتا
قدم اسطرح سے اوسکے اٹھاتے | نشیب و پست کو گویا کہ جاتے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَنُّعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان سر پر تقنع رکھنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ۱۲

(۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

تقنع میں ہمارا اردو یہ باب جسدا کا ہے | یہان ایک ہے روایت راوی اخبار لاتا ہے

بیانِ ماحصل قولِ انس ہے　　کیا یون اسنے راہ گفتگو طے
کہ تھا اکثر یہ خوئی سرورِ دین　　کیا کرتے تھے موئی سر میں تیل

پس اسمین سوا یک ثوب لیکے　　وہ اپنی موی سر کو پوچھتے تھے
کیا کرتے تھے اکثر آپ یہ کام　　تقنع ہے مگر اس کام کا نام

دہان کی کیا کہون طرز نفاست　　کہ ہوتی جس گھڑی روغن کی کثرت
برای جذب روغن ایک کپڑا　　مقنعین آپ نے جو کر رکھا تھا

بفرقِ پاک رکھ لیتے تھے اکثر　　وہ ہوتا چرب روغن سے مکرر
یہ اوس کپڑیکا آخر مراتبا　　بشکل ثوب زیاتان ہوا تھا

عزیز دیہ مکان ہمی رشک کا ہے　　کہ افسوس ملنے کی یہ جا ہے
ملا کیا مرتبہ اوس یار یہ کو　　کہ رہتا بیشتر ہمدوش گیسو

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْسَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان بیٹھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں تین ۳ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَاءَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

یہ فیضِ وصفِ اجلاسِ شہِ لولاک ہے کافی　　کہ تیری نظم کو اورنگ شہرت پہ بٹھاتا ہے

بیانِ جلسۂ شاہِ رسل ہے　　یہان قاصر زبان جزو کل ہے
سزاوار جلوس تخت جنت　　نعیم صدر ایوانِ رسالت

کیا کرتے تھے جس صورت سے جلسہ　　بیان اوسکا نہین ہوتا ہے نقشہ
فقط جلسہ ہی پر موقوف کیا ہے　　کہ اونکی بے بدل ہر اک ادا ہے

عیان ہوتی نہین کیفیت حال　　تڑپتا ہے بہت ہجر انکا پامال
اگر شکل مبارک دیکھ پاوے　　کوئی انداز تو لکھنے مین آوے

الٰہی ہو دعا میری اجابت　　رسول اللہ کی پاؤن زیارت
مجھے غم سے چھڑاوے یا الٰہی　　رخ احمد دکھاوے یا الٰہی

بس اب کافی نہ آگے کو بڑھا جا　　یہ بہتر ہے کہ تو مطلب پہ آجا
تحچہ اب موقوف کر اظہار رقت　　کہ ہو منظور تحریر روایت

بیان کرتا ہے بنت مخرمہ کا　　کہ اسنے سرورِ عالم کو دیکھا
کہ تھے رونق فزا مسجد کے اندر　　جنابِ شافع و سردارِ محشر

بطور قرفصا حضرت نبی یعنی　　بزانوی مبارک متکی تھے
باجلاس نیاز و خاکساری　　مراقب تھی سوے درگاہ باری

جو دیکھا منکسر انکو سمجھا　　تپا اک زلزلہ میری بدن پر
کہ سلطانِ رسل اسوقت بیٹھے　　بانداز خشوع و مسکنت تھے

روایت تو ہوئی اتمام اسجا　　رہا اجمال لیکن قرفصا کا
سنو اب قرفصا کی شرح و تفسیر　　کتابون مین ہوئی جسطرح تحریر

کہ اس جلسہ کا ہے انداز ایسا　　نشستن گاہ پہ ہو شخص بیٹھا
شکم سے اپنے گھٹنون کو لگاوے　　بگرد ساق وہ ہاتھون لاوے

وہ دونون ہاتھ اسکے بالضرورت　　بگرد ساق ہون حلقہ کی صورت
غرض اسطرح کا جو بیٹھنا ہے　　عرب مین نام اوسکا قرفصا ہے

(۲) عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ

یہان ہے راوی رود عباد　　کہ سے اپنے چچا سے اسکو اسناد
کہا اوسنے کہ میری عم نے دیکھا　　جنابِ سرورِ عالم کو لیٹا

کر لیتے آپ تھے مسجد کے اندر | رکھا تھا پشت عالی کو یقین | یہ تھا انداز پاک با صفا کا | اٹھا کر دوسرے پر رکھ لیا تھا
غرض او سدم سزا وار رسالت | وہاں لیٹے تھے مستلقی کی صورت

۳ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی المجلس احتبیٰ بیدیہ صلوات اللہ علیہ

روایت بو سعید با صفا کی | مبین ہے نشست احتبا کی | کہا اُسنے کہ دو عالم کے سرور | تھے جس دم بیٹھتے مسجد کے اندر
نشست انکی بطور قرفصا کی | ہوئی مذکور یوں تفصیل سنکی | زمین پر آپ یعنی بیٹھ جاتے | شکم کو دونو ہاتھوں سے ملاتے
کھڑا کر لیتے دونو ساق پاک کو | پکڑ لیتے بزور دست و بازو | بنا ہاتھوں کا حلقہ تھا یا | بگرد و ساق رکھتے دست والا
نزول رحمت حق اسکے اوپر | باصحاب کرام و آل اطہر

باب ما جاء فی تکأة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے تکیہ لگانے رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادة علی یسارہ

جناب تکیہ گاہ بیکسان کا | بالش و تکیہ | ہمیں جب یاد آتا ہے | تو دل لوٹا ہی جاتا ہے
بیان کرتا ہے جابر یہ عبارت | کہ پائی آپکی میں نے زیارت | جو دیکھا آپ تھے اسطرح بیٹھے | سر بالش پہ اُس دم تکیہ تھے
تکیہ بالش کا یہ انداز دیکھا | کہ سمت چپ وہ تکیہ لگا تھا

۲ عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا قال وشہادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہا حتی قلنا لیتہ سکت

ابی بکرہ کا بیٹا عبد رحمان | بیان کرتا ہے یہ حال نمایاں | کہ یعنی یہ کہا میرے پدر نے | کہ فرمایا شہ جن و بشر نے
کہ اے لوگو ذرا سوچو تو کیونکر | نہ بتلاؤں کبائر تمکو اکبر | کیا عرض اصحاب نبی نے | کہ ہمیں یا رسول اللہ کہئے
کہا یوں آپنے لوگونکو ارشاد | کہ لوگو تم رکھو اس بات کو یاد | کبھی زنہار تم ہرگز نہ کیجو | شریک خالق اکبر کسی کو
کبیرہ نام ایسے جرم کا ہے | شریک حق بنانا اک دوسرا ہے | ستانا اپنے مادر پدر کا | کبیرہ ہے کبیرہ ہے کبیرا
کہا راوی نے بیاں تک ماجرا جب | کہ بیٹھے آپ تھے اس دم بلا طلب | کہ تھے تکیہ لگائے ذات اکرم | جناب سرور سردار عالم
بتا ارشاد خیر الوریٰ کا | کہ جھوٹی گواہی کبیرہ | کہا تھا یا کلام زور اس جا | بتاتا ہے شک یہاں راوی کا

کہا راوی نے یہ ہر وقت ہر بار کیا کرتے انہیں بالو تکرار
یہاں تک آپ اسکا ذکر کرتے کہ ہم یہ اپنے دلمیں فکر کرتے
کہ ان باتوں سے ہوتے کاش خاموش جناب شہ بہر صاحب ہوش

۳ عن ابی جحیفة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فلا اکل متکئا

ہوا ہے بوجحیفہ سے یہ مروی بیان کرتا تھا ایسا وہ صحابی
کہ فرمایا شہ کون مکان نے جناب رہنمائے گمرہان نے
کہ ہم کھاتے نہیں تکیہ لگا کر یہی دستور ہے اپنا مقرر

۴ عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادة
قال ابو عیسی لم یذکر وکیع علی یسارہ وھکذا روی غیر واحد عن اسرائیل نحو
وکیع ولا نعلم احدا روی فیہ علی یسارہ الا ما روی اسحق بن منصور عن اسرائیل

ہوا منقول یہاں جابر سے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
نظر بھی مجھے یوں آپ نے سر بالش پہ تھے تکیہ لگائے
مگر یہاں ترمذی نے گفتگو کی بتصریح حقیقت جستجو کی
وکیع راوی اخبار کی بابت بیان کرتا ہے اس تقریب کے تہہ
کہ وہ راوی نہیں یہ ذکر لایا کہ تھا بائیں طرف تکیہ لگایا
بیان اوروں کا بھی یہاں معتمد کہ اسرائیل سے اونکو سند
وکیع باخبر سے ہیں موافق روایت اُن کی ہے سب کے مطابق
بیاں کرتے ہیں وہ سب یہ عبارت کہ ہم کو ہے نہیں ثابت روایت
کسی راوی نے یعنی یہ کہا ہو کہ تھا تکیہ لگا بائیں طرف کو
ولیکن ایک یہ اسحق راوی روایت کر گیا ہے اس طرح کی
کہ جس میں ذکر ہے بائیں طرف کا ہے اسرائیل سے اسناد کرتا

باب ما جاء فی اتکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ تکیہ لگانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شاکیا
فخرج یتوکأ علی اسامة وعلیہ ثوب قطری قد توشح بہ فصلی بھم

ہوئی مذکور یہاں تک تکیہ بالش کی کیفیت سنو تکیہ لگانے کا اب آگے ذکر آتا ہے
روایت یوں ہوئی مروی انس سے کہ کچھ بیمار ختم انبیا تھے
کہ اس حالت میں آئے آپ باہر اسامہ کی بغل تکیہ بنا کر
اسامہ وہ جو بیٹا زید کا تھا رسول اللہ کا تکیہ ہوا تھا
لیوں کیا جامہ قطری کا عالم ابھالا سے مبارک تھا جو اس دم
پڑھی پھر ان نماز اس دم نبی نے ہوئے باہم وہ سب اصحاب تکے

۲ عن الفضل بن عباس قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ

الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَاءُ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اشْدُدْ بِهَذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَامَ وَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

بیان کرتے ہیں فضل بن عباس	کہ میں آیا رسول اللہ کے پاس	بیچ اوس ہنگام کا کرتا ہوں ذکر	جو مرتے تھے آپ جن روز میں بخور
یہ ہے مذکور اس بیچ مرض کا	کہ جسمیں آپنے دنیا کو چھوڑا	عصابہ زرد تھا حضرت کے سر پر	سلام اونکو کیا وہاں میں نے آکر
مجھے یا فضل کہکر جو پکارا	کہا لبیک میں نے آشکارا	کہا ہوں مستعد یعنی بخدمت	مجھے ہوتا ہے کیا ارشاد حضرت
کہا تو اس عصابہ سے مرا سر	فقط اب باندھ دی مضبوط کسکر	غرض میں نے عصابہ سے اسی دم	سر والا کو باندھا خوب محکم
پھر اس کے بعد بیٹھے آپ دو سجا	رکھا کندھے پہ میری دست والا	وہاں سے پھر بقدم آگے بڑھائے	وہ مسجد کی طرف تشریف لائے
	خبر میں تھا طویل از بس احوال	لکھا ہے ترمذی نے یہ اجمال	

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَكْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان صفت کھانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چار حدیثیں ہیں ۱۲

١ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلَاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

بیان اکل و صفت نان و	ذکر نانخورش کا سنے	جناب سرور کونین کا تم	کو سنانا ہے
کہا کعب ابن مالک کے پسر نے	کہ مجھ سے یہ کہا میرے پدر نے	کہ بیشک تحقیق یہ حضرت کی عادت	کہ انگشتان عالی کو بکثرت
پس از خوردن زبان اپنی لگاتے	زبان اصفیا سے چاٹتے تھے	ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے تکرار	کہ ہے بس اسکا راوی ابن بشار
سوا اسکے جو راوی دیگر ہیں	روایت اسطرح سے کرگئے ہیں	کہ تھا یہ تین انگشت اور وسطی	رہا معمول انکو چاٹنے کا

٢ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

انس بھی اب بشرح روایت	بیان یہ آپکی کرتا ہے عادت	کہ جسدم آپ تھے کھانیکو کھاتے	تو اپنی انگلیونکو چاٹتے تھے
	جناب سرور عالم کی تھی خو	کہ تھی وہ چاٹتے تین انگلیونکو	

٣ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ

بیٹا کعب کا راوی اخبار	زبان کعب سے کرتا ہے اظہار	کہ کرتے جب تناول آپ کھانا	تو رکھتے وقت بس تین انگلیونکو
	تناول سے جو ہو جاتی فراغت	تو انکو چاٹ بھی لیتے تھے حضرت	

٤ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ

رکھے ہے منصب اخبار مصعب	یہاں کرتا ہے یوں اظہار مصعب	کہ میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے	انس یار نبی نے جو کہا ہے
کہ شاہ افتخار انبیا کے	چھوہارے سامنے لائے گئے تھے	نظر میں نے جو کی دیکھی رکابی	بعین اشتہا کھاتے تھے حضرت
	اٹھائے پاؤں کو بیٹھے ہوئے تھے	عیاں آثار اثر بھوک کے تھے	

باب ما جاء فی صفة خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان روٹی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں ۷ حدیثیں ہیں ۱۲

حـ ۱ عن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عیسیٰ بیاں کرتا ہے تحریر	زبان اسود راوی کی تقریر	کہا اس واقف حال خبر نے	سند دیگر جناب عائشہ نے
کہ وہ محبوبۂ ختم رسالت	بیاں کرتی تھیں یہ احوال عشرت	کہ تھا یہ حال آل مصطفیٰ کا	نبی کی اہل بیت باصفا کا
نہ کھائے نان جو دو دن برابر	انھوں نے پیٹ بھر کر سیر ہو کر	رہی یہ آپ پر عسرت گرانی	کیا جس روز تک نقل مکانی

حـ ۲ عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة یقول ما کان یفضل عن اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبز الشعیر

سلیم ابن عامر نے کہا ہے	کہ میں نے بو امامہ سے سنا ہے	بیاں کرتا تھا وہ راوی احوال	معیشت کا رسول اللہ کے حال
کہ تھے جو آپ کے سب اہل خانہ	یہ تھی انکی معاش جاودانہ	کبھی یعنی نہ انکے پاس بچتی	زیادہ اور فاضل جو کی روٹی

حـ ۳ عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبیت اللیالی المتتابعة طاویا ہو واہلہ لا یجدون عشاء وکان اکثر خبزہم خبز الشعیر

ہوا ثابت بقول ابن عباس	کہ تھا اکثر یہ حال اشرف الناس	بسر کرتے تھے یوں اوقات خالی	کہ گھر ہوتا طعام شب سے خالی
بہت راتوں کو اہل بیت والا	شکم خالی کیا کرتے تھے والا	طعام شب نہ پاتے تھے وہ اکثر	غذا از قوت کھاتے تھے وہ اکثر
میسر گر انھیں ہوتا تھا کھانا	تو وہ کھانا بھی ہوتا اس طرح کا	کہ اکثر بیشتر نان جویں تھی	بعسرت یوں معاش شاہ دیں تھی

حـ ۴ عن سہل بن سعد انہ قیل لہ اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی یعنی الحواری فقال سہل ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النقی حتی لقی اللہ عز وجل فقیل لہ ہل کانت لکم مناخل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما کانت لنا مناخل قیل کیف کنتم تصنعون بالشعیر

قال کنا ننفخہ فیطیر منہ ما طار ثم نعجنہ

بیان سہل بن سعد کی بات   سنا ہے کہ سنو ہوش کرکے سات   رسول اللہ کا وہ یار مقبول   ہوا اس حال سے ایکبار مسئول
کہ حضرت نے کبہا میدہ کی روٹی   تناول بہی کبہی فرمائی ہو گی   کہا اس واقف حال خبر نے   خبردار روا احادیث و اثر نے
کہ حال نان میدہ یعنی یہ ستہا   رسول اللہ نے اس کو نہ دیکہا   ہوئے اللہ سے جبتک وہ واصل   ہو کب انکو نان میدہ حاصل
دوبارہ سہل سے سائل نے پوچہا   کہ ہان عہد رسول اللہ مین کیا   تمہارے پاس تہے موجود غربال   بیان اسکا بہی کیجئے حال
کیا پہر سہل نے سائل سے اظہار   نہ ستہا غربال سے ہمکو سروکار   کہا پہر پوچہنے والے نے اسکو   کہ کیا کرتے تہے تم با آرد جو
سنایا سہل نے یہ اوسکو احوال   کہ ان روزون مین ستہا اسطرحکا حال   کہ بسوس آرد جو کو جب اسم   کیا کرتے تہے یعنی پہونک کر دم
تف دم سے اوڑاتے تہے جو بہوسکو   بہی اوڑ جاتے تہے جو ایسے اور تہے   تہے وہ اسطرح بہوسے اوڑاتے   خمیر آرد جو پہر بنا تے

٥ عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلٰى هٰذِهِ السُّفَرِ

روایت یونس اسکا کی ہے   سند اسکی قتادہ سے انس ہے   قتادہ کو انس سے ہے سماعت   کہ اسکی جانب ہو حق کی رحمت
کہا ید کہ مالک کے پسر نے   کہ فخر دو جہان خیر البشر نے   کہایا خوان پر کہانا لگا کے   طبق مین نہ آیا ان کے آگے
نہ انکے سامنے حاضر ہوئے تہے   کبہی نان تنک یعنی چپاتی   کبہی حضرت نے وہ روٹی کہائی   لب جان بخش تک گر نہ آئی
سبب ہے راوی اخبار ایسا   کہ مین نے پہر قتادہ سے یہ پوچہا   کہ تہے کس چیز پر کہانے کو کہاتے   جناب مصطفےٰ مجکو بتادے
جواب ایسا دیا اس خوش سیر نے   قتادہ واقف حال خبر نے   کہ یعنی آپ جب کہانے کو کہاتے   تو دسترخوان پر تہے وہ کہاتے

٦ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَّقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ

کہا مسروق نے احوال اپنا   کہ نزد عائشہ وارد ہوا ستہا   یہ ام المومنین کے جی مین آیا   کہ میرے واسطے کہانا منگایا
کبہی میں یا کبہی جب سیر ہوتا   کہ دہتا ہے سرا یعنی یہ عالم   کبہی کہاتی نہیں ہوں پیٹ بہرکر   کہ مین یہ چاہتی ہوں از مغطر
کہ دل کو کہول کر اب خوب رولون   کہ آب چشم سے منہ کو دہولون   مین پہر صورت ابر بہاری   مژہ بہا شا ہو جائے یہ جاری
کہا مین نے کہ از من فکر کیا حال   کہ ہے کس واسطے یہ آپکا حال   کیا یہ عائشہ نے مجکو ارشاد   کہ مین کرتی ہوں اس حال کو یاد
کہ جس حال پہ دنیا سے حضرت   بیان کرتی ہوں یعنی حقیقت   قسم ہے مجکو ذات کبریا کی   کہ ستہی حالت یہ محبوب خدا کی
الگ تا عالم سے دنیا رہ گہار   کہا یا سیر ہو کہ دن مین دو بار   نہ پایا آپ نے ایسا زمانا   کہ کہاتے ایکدن دو بار کہانا

۷ عن عائشة رضي الله عنها قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض

ہوا یوں او ر مروی عائشہ سے	جناب زوجۂ خیر الورا سے	کہ نان جو سے کبھی دو دن برابر	نہ کھایا شاہ دیں نے پیٹ بھر کر
	گئے جب تک دنیا سے حضرت	رہی لاحق ہی کچھ انکو یہ عسرت	

۸ عن انس قال ما اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا اكل خبزا مرققا حتى مات صلوات الله عليه

کہا ہے یہ انس راوی ولی نے	نہ کھایا خواں پر کھانا نبی نے	بیاں کرتا ہے یہ احوال اُن کا	کبھی نان تنک کو بھی نہ کھایا
ہوئی جب تک وفات نسبت اقدس	یہی دستور حضرت کا رہا بس	سلام حق تعالی اور رحمت	جناب مصطفی پر تا قیامت

باب ما جاء في صفة ادام رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان سالن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اسمیں ۴۹ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

جناب عائشہ وہ بنت صدیق	بیاں کرتی ہیں یہ احوال تحقیق	کہ حضرت نے کیا ارشاد اسکا	کہ بہتر نانخورش ہے کیا ہی سرکہ

۲ عن سماك بن حرب قال سمعت النعمان بن بشير يقول الستم في طعام وشراب ما شئتم لقد رأيت نبيكم صلى الله عليه وسلم وما يجد من الدقل ما يملأ بطنه

سماک نے ایسا کہا ہے	کہ نعمان سے تھیں میں نے سنا ہے	بیان کرتا تھا یوں وہ حال	کہ طعن کر لوگوں سے یہ حال
کہ لوگوں کس طرح کا ماجرا ہے	تمہیں کس وجہ میں اشتباہ ہے	کہ جو کچھ چاہتا ہے دل تمہارا	اسی کھانے کو کرتے ہو گوارا
قسم کھانے کو غرض میں بیان کرتا	نبی کو یوں تمہارے میں نے دیکھا	کہ ناقص اور ناکارہ سی خرمے	رسول اللہ اسکا تو نہ پاتے
	وہ جتنے سے جناب پاک کھا کر	شکم اپنے کو کرتے سیر یکسر	

۳ عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى فاتي بلحم دجاج فتنحى رجل من القوم فقال مالك قال اني رأيتها تأكل شيئا فحلفت ان لا آكلها قال ادن فاني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل لحم دجاج

روایت زہدم جرمی کی ہے	حقیقت اس کی دیکھی ہوئی ہے	بیان کرتا ہے وہ یہ صورت حال	کہ تھے وہ جو ابو موسی خوش افعال
ابو موسی کے پاس تھے مجلس میں جلوس	کہ وہاں ایسا ہوا احوال ناگاہ	کہ پہنچا گا لحم مرغ خانہ	ہوا حاضر یہ پیش آن یگانہ
غرض یہ ہے کہ کوئی شخص آیا	وہ مرغ خانگی کا گوشت لایا	پھر اس مجمع کے لوگوں سے کوئی یار	کنارہ ہو گیا مجلس سے یکبار
	ابو موسی نے فرمایا جو اسکو	کہ تو کیوں ہو گیا ہے [illegible]	

کہا اُسنے کہ مین مرغ دیکھا کہ وہ اشیا بدبو کہا رہا تھا تو پس مین قسم کہائی باز کار کہ لحم مرغ کہاؤنگا نہ زنہار

کہا اس سے ابو موسیٰ نے ایسا کہ آ نزدیک کو کہتا ہے تو کیا کہ مین نے اسطرح دیکھا نبی کو کہ کہایا لحم مرغ خانگی کو

۴ ح عَنْ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى

سفینہ نام ہے ایک مرد داو روایت اُسنے اپنے باپ کی کی سفینہ کو پدر نے بھی روایت پدر سے اپنے کی تا حد غایت

غرض جد سفینہ نے کہا ہے کہ یہ بھی صاحب ایکبار کا ہے کہ مین نے آپ کے ہمراہ کہایا حباری جانور کے لحم کو تھا

۵ ح عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أُدْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا

بیان ہوتی ہے زہدم کی روایت کہ اس راوی نے کی ایسی روایت روایت کا یہ ہے راوی کی تفصیل کہ ہم نزدیک ابو موسیٰ تھے [illegible]

کہ وہان لایا گیا کہانا و آگے رکہا آگے ابو موسیٰ کے لاکے ہوا معلوم یعنی جب کہ دیکھا اس مین لحم مرغ خانگی تھا

وہان اشخاص تھے موجود اکثر ان اشخاص مین تھا اک احمر کہ تیم اللہ کی وہ قوم سے تھا برنگ سرخ تھا وہ مرد زیبا

کہ اپنی قوم کا گویا تھا مولا نہ آیا پاس ابو کہانیکے زنہار ابو موسیٰ نے جب یہ حال دیکھا کہا اس سے کہ تو نزدیک آ

تحقیق بیان کرتا ہون ایسا کہ مین نے سرور عالم کو دیکھا کہ لحم مرغ کہایا مصطفا نے جناب شافع روز جزا نے

کہا پہر معترض نے سنکے یہ حال کہ مین نے اسطرح دیکھا تھا احوال یہ مرغ خانگی کچہ کہا رہا تھا پلید ایسا کہ تہین سمجہ [illegible]

وہین کہائی قسم مین نے بالکل کہ کہاؤنگا نہ اسکا گوشت زنہار

۶ ح عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

کہا ہے ابو اسید با حسب نے کہ فرمایا ہے یہ خیر البشر نے کہ تم سب روغن زیتون کہاتا بدن مین اپنے یہ روغن لگاو

کہ با تحقیق ہے احوال ایسا کہ یہ روغن ہے برکت کے شجر کا ہو مین بیان دو حدیثین الخ وارد بلفظ و معنی و مضمون واحد

کلام مختصر نے اٹھایا روایات مکرر کو نہ لایا

۷ ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُعْجِبُهُ

انس اہل خبر کا پیشوا ہے کہ خادم آپکی درگاہ کا ہے بیان کرتا ہے وہ یہ آپکی خو کہ کدو آتا تھا خوش حضرت نبی کو

ہوا تھا اتفاق کا ر ایسا	کہ کھانا نیکو وہان لایا گیا تھا	دیا اور کہ لے کھانا منگایا	ہوا شک لفظ مین راوی کو پہلا
انس کی گفتگو سے ہے یہ حاصل	کہ آیا تھا کدو بھی اسکی شامل	ہوا تھا مین تو یون آمادہ کار	رکھون تا اسکو آگے پہلا
	کرتی معلوم مجکو یہ حقیقت	کہ ہوگی اس خورش سے انکو الفت	نقلت

(۸) عن جابر قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيت عنده دباء يقطع فقلت ما هذا قال نكثر به طعامنا قال ابو عيسى وجابر هذا هو جابر بن طارق ويقال ابن ابي طارق وهو رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نعرف له الا هذا الحديث الواحد

کہا جابر نے یہ احوال اپنا	کہ مین نزد رسول اللہ آیا	وہان پر آکر مین نے یہ دیکھا	حضور پاک مین رکھا کدو تھا
کہ اسکی آپ قاشین کر رہے تھے	کہا مین نے جناب مصطفےٰ سے	کہ یہ کیا چیز ہے یون آپ نے کہے	طعام اپنا بڑھاتے ہین ہم اس سے
غرض یہ ہے کہ فرمایا جب ابر	کہ اس سے نانخورش ہوتا ہے وافر	روایت تو ہوئی اتمام بیان	ولیکن اسم جابر مین اک
ابو عیسیٰ بیان کرتا ہے ایسا	کہ یہ جابر تو ہے طارق کا بیٹا	کسی نے ذکر ایسا بھی کیا ہے	اسے ابن ابی طارق کہا ہے
بہر صورت یہ جابر نام راوی	ہوا ثابت کہ ہے مرد صحابی	ولیکن ہے حقیقت اسطرح کی	حدیث اس سے یہی ایک ہی

(۹) عن انس بن مالك يقول ان خياطا دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم لطعام صنعه قال انس فذهبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ذلك الطعام فقرب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم خبزا من شعير ومرقا فيه دباء وقديد قال انس فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتتبع الدباء حوالي القصعة فلم ازل احب الدباء من يومئذ

انس کہتا ہے تھا اک مرد درزی	ضیافت اوسنے کی حضرت نبی کی	پکایا اسنے کھانا انکی خاطر	ہوا مین آپکے ہمراہ حاضر
غرض حضرت کے جب رونق افزا	طعام اسطرح کا نزدیک لایا	کہ تھے نان جو اور شوربا تھا	کدو و لحم خشک اسمین ملا تھا
دیکھی اسکے تئین یہ حقیقت	کہ ختم انبیا آثار رحمت	میان کاسہ دست پاک لاکے	کدو کی قاش ہر سو ڈھونڈتے
	اسی دن سے کدو ہے مجکو محبوب	ہمیشہ اسکو مین کہتا ہون مرغوب	

(۱۰) عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحب الحلواء والعسل

جناب عائشہ کرتی بیان ہے	بآداب نبی رطب اللسان ہے	کہ تھا حضرت نبی کا حال ایسا	کہ رکھتے دوست وہ شہد و حلوا

(۱۱) عن ام سلمة انها قربت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فاكل منه ثم قام الى الصلاة

جناب ام سلمہ کی روایت	ہوئی وارد یہان ایسی روایت	کہ اسنے پہلوے بریان جو کو	رکھا نزدیک لاکر وہ پہلو

سنو پھر بعد کا حال نمایاں کیا کچھ نوش جان وہ لحم بریاں اٹھے پھر افتخار آفرینش گل زیب بہار آفرینش
ہوئے مصروف وہ سو عبادت لگے پڑھنے نماز اسوقت حضرت نفرمایا وضو لیکن مکرر کیا تھا اکتفا اول وضو پر

۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِوَاءً فِي الْمَسْجِدِ

یہ عبداللہ ہے حارث کا بیٹا بیان کرتا ہے باطرز دل آرا کہ بستی سطرح کی تقریب آئی کہ ہم کھاتے تھے کھانا آپکے سات
رسول اللہ تھے مسجد میں بیٹھے وہاں وہ لحم بریاں کھا رہے تھے

۱۵ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ اَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَاَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْ وَفَى فَقَالَ لَهُ اُقِصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ اَوْ قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ

مغیرہ ایک شب ہمراہ حضرت	مہماں تھا وہ اہل بزم ضیافت	بیان کرتا ہے وہ اصلح کا بیاں	کہ وہاں لایا گیا تھا لحم بریاں
جناب پاک پھر کارد اوٹھا کر	لگو وہ گوشت کہنے کو دینے ہمکو	غرض میرے لئے وہ لحم بریاں	عبا کا رد کرکے آپ نے وہاں
پھر اتنے میں بلال آکر پکارا	اذان دینے لگا وہ آشکارا	لگے ارشاد کرنے شاہ والا	ولاتا تھا مگر وقت عشا یاد
وہیں حضرت نے پھر کارد کو ڈالا	لگے ارشاد کرنے شاہ والا	کہ ہے اسکے لئے یعنی یہ کیا بات	کہ خاک آلود اسکی ہو جیو ہات
بیان شارح نے کی تشریح و تفسیر	کہ تھا یہ کچھ مقصود تقریر	کہ تونے دی اذان کیا جلد آکر	مناسب تھا توقف کچھ یہاں پر
نہایت وقت تھا باقی عشا کا	بہت ہنگام تھا یاد خدا کا	ابھی کھانے ہی کو ہم کھا رہے تھے	خورش سے ہم نہیں فارغ ہوئے تھے
وقت تھا مناسب ہمکو اتنا	کہ کھا لیتے باطمینان کھانا	پھر اسکی بعد کرتے ہم عبادت	باطمینان مستحکم عبادت
کہی راوی نے بیان اور بالتمام	کہ گذری یہ حقیقت تھی اتفاقاً	کہ موچھیں لب کے زن کے نہایت	طوالت کر گئے تھے حد علت
کہا یہ آپ نے اور دے کے ادراک	تراشوں موچھیں لب چوب مسواک	دیا مسواک پر رکھ موچھیں لب کو	بلال اب قطع کردوں لب کے مو کو
بیان یہ کلمہ تردید لایا			ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا

عجب پاک کا یہ ماجرا ہے	کہ مروی ابو ہریرہ سے ہوا ہے	کہ کچھ ایک لحم وہاں لایا گیا تھا	غرض نبی حاضر کیا تھا
یعنی لحم شانہ سے دستی	کوئی لایا ہے پیش فخر عالم	وہ یعنی جانتا تھا یہ حقیقت	کہ لحم شانہ سے رکھتے ہیں رغبت
بہت مرغوب لحم شانہ لیکے	بدندان مبارک کاٹتے تھے	پسند خاطر اقدس جو وہ تھا	تو اسطرح وہ لحم شانہ کھایا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يُرٰى اَنَّ الْيَهُوْدَ

ہوا ثابت بقول ابن مسعود	یہ حال احمد ممدوح و محمود	کہ تھا سردار عالم کا یہ عالم	وہ ہوتے لحم سے شانہ کے خرم
انہین مرغوب تھا بکری کا شانہ	خورش اسکے پسند جاودانہ	ہوا تھا ایکدن اسطرح کا حال	کہ تھے وہان جو یہود ان بد فعال
انہون نے زہر حضرت کو دیا تھا	یہود و ان نے فریب ایسا کیا تھا	کہ شانہ ایکدن بکری کا لیکر	ملایا زہر تھا اوسین سراسر
کیا جب لحم زہر آلودہ حاضر	ہوا اسوقت یہ اعجاز ظاہر	کہ بے کام و زبان بولا وہ شانہ	کیا اسنے کلام دوستانہ
کہ مجھ مین کر گیا ہے سم سرایت	نفرماوین تناول مجکو حضرت	وہین دست مبارک کو اٹھایا	رسول اللہ نے اسکو نکھایا

ح ۱۶ عن ابی عبید قال طبخت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدرا وکان یعجبہ الذراع فناولتہ الذراع ثم قال ناولنی الذراع فناولتہ ثم قال ناولنی الذراع فقلت یا رسول اللہ وکم للشاۃ من ذراع فقال والذی نفسی بیدہ لو سکت لناولتنی الذراع بعد ذراع ما دعوت

کلام بوعبید سطر تکا ہے	کہ یہ بھی ایکدن کا ماجرا ہے	کہ میں واسطے حضرت نبی کے	نبی ہاشمی ابطحی کے
میان دیگ لحم پکا تھا	ہوئے سردار عالم رونق افزا	یہ تھے حضرت کی خوبی جاودانا	پسند آیا انہین بکری کا شانہ
تو مین نے ایک شانہ کو نکالا	رکھا لا کر حضور شاہ والا	کیا جب نوش جان حضرت نبی نے	تو پھر کرنے لگے ارشاد مجھسے
کہ لا تو اور شانہ میری خاطر	کیا اسکو بھی لا کے پیش حاضر	کیا بار سوم ارشاد مجکو	کہ شانہ اور بھی نزدیک لا تو
کیا اظہار پھر مین نے یہ انسے	کہ شانے ہوتے مین بکری کے کتنے	عجائب یعنی یہ تو ماجرا ہے	کہان بکری مین شانہ تیسرا ہے
قسم پھر آپنے اسطرح کھائی	کہ ہے سوگند ذات کبریائی	بدقدرت ہے جسکا میری جان پر	اگر خاموش تو رہتا یہان پر
نکرتا تو اگر تکرار کی بات	تو کھلتی اسجگہ اسرار کی بات	تو دینے مین کچھ تکرار لاتا	جہان تک مانگتا مین دیتا جاتا

ح ۱۷ عن عائشۃ قالت ما کان الذراع احب اللحم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن کان لا یجد اللحم الا غبا وکان یعجل الیہا لانہا اعجلہا نضجا

سنو اب قول حضرت عائشہ کا	کہ ام المومنین کہتی ہین ایسا	نہ تھا حضرت کو لحم شانہ محبوب	مگر یہ بات تھی منظور و مطلوب
جو کم ملتا تھا کبھی ان کو میسر	تو وہ اس لحم کو رکھتے تھے خوشتر	بسوئے لحم شانہ جو کہ حضرت	کیا کرتے تھے شتابی اور سرعت
	تو اس جلدی کی تھی وجہ بنا یہ	کہ وہ ہوتا بجلدی پختہ تر ہے	

ح ۱۸ عن عبد اللہ بن جعفر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اطیب اللحم لحم الظہر

یہان راوی ہوا جعفر کا بیٹا	کہین کے آپ سے ایسا سنا تھا	جناب سرور کونین سے یعنی	وہ صف لحم تھے ارشاد کرتے
	کہ سارے گوشتون مین گوشت بہتر	یہ لحم پشت ہے پاکیزہ خوشتر	

عن ام ہانی قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعندک شیء فقلت لا الا خبز یابس وخل فقال ہاتی ما اقفر بیت من ادم فیہ خل

بیان کرتی ہیں حضرت ام ہانی ۔ کہ ہیں دختر وہ حضرت کے چچا کی ۔ کہ میرے ہاں رسول اللہ آئے ۔ بالیقین مرحمت تشریف لائے

ہوا مجکو یہ حکم اشرف الناس ۔ کہ کچھ کھانے کو ہے اس دم ترے پاس ۔ کہا میں نے کہ ہوں اس وقت کم ۔ نہیں کچھ خیر میرے پاس حاضر

مگر ہے ایک نان خشک اسجا ۔ بجای نانخورش ہے او سرکا ۔ کیا ارشاد حضرت نے کہ لاؤ ۔ وہ روٹی اور سرکہ آپ جو دو

نہیں محتاج وہ گھر نانخورش کا ۔ کرم ہو دی جس جگہ موجود سرکا

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام

ابی موسی ہے راوی اس خبر کا ۔ حدیث ہادی جن و بشر کا ۔ کہ فرماتے تھے یوں عالم کے سرور ۔ یہ فضل عائشہ ہے عورتوں پر

کہ جیسی ہے ثرید اوروں پہ تفیق ۔ سبھی کھانوں کی فاضل بتحقیق

عن ابی ہریرۃ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ من ثور اقط ثم راہ اکل من کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ

بیان بوہریرہ ہے بتصدیق ۔ کہ انہنے آپ کو دیکھا بتحقیق ۔ کہ کھا کر آپ نے ثور اقط کا ۔ وضو بھی بجا اسکی پھر کیا تھا

پھر اس کے بعد بکرا بھنا اسکا ۔ کہ دیکھی ہی حقیقت تجھ سے ہو ۔ کہ لحم شانہ بکری کو کھا کر ۔ لگے پڑھنے نماز اسوقت سرور

تناول کرکے لیکن کم بکم ۔ وضو ہرگز نہ حضرت نے کیا تھا ۔ یہاں پر اہل تحقیق خبر نے ۔ لکھا ہے شارحان معتبر نے

وضو سے یاں مناسب ہے مراد شستن دست و دہن ہے

عن انس بن مالک قال اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صفیۃ بتمر وسویق

انس کہتا ہے جب حضرت نبی کی ۔ صفیہ سے ہوئی تھی ہمسری ۔ کیا تھا آپ نے ایسا ولیمہ ۔ کہ تھا خرما و ستو کا ولیمہ

ولیمہ اسکو کہتے ہیں عرب پاہنا ۔ مقام و مسکن و محبوب ۔ کہ جب شوہر دولہن کو بیاہ لاوے ۔ وہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاوے

کھلاوے اپنے یار و اقربا کو ۔ ولیمہ کی یہ ہے تفسیر سن لو

عن سلمی ان الحسن بن علی وابن عباس وابن جعفر اتوہا فقالوا لہا اصنعی لنا طعاما مما کان یعجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحسن اکلہ فقالت یا بنی لا تشتہیہ الیوم قال بلی اصنعیہ لنا قال فقامت فاخذت شیئا من الشعیر فطحنتہ ثم جعلتہ فی قدر وصبت علیہ شیئا من زیت ودقت الفلفل والتوابل

نقربته اليهم فقالت هذا ما كان يعجب النبي صلى الله عليه وسلم ويحسن اكله

سنو احوال سلمہ کی زبان کا | کیا اظہار اس عورت نے ایسا | کہ یعنی وہ حسن فرزند حیدر | پسر عباس کا اور ابن جعفر
سہ تینوں کو باہم سات آئے | جہان سلمہ تھی وہان تشریف لائے | کہا اس سے کہ کھانا کچھ پکا تو | ہمارے واسطے اسطرح کا تو
کہ خوش آتا تھا جو حضرت نبی کو | سمجھتے تھے خورش کرا اسکو نیکو | کہا سلمہ نے یون اُنسے کہ بیٹا | نہ آویگا تمہین اب خوش کھانا
انھون نے پھر کہا اس سے یہ تکرار | ہماری واسطے کچھ بھی لیا ر | کہا راوی نے وہ بی بی پھر اٹھکر | کچھ اک جو لیکے آئی اسپر
پھر انکو پیش کر آرد بنا کے | رکھا وہ دیگچی کی بیچ لا کے | کچھ اسپر روغن زیتون ڈالا | ملائے اسمین فلفل اور زیرا
یہ پھر کہنے لگی اُنسے وہ بی بی | کہ ان چیزون سے ہے ترکیب اسکی | کہ جن سے آپ تھے خوشحال ہوتے | خورش کہا اسکے اسی طرح بنی تھے

عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم في منزلنا فذبحنا له شاة فقال كانهم علموا انا نحب اللحم وفي الحديث قصة

زبان جابر فرخندہ گفتار | ہوئی ہے اس حقیقت سے گہر بار | کہ حضرت سرور کونین آئے | ہمارے گھر بھی تشریف لائے
کیا بس ایک بکری کو جو مذبوح | بنائے خاص محمود و ممدوح | کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا | کہ تھا معلوم ان لوگون کو گویا
کہ ہمکو ہے محبت لحم کے سات | ہوا اس ذبح سے یعنی یہ اثبات | طوالت سے خبر میں پیش رہا | کہا راوی نے اب اختصار

عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا معه فدخل على امرأة من الانصار فذبحت له شاة فاكل منها واتته بقناع من رطب فاكل منه ثم توضأ للظهر فصلى ثم انصرف فاتته بعلالة من علالة الشاة فاكل ثم صلى العصر ولم يتوضأ

ہوا منقول جابر کی زبان سے | کہ نکلے آپ جب اپنے مکان سے | غرض مین بھی تو تھا ہمراہ اُس دم | کہ یہ ظاہر ہوا احوال اُس دم
ہوئی داخل زن انصار کے یہان | جناب رہنمائی جن و انسان | زن انصار نے بکری کو لیکر | کیا بس ذبح از بہر پیمبر
جناب مخزن اخلاق نیکو | لگے کرنے تناول لحم بز کو | کیا پھر لا کے اس عورت نے حاضر | چھوہارون کا طبق پیش اکے خاطر
رسول اللہ نے خرمو کو کھایا | پھر اسکے بعد وقت ظہر آیا | وضو فرمایا حضرت مصطفا نے | نماز اُس دم پڑھی خیر الورا نے
فراغت آپنے جس وقت پائی | حضور پاک مین وہ زن پھر آئی | بقیہ جو رہا تھا لحم بز کا | اُسے پیش حضرت لا کے رکھا
تناول کرکے پھر اس لحم کو بھی | نماز عصر حضرت نے ادا کی | نفرمایا وضو لیکن مکرر | کیا تھا اتنا اول وضو پر

عن ام المنذر قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل وعلي معه يأكل فقال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لعلي مه يا علي فانك ناقه قالت فجلس علي والنبي صلى الله عليه وسلم يأكل قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي من هذا فأصب فانه اوفق لك

جو ثابت بقول ام منذر
کہ وہ یہ ماجرا کرتی ہیں ظاہر
کہ میرے یہاں نبی تشریف لائے
علی مرتضی بھی ساتھ آئے

ہمارے یہاں دوال نخل خرما
کہ تھیں اس وقت موجود و مہیا
چھوارے آپ نے کھائے کچھ نبی نے
ہمراہ نبی کھائے علی نے

کیا ارشاد حضرت نے علی کو
کہ اب تم یا علی انکو نہ کھاؤ
کہ یعنی ناتواں ہو تم نہایت
تمہیں تحقیق ہے لاحق نقاہت

علی نے بھی جو بیماری اٹھائی
تو حضرت نے یہ بات انکو سنائی
کہا ہے ام منذر نے پھر ایسا
کہ یعنی میں نے یہ احوال دیکھا

علی مرتضی بیٹھے ہوئے تھے
رسول اللہ خرمے کھا رہے تھے
پھر آگے قول ہے منذر کی ماں کا
کہ انکے واسطے میں نے بنایا

بنایا یعنی آس سلق و جو کو
تو حضرت نے کہا حیدر کو کھاؤ
کہ اسکا حال تو اسطرح پہ ہے
کہ تمسے یہ موافق سربسر ہے

ہو الفظ دوال ہیں جو تحریر
تو اب اس لفظ کی کرتا ہوں تفسیر
عرب میں ہے دوال اسکا رکھا نام
کہ خوشہ شاخ خرما پر بہ اتمام

نجاتی جس گھڑی انکو پاویں
انھیں ہمراہ خرما کاٹ لاویں
چھوارونکی بھری شاخیں سراسر
وہ اپنے گھر میں لٹکاتے ہیں لاکر

توقف اسکو انکے گھر میں جو ہو
تو پک کر اسکا ہر خوشہ رطب ہو
یہ جسکا وصف شارح نے کیا ہے
دوال اس کے تئیں کہنا بجا ہے

تخ عن عائشة ام المؤمنين قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يأتيني فيقول أعندك غداء فأقول لا قالت فيقول اني صائم قالت فأتانا يوما فقلت يا رسول الله انه اهديت لنا هدية قال وما هي قلت حيس قال اما اني اصبحت صائما قالت ثم اكل

جناب عائشہ فرخندہ افعال
بیاں کرتی ہیں حضرت کا یہ احوال
کہ تھے جو آپ میرے یہاں آتے
تو وہ اسطرح تھے ارشاد کرتے

کہ تیرے پاس ہے اسوقت موجود
طعام روز میں کچھ ہے کہ مفقود
یہ سنکر آپ فرماتے تھے ایما
بقول خاص انی صائم کا

کہ یعنی کہ نہیں موجود کھانا
تو میں کرتا ہوں روزہ کا ارادہ
کہا ہے عائشہ نے اور یہ بھی
کہ صورت اسطرح کی ایکدن تھی

کہ آئے میرے یہاں ختم رسالت
تو کی معروض میں نے یہ حقیقت
کہ ہے ہدیہ ہمارے یہاں کچھ آیا
کیا ارشاد حضرت نے وہ ہے کیا

کہا میں نے کہ جسکا حیس ہے نام
وہ ہدیہ آگیا ہیگا ابھی گھر
کیا ارشاد تو ہو اس سے آگاہ
کہ میں نے صبح کے روزے کا تھا

کیا یعنی ارادہ صوم کا تھا
بہنگام سحر میں جو کیا تھا
بیاں یاں عائشہ کرتی ہیں ایسا
کہ حضرت نے پھر اسکو کھایا دیکھا

یہاں کہتے ہیں اکثر اہل اخبار
کہ صوم نفل میں صائم ہے مختار
پس از نیت گر اسکو لیں افطار
کہ کھانا کھائے بیشک روا ہے

کہا لیکن قضا آسکتی نہیں ہے
کہا بعضوں نے کچھ حرج نہیں ہے

تخ عن عبد الله بن سلام قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم اخذ كسرة

مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً ثُمَّ قَالَ هٰذِهٖ إِدَامُ هٰذِهٖ فَأَكَلَ

بیاں کرتا ہے عبداللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا | کہ ٹکڑا نان جو کا ایک لیکر | رکھا بس ایک خرما اسکے اوپر
پھر اسکے بعد فرمایا ہویدا | کہ ہے یہ نانخورش یعنی اب اسکا | کیا پھر نوش جاں فخر عرب نے | جناب مصطفےٰ محبوب رب نے

(۲۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

بیاں کرتا ہوں ثفل انس کو | کہ تھی ایسی رسول اللہ کی خو | کہ بچ رہتا تھا جو کھانیکا لقمہ | جناب پاک سے ہوا اس سے خوشحال
غرض یہ ہی کہ جو بس ماندہ ریزہ | کہ رہ جاتا میان پیک کا سا | خوش آتا تھا وہ ختم المرسلیں کو | جناب رحمۃ للعالمین کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ

یہ باب ہے بیان صفت وضو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نزدیک کھانیکے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ

وضو ہے نام فعل خاص کا لیکن ہوا ثابت | کہیں یہ ہاتھ دہونے میں بھی استعمال پاتا ہے

خبر وارد یہ عبداللہ سے ہی | کیا یوں اس نے راہ گفتگو طی | کہ ختم انبیا مفروغ ہو کے | براہد جو ہوئے بیت خلا سے
حضور سرور سردار عالم | رکھا لوگوں نے کھانا لا کے ہمدم | رکھا کھانا کیا معروض ایسا | کہ ہم لائے نہیں پانی وضو کا
کیا تب آپنے یہ انکو ارشاد | کہ یعنی تم رکھو یہ بات کو یاد | کہ جو حکم خدا میرے تئیں ہے | تو وہ ہرگز سوا اسکے نہیں ہے
کہ یعنی جب نماز اٹھکر پڑھوں میں | وضو اسکے لئے اسدم کروں میں

(۲) عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰىةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰىةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

بیان اس بات کا سلماں تھا کرتا | کہ یوں میں نے پڑھا توریت میں تھا | کہ دھونا ہاتھ کا کھانیکو کھا کر | یہی کھانیکی ہے برکت سراسر
غرض توریت کی پھر یہ حقیقت | بیاں کی میں نے جاکر پیش حضرت | خبر دی آپکو اس چیز کے سات | پڑھی تھی میں نے جو توریت میں بات
کیا بس آپ نے ارشاد مجکو | کہ اب اس بات کو بھی جان لے تو | کہ قبل و بعد خوردن ہاتھ دھونا | یہی کھانے میں ہے برکت کا ہونا

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنْهُ

یہ باب ہے بیان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبل کھانا کھانے اور بعد اسکے اور اس میں سات حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ

ثم اکلنا فما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی اٰخرہ قلنا یا رسول اللہ کیف هذا قال انا ذکرنا اسم اللہ تعالیٰ حین اکلنا ثم قعد من اکل و لم یسم اللہ تعالیٰ فاکل معہ الشیطان

جناب سید کونین قبل و بعد کھانے کے — کیا کرتے تھے جو کچھ اور سب لکھنے میں آتا ہے

ابی ایوب کی یہ روایت — کہ ہم تھے ایکدن نزدیک حضرت — کہ بس اسوقت کھانا کھانیکو آیا — کوئی کھانا نہ دیکھا میں نے ایسا

کہ ہوئے جو طعام از رو برکت — زیادہ اس سے اول میں بہ نسبت — غرض یہ ہے کہ ہمنے وہ جو کھایا — تو اسمیں سطرح کا وصف پایا

پھر اس کھانے میں ہمنے آخر کا — عدیم البرکتی کے پائے آثار — کہا تب آپ سے ہمنے یہ احوال — کہ کچھ تم سے بیان کیفیت حال

کہ یعنی اس خورش میں خیر و برکت — ہوئی محسوس اول میں بکثرت — پھر آخر ہوگئی وہ خیر معدوم — ہمیں اسکا نہیں احوال معلوم

کہا حضرت نے ہاں جو تھا — کہ ہمنے لیا نام خدا تھا — لیا وقت خورش نام الٰہی — اسی کے واسطے سے خیر آئی

پھر ایسا شخص اس کھانے پر آیا — کہ کھاتے وقت نام حق بھلایا — تو بس شیطان نے کھایا ساتھ اسکے — ہوئی زائل وہ برکت اس خورش سے

۲ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فنسی ان یذکر اللہ تعالیٰ علی طعامہ فلیقل بسم اللہ اولہ و آخرہ

حدیث عائشہ اس طرح آئی — کہ فرماتے تھے محبوب الٰہی — کہ جب تم میں سے کھاوے کوئی کھانا — اسے ہو اور ایسا سہو پیدا

وہ یعنی از رہ نسیان بھولے — کہ ہنگام خورش نام خدا لے — غرض اس کے تئیں لازم ہے یہ بات — فراموشی سے ہو فارغ جس اوقات

کہے وہ یعنی کرکے غور آخر — کہ بسم اللہ اول اور آخر

۳ عن عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عندہ طعام فقال ادن یا بنی فسم اللہ تعالیٰ وکل بیمینک وکل مما یلیک

عمر ہے یہ ابی سلمہ کا بیٹا — بیاں کرتا ہے وہ یہ حال اپنا — کہ آیا پاس حضرت مصطفیٰ کے — طعام اسدم رکھا تھا انکے آگے

کہا از راہ شفقت یا بنی — ہمارے پاس یعنی آ بنی — تناول کر خدا کا نام لیکے — بدست راست اپنے سامنے کی

۴ عن ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا مسلمین

جناب بوسعید اس طرح گویا — کہ یہ دستور تھا حضرت نبی کا — کہ جب پاتے تھے کھانے سے فراغت — تو یوں حمد خدا کرتے تھے حضرت

کہ حمد بیحد اسکو منزا ہے — کہ جسنے ہمکو کھانیکو دیا ہے — پلایا ہمکو پانی کے تئیں ہے — بنایا اس نے ہمکو مسلمیں سے

۵ عن ابی امامۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفعت المائدۃ من بین یدیہ یقول الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا

ہوا ہے بو اُمامہ سے یہ منقول	کہ تھا یوں آپکا دستور معمول	کہ دسترخوان جب از پیش حضرت	اٹھایا جاتا تھا با خیر و برکت
تو فرماتے تھے حضرت یہ دعا کو	تمامی حمد ہے ثابت خدا کو	بیان حمداً کثیراً طیباً کا	رسول اللہ کا ورد زباں تھا
کہ یعنی حمد وافر طیب پاک	کہ ہووے خیر ہی سے وہ شرفناک	نہ ہو وہ حمد قابل چھوڑنے کے	نہ ہووے بے نیازی اور اس سے
	غرض ایسا وظیفہ آپکا تھا	بلفظ ربنا ختم دعا تھا	

(۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	کہ یعنی یوں ہوئے آفتاد اوقات	کہ تھے حضرت نبی کھانیکو بیٹھے	کچھ ایک اصحاب تھے ہمراہ انکے
رسول اللہ کے وہ یار و احباب	جلیس بزم تھے اسدم چھ صحاب	کہ وہاں ناگاہ اعرابی جو آیا	وہ کھانا اسنے دو لقموں میں کھایا
کیا حضرت نے تب ارشاد ایسا	کہ گر یہ شخص بسم اللہ کہتا	تو یہ کھانا تمہیں کرتا کفایت	غرض تم سیر ہوتے حد غایت

(۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

ہوا مفہوم گفتار انس سے	کہ تھے حضرت نبی ارشاد کرتے	کہ اس بندہ سے ہے اللہ راضی	کہ عادت جسکی ہو تحقیق ایسی
کہ ہووے ایک لقمہ ہی خوردنیاب	و یا سیراب ہو پیکر دے آب	کرے وہ اسکا پھر شکر باری	رہے اسکی زباں پر حمد باری

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَدَحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هٰذَا قَدَحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قسیم کوثر و تسنیم کے کاسہ کی کیفیت — سنو اے تشنگان شوق کیا راوی سناتا ہے

انس یار نبی کا یار ثابت	یہاں کرتا ہے یہ گفتار ثابت	کہ وہ جو تھا انس مالک کا بیٹا	نکالا اس نے کاسہ چوب کا تھا
پیالہ وہ دکھایا کھولا کر	ہوئے آگاہ اس سے ہم سراسر	کیا تیار اس کو چوب سے تھا	سطبری تھی پیالہ میں ہویدا
پشیزی اسپہ آہن کی لگی تھی	لگی تھی اسپہ آہن کی پشیزی	کہا پھر مجھکو یا ثابت انس نے	مخاطب ہو کے فرمایا مجھی سے
	کہ یعنی یہ پیالہ جو دھرا ہے	یہ کاسہ کاسۂ خیر الوریٰ ہے	

(۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَاءَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

اُس کا اور یہ قول سکر زباں بکام جان ہے گو یا شیر و شکر قسم کھا کے بیاں کرتا تھا ایسا کہ اس کا سا کہیں میں نے نہ پایا
رسول اللہ کو از قسم آبی سبھی شہد و نبیذ و شیر سا فی

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ فَاكِهَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میوہ خوری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں پانچ حدیثیں ہیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

شرف کیوں کر دم اس میوہ کو جو اثمار جنت پر لب لعل مبارک تک جسے مقسوم لاتا ہے
ہیں فرزند سے جعفر کے یہ بات وہ ہے موسوم عبد اللہ کے سات بیاں کرتا ہے وہ راوی روایات ہوئی مذکور یہ اس کی روایت
کہ حضرت سید کونین کھاتے خیار تر کو با خرمائے تر تھے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

کیا ہے عائشہ نے یہاں یہ مذکور کہ تھا حضرت نبی کا یہ بھی دستور کہ خربوزہ چھوہاروں سے ملا کر جناب سرور عالم تھے کھاتے

(۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

انس بھی یہاں بشرح عبارت بیاں اس طرح کرتا ہے حقیقت کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا بوقت خوردن بطیخ و خرما
حضرت نوشجاں کرتے تھے مدام چھوہارے اور خربوزے کو باہم

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ

بیاں ہے بوہریرہ کی زباں کا ہوا ہے وہ مبین اس بیان کا کہ تھے اشخاص جو اہل مدینہ یہ ان لوگوں کا طور اتھا قرینہ
کہ جب وہ دیکھتے اول ثمر کو تو لاتے نو بہ نو سیراب تر کو بہ پیش نو بہار دشت جنت بطور ہدیہ بہر یمن و برکت
رسول حق جب اس کو ہاتھ لگاتے یہ الفاظ دعا کے لب پہ لاتے کہ اے اللہ کر برکت ہویدا ہمارے واسطے میوہ میں پیدا
عطا ہو اور برکت زیادہ ہمارے اس مدینہ میں نہایت الٰہی اور کر برکت کو ظاہر ہمارے وزن صاع و مد میں حاضر
خدایا ہے ... خاص تیرا ہے ... کا نام ابراہیم جس کا اسے تحقیق مجھے دوستی ہے وہ تیرا دوست پیغمبر نبی ہے

الٰہی میں بھی ہوں بندہ تمہارا	نبی بھی ہوں تمہارا آشکارا	خدایا تجھ سے جو اس نے دعا کی	برائے مکہ تھی جو التجا کی
الٰہی میں بھی اب کرتا دعا ہوں	مدینہ کے لئے وہ چاہتا ہوں	کہ ابراہیم نے چاہا ہے جیسے	زبہر مکہ کی ہے جو تمنا
وہی ہے آرزو میری خدایا	مدینہ کے لئے ہے وہ تمنا	دو چند اس سے بھی بہر مدینہ	دعا گو ہوں پئے شہر مدینہ
پھر اس کے بعد فرماتے رہے دعا	کی تھی عادت جناب مصطفےٰ کی	کہ آتا تھا نظر جو طفل اصغر	جناب مصطفےٰ اس کو بلا کر
	عطا کرتے تھے اس نورس ثمر کو	غرض طفل صغیر نو پسر کو	

(۵) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِيْ مُعَاذٌ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهٖ وَعِنْدَهٗ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلَأَ يَدَهٗ مِنْهَا فَأَعْطَانِيْهِ

کہا بنت معوذ نے یہ احوال	کہ ہے اس طرح کیفیت حال	کہ تھا جو معاذ ابن عفرا	طبق دیکر مجھے بھیجا اس نے
رکھے خرمائے تر تھے اس کے اندر	چھپی تھیں ککڑیاں کچھ ان کے اوپر	وہ ایسی آریاں تھیں تازہ تر	نمایاں جن کے ریشے تھے سراسر
غرض جو آپ کی ٹھہری تھی عادت	کہ وہ ککڑی سے رکھتے تھے محبت	تو بس میں اس طبق کو آئی لیکے	جناب سرور عالم کے آگے
طبق لائی تو میں نے وہاں دیکھا	کہ زیور پاس حضرت کے رکھا تھا	کہ ان کے واسطے تحقیق آیا	وہ زیور جانب بحرین سے تھا
	رسول اللہ نے پھر ہاتھ بھر کر	عطا مجھکو کیا اس میں سے زیور	

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ شَرَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں پینے کی چیز کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں دو حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

بذکر وصف آب طرز آشامیدن حضرت	مذاق جان کیا کیا لطف و کیفیت اٹھاتا ہے

بوصف شربت ختم نبوت	جناب عائشہ سے ہے روایت	کہ تھا محبوب تر نزد شہ دیں	خنک شربت نہایت سرد و شیریں

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَلٰى شِمَالِهٖ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ عَلٰى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا

مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِيْ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا | کہ میں حضرت نبی کے ساتھ آیا | فقط میں کیا کہ خالد کو بھی لائے | و میمونہ کے گھر میں جبکہ لائے

جناب زوجۂ سرور عالم | تعارف شیر آئیں پیش اس دم | و میمونہ جو ام المومنیں تھیں | ہمارے واسطے وہ شیر لائیں

جناب سرور کون و مکاں نے | کیا کچھ نوش جاں وہ شیر لے کے | بسبب راہ میں بیٹھا ہوا تھا | ادھر بائیں طرف خالد تھا بیٹھا

غرض پیکر جناب پاک نے شیر | تھا مطلب نوش کی یوں مجھ کو تقریر | کہ یعنی پی چکا اول میں اس کو | احق و مستحق اب بعد ہے تو

ولیکن تو اگر چاہے خوشی سے | تو پہلے شیر خالد کے تئیں دے | بیاں کرتے ہیں عبد اللہ احوال | کہ میں نے یوں کہا حضرت سے فی الحال

کہ مجھ کو ہے بھلا کب یہ گوارا | کہ سب ہے جو شیر پس خوردہ تمہارا | کروں میں دوسرے پر اس کو ایثار | نہیں منظور ہے یہ بات زنہار

کیا پھر آپ نے ارشاد اس دم | کہ کھانا جس کو دے خلاق عالم | اسے لازم ہے پڑھنا اس دعا کا | مناسب شکر ہے اپنے خدا کا

کہ اے اللہ اس کھانے کے اندر | ہمارے واسطے برکت عطا کر | کھلا تو ہم کو کھانا اور ایسا | کہ ہووے اس سے بہتر اور اچھا

کیا یہ اور بھی حضرت نے ارشاد | پلاوے شیر جس کو رب جواد | غرض لازم ہے اس کو شکر باری | زباں پر اس کی ہو یہ بات جاری

کہ اس میں کر عنایت رب عزت | بہت کچھ خیر و افزائش بہ نہایت | غرض دے تو عطا اس طرح کی ہو | زیادہ اور افزوں اس سے بھی ہو

بیاں کرتا ہے راوی آخر کار | کیا یوں آپ نے ارشاد و اظہار | کہ کوئی شے نہیں ایسی یہاں پر | کہ ہووے کھانے پینے کی برابر

مگر یہ شیر کہ ہے بات حاصل | کہ ہے وہ کھانے پینے کے مقابل

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان طریق آشامیدن رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

کہا ہے ابن عباس ولی نے | کہ محبوب خدا حضرت نبی نے | پیا اس طرح آب چاہ زمزم | کہ تھے اس دم کھڑے سرور عالم

(۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

کہا ہے عمرو نے اس خبر سے | اسے اسناد ہے اپنے پدر سے | پدر بھی عمرو کا تا جد غایت | ہے اپنے باپ سے کرتا روایت

یہ جد عمرو کہتے ہیں میں نے دیکھا | جناب سرور کونین کو تھا | کہ پانی نوش جاں کرتے نبی تھے | کھڑے ہو کر کبھی اور گاہ بیٹھے

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

بیاں کرتے ہیں عبد اللہ کہ ہم نے | کہ ہم نے آپ کو پانی پلایا | پلایا یعنی آب چاہ زمزم | کیا سب نوش جاں حضرت نے قائم

غرض یہ ہے کہ وقت نوش آب کھڑے تھے حضرت محبوب وہاب

(٣) عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

یہاں اب راوی اخبار نزال | عیاں کرتا ہے کیفیت حال | کہ از بہر علی شیر وہاب | کوئی لے کرکے آیا کوزہ آب

وہ اک حجرہ جو تھا مسجد کے اندر | اسی کے درمیاں بیٹھے تھے حضرت | کف والا میں اس سے آب لیکے | علی نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے

دہن کو پھر کیا کلی سے سیراب | پھر اس کے بعد ڈالا ناک میں آب | کیا مسح بدوی پاک اطہر | کیا پونچھوں پہ بھی مسح سراسر

اسی کوزہ سے پھر حضرت علی نے | پیا کچھ آپ اس حق کے ولی نے | غرض یہ ہے پیا پانی جس گھڑی | کھڑے تھے حیدر فرخندہ فرجام

کیا ارشاد اس کے بعد ایسا | کہ یعنی یہ وضو ہے اس شخص کا | کمال خود وضو جس شخص کا ہے | وضو ایسا اسے کرنا بجا ہے

رسول اللہ کو تھا یہ ہی دیکھا | انہوں نے بھی وضو ایسا کیا تھا

(٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُوْلُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى

انس نے یہاں سنا کر ماجرا یہاں | کیا سیراب مشتاقوں کی جاں کو | کہ پانی نوش جاں جب آپ کرتے | تو اس کے درمیاں تین بار

بظرف آب وقت خوردن آب | وہ لیکر تین دم پیتے تھے سیراب | کہا کرتے تھے حضرت اور یہ بات | کہ پینا آپ کا اس طرح کے ساتھ

گوارندہ غرض یہ پینا ہے | طراوت دینے والا سیر ہے

(٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

بذکر آب نوشی ابن عباس | بیاں کرتے ہیں حال اشرف الناس | کہ جب پانی کو پیتے شاہ ابرار | تو وہ پانی میں دم لیتے تھے دو بار

(٦) عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

بیاں کبشہ نے کی ہے یہ حقیقت | کہ لائے جبکہ یہاں تشریف حضرت | مرے گھر مشک پانی کی دھری تھی | کہ وہ لٹکی ہوئی پانی بھری تھی

غرض مشک معلق کے دہن سے | پیا حضرت نے پانی منہ لگا کے | کیا تھا نوش جاں وہ آب جس دم | کھڑے تھے اس گھڑی سرور عالم

بیاں کرتی ہیں کبشہ پھر یہ حال | اٹھی میں مشک کی جانب کو فی الحال | وہیں میں نے کیا اس کا بریدہ | کہ تا ہووے نہ وہ دشمناں رسیدہ

کہ کوئی اور نہ اس کو منہ میں لاوے | کسی و ناکس کے منہ میں نہ آوے | حقیقت یہ بھی شارح نے لکھی ہے | یہاں یہ دوسری تقریر کی ہے

کہ اس نے جو وہاں مشک کا منہ | تو اس کے کاٹنے کا یہ سبب تھا | کہ اس جگہ سے لگے تھے لب حضرت | وہاں مشک کو رکھا تبرکاً

بیاں ہو گرچہ یہ ابن عمر کا
کہ تکیہ اور روغن بوئے خوش کا
مگر دیتا ہے حضرت کا حوالا
کوئی دیوے تو رد کیجو نہ اصلا
غرض یہ تین چیزیں جو کوئی دے
تو لینے میں نہ کچھ انکار کیجے
کہ ہے یہ سرور عالم کا ارشاد
سوا اسکے اگر دیوے کوئی چیز
تو لینے میں نہ کچھ اسکے تقصیر
مجھو اسکو مت بھولو رکھو یاد

ح عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِیْحُهٗ وَخَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِیَ رِیْحُهٗ

سنو اس شخص سے مروی ہے حال
کہ جس کا رنگ ہو پنہاں تمام
کہ جس نے بو ہریرہ سے سنا حال
مہکتی ہو مگر خوشبو نہایت
کہ وہ اسطرح کی خوشبو لگاویں
کہ ہے ارشاد یہ خیر الورا کا
ولیکن عورتوں کے واسطے تو
کہ جسکا رنگ غالب ہو لگاویں
کہ مردوں کو وہ ہے خوشبو
مخالف حکم ہو موافق سن لو

ح عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُکُمُ الرَّیْحَانَ فَلَا یَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

ابی عثماں نے ایسا کہا ہے
کہ یہ ریحان ہے جنت سے آیا
کہ وارد جو ہوا ہے لفظ ریحاں
کہ یہ قول جناب مصطفیٰ ہے
نہیں انکار کرنا اس سے اچھا
درخت ناز بو مقصود یہاں
کہ دیوے گر کوئی ریحان تم کو
یہاں جو شارح قول نبی ہے
لکھا ہے دو سر شارح نے ایسا
کبھی لینے سے مت انکار کیجو
تو اس نے اسطرح تشریح کی
کہ ریحاں نام ہے ہر ایک خوشبو

ح عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ عُرِضْتُ بَیْنَ یَدَیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَلْقٰی جَرِیْرٌ رِدَاءَهٗ وَمَشٰی فِیْ اِزَارٍ فَقَالَ لَهٗ خُذْ رِدَاءَكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْقَوْمِ مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ مِنْ صُوْرَةِ جَرِیْرٍ اِلَّا مَا بَلَغَنَا مِنْ صُوْرَةِ یُوْسُفَ

جریر خوبروئے ماہ سیما
فقط لنگی ہی پہنے وہاں سے نکلا
کہا پھر قوم سے حضرت عمر نے
بیاں کرتا ہے یہ احوال اپنا
کہا حضرت عمر نے مجھ سے ایسا
کوئی احسن نہ دیکھا میں نے اس سے
کہ جیسی شکل یوسف ابن یعقوب
کہ آگے آنکے حضرت عمر کے
جریر اپنی ردا کو تو اٹھا لے
جریر اسطرح کی رکھتا ہے صورت
سنی ہے ہم نے دلکش اور خوب
ردا میں نے اٹھائی وہ جو
بدن اپنے کو اب یعنی چھپا
کہ حسن با صفا دیکھے کدو

بَابُ مَا جَاءَ کَیْفَ کَانَ کَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان کیفیت کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور بیان ...

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ هٰذَا [illegible]

جفا عادت نہ تھی خیر البشر کی ۔ نہ لوگوں پر حقارت سے نظر کی
اگر ملتی انھیں تھوڑی بھی نعمت ۔ تو اسکو جانتی با شان عظمت

مذمت وہ نہیں کرتے تھے اصلا ۔ کسی کھانے کی گو ہوتا نہ اچھا
اگرچہ وہ مذمت بھی نہ کرتے ۔ مگر تعریف بھی اسکی نہ کرتے

انھیں غصہ میں لاتی تھی نہ دنیا ۔ نہ کار دنیوی غصہ میں لاتا
ولیکن امر دیں کا ر ربیکا ۔ رسول اللہ آتے تھے غضب میں

جو امر دیں میں ہوتا فرق پیدا ۔ تو وہاں تاب تحمل تھی نہ اصلا
یہانتک آپ ہوتے تھے غضبناک ۔ کہ ہوتے منتقم بے خوف و بے باک

پر اپنے واسطے از رہ رحمت ۔ کسی پر خشمگیں ہوتے نہ حضرت
نہ بدلہ بھی کسی سے آپ لیتے ۔ نہ اپنے واسطے وہ رنج دیتے

شنو یہ اور بھی دستور حضرت ۔ کسی جانب اگر کرتے اشارت
کف دست مبارک سے اشارا ۔ کیا کرتے تھے حضرت بہر ایما

اگر ہوتی تعجب کی کوئی بات ۔ الٹتے تھے ہتھیلی کو اس اوقات
بہنگام سخن دستور یہ تھا ۔ ملاتے تھے کف دست صفا

ہتھیلی ہاتھ سیدھے کی اٹھا کر ۔ وہ بائیں ہاتھ کی جانب کو لا کر
کف یمنی سے باطن دست چپ کے ۔ بر انگشت صفا کو مارتے تھے

مقرر ہے عرب میں یعنی یہ بات ۔ کہ ماریں بات کہتے ہاتھ پر ہات
سو یہ بھی عادت خیر البشر تھی ۔ غرض وقت سخن اسپر نظر تھی

عدیم المثل تھی یہ آپ کی خو ۔ اگر لاتا کوئی غصہ میں آنکو
تو وہ از رہ فضل عین الطاف ۔ گزرتے جرم سے اسکے [illegible]

نہ کلفت اس سے کچھ خاطر میں لاتے ۔ سراسر لطف ہی سے پیش آتے
اگر ہوتا خوشی کا اتنہ عالم ۔ تو کرتے بند چشم پاک اسدم

بہنگام سرور و وقت فرحت ۔ رسول اللہ رکھتے تھے یہ عادت
لب لعل تبسم خو جن کو فر[illegible] ۔ تبسم میں رہا کرتے تھے اکثر

لب خنداں کا تھا انکے یہ عالم ۔ تبسم سے بھرے ہنستے تھے ہر دم
بالکل ژالہ وہ دندان نمایاں ۔ ہنسی کے وقت ہوتے تھے نمایاں

بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ح عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ

لب خنداں کا اس گل کے یہ اعجاز تبسم ہے ۔ کہ جو کنج قفس میں ہم اسیروں کو ہنسانا ہے

صبا لائی لب جاں بخش کو بو ۔ دیا مژدہ فسردہ خاطروں کو
تبسم کا یہ کس کے ذکر آیا ۔ ہمارا غنچہ خاطر کھلایا

اگرچہ با دل ناشاد ہیں ہم ۔ اسیر غصہ صیاد ہیں ہم
مگر سنکر کسی کا مسکرانا ۔ خوشی کا یاد آتا ہے زمانا

اب ایسی کیفیت حال ہے ہمکو ۔ لبوں میں ہے ہنسی آنکھوں میں آنسو
ہنساتا ہے کسی کا مسکرانا ۔ رلاتا ہے فراق روئے رعنا

بس اب کافی نہیں آگے حکایت ۔ کہ ہے اب عزم اظہار روایت
کہا جابر نے ساق پاک شاہ لا ۔ تجلی تھی عجب باریک زیبا

کروں تعریف کیا انکی ہنسی کی ۔ ہنسی اس طرح کی مد آتی تھی
لب خنداں میں با صد تبسم ۔ تبسم تھا تبسم تھا تبسم

نظر جو آئی چشم نبی پر	تو دیکھیں سرمہ گوں وہ چشم اطہر	سیہ چشمی کہ بے سرمہ وہاں تھے	وہ مژگان سیہ آرام جان تھے

ح عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبد اللہ ہے حارث کا بیٹا	وہ کہتا ہے کوئی میں نے نہ دیکھا	تبسم میں زیادہ شاد میں نے	جناب رحمۃ للعالمین سے

ح عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اول رجل یدخل الجنۃ وآخر رجل یخرج من النار یؤتی بالرجل یوم القیامۃ فیقال اعرضوا علیہ صغار ذنوبہ وتخبأ عنہ کبارها فیقال لہ عملت یوم کذا کذا وکذا وهو مقر لا ینکر وهو مشفق من کبارها فیقال اعطوه مکان کل سیئۃ عملها حسنۃ فیقول ان لی ذنوبا ما اراها ههنا قال ابوذر فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ

ابوذر کا کلام معتبر ہے	کہ وہ ہم صحبت خیر البشر ہے	کہا اُسنے کہ فرمایا نبی نے	جناب واقف سر خفی نے
کہ میں اس شخص کو پہچانتا ہوں	بتحقیق اور جانتا ہوں	کہ اول ہوگا وہ جنت میں داخل	ہوا یعنی یہ اسکو فضل حاصل
اُسے بھی جانتا ہوں میں مقرر	کہ دوزخ سے بھی نکلے گا وہ آخر	سنو ہے ایک کا اسطرح احوال	کہ لاوینگے اُسے محشر میں فی الحال
فرشتوں کو یہ ہوگا حکم صادر	کہ تم اس کو گناہ ان صغائر	تمامی سامنے لاکر دکھاؤ	مگر جرم کبیرہ کو چھپاؤ
وہیں جاویگا اس مجرم سے پوچھا	بتا تو نے کیا تھا ایسا ایسا	فلانے روز تو نے خطا کی	فلانے وقت یعنی یہ جفا کی
غرض اقرار وہ سب کا کریگا	کبیروں سے مگر ڈرتا رہیگا	کہیں ظاہر اگر وہ جرم پنہاں	تو میرا حال ہو کیسا پریشاں
غرض اسکے تئیں یزدان رحمن	کریگا عین رحمت یہ فرمان	کہ اس مجرم نے جو ظاہر بدی کی	بدل دو ہر بدی سے ایک نیکی
پھر تو وہ مجرم گنہگار	جو دیکھیگا عیاں رحمت کے آثار	کہ میرے اور بھی ہیں جرم پنہاں	نہیں میں دیکھتا انکا اثر یہاں
غرض اسکی یہ ہوگی بات سنکے	کہ انکو بھی خدا بخشے سب بدلے	ابوذر نے کہا جس وقت حضرت	ہویدا کرچکے یہاں تک حقیقت
تو میں نے خندہ زن حضرت کو دیکھا	ہنسا تا کہ دندان مکرم وا	ہنسی کے وقت بالنور تجلا	ہوئے ظاہر وہ دندان مصفا

ح عن جریر بن عبد اللہ قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا ضحک

جریر ابن عبد اللہ نے بیان	حقیقت کو کیا اپنی نمایاں	کہ میں جس روز سے اسلام لایا	رسول اللہ کی خدمت میں آیا
نہ حضرت نے کبھی مجھسے پردہ	حجاب و قید سے تھا میں مبرا	اسی باعث سے مجھے جب دیکھتے تھے	تو حضرت دیکھتے ہی مجھکو ہنستے

ح عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل یخرج منها زحفا فیقال لہ انطلق فادخل الجنۃ قال فیذهب

يَدخُلُ الجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَد اَخَذُوا المَنَازِلَ فَيَرجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَد اَخَذَ النَّاسُ المَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ اَتَذكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَم فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيتَ وَعَشَرَةَ اَضعَافِ الدُّنيَا قَالَ فَيَقُولُ اَتَسخَرُ بِي وَاَنتَ المَلِكُ قَالَ فَلَقَد رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَت نَوَاجِذُهُ

بقول صادق فرزند مسعود — روایت یون ہوئی مذکور و مشہور — کہا اس خادم خیر الورا نے — کہ فرمایا جناب مصطفا نے
کہ مین پہچانتا ہون اس بشر کو — مقیم دوزخ دنار و شرر کو — کہ آخر سب سے وہ بندہ خدا کا — چھٹیگا آتش دوزخ سے ایسا
کہ ضعف و ناتوانی کے سبب سے — وہ یون نکلیگا اس جائے غضب سے — کہ ہوویگا سر نیون گر پڑتا — چلیگا بسکہ دشواری سے رستا
ملیگا اسکو یون حکم الٰہی — کہ تو اب جلد ہو جنت کو راہی — کھڑا ہوگا وہ جنت مین آکر — وہان لوگونکو دیکھیگا نظر بھر
کہ وہ اپنے مکانو مین مکین ہین — مکانات جنان خالی نہین ہین — پھرے وہ دیکھکر ایوان جنت — پھر آویگا بسوئی رب عزت
کہیگا آکے وہ اے رب باری — بھری جنت مین ہے خلقت تمہاری — کوئی خالی نہین ہے قصر و ایوان — بجائے خود ہر اک انسان ہے وان
خداوند جہان اس سے کہیگا — تجھے کچھ یاد بھی ہے وہ زمانا — کہ جسکے درمیان اسوقت تھا تو — ہوا یعنی وہان سے اب جدا تو
کہیگا وہ کہ اے غفار سبحان — مجھے تو وہ زمانہ یاد ہی ہان — پھر اسکے واسطے یہ حکم ہوگا — کہ تو اظہار کر اپنی تمنا
کریگا اپنی وہ حاجت کو اظہار — تو اس سے یون کہیگا رب غفار — کہ لے جو ہے ترے دل کی تمنا — زیادہ دس گنا لے مثل دنیا
غرض سنکر یہ ارشاد عنایت — کہیگا وہ غریق بحر حیرت — کہ مجھ سے اب ہنسی کرتے ہو تم یان — کہ دیتے ہو جہان سے دس گنا تم
غرض تم بادشاہ لامکان ہو — خداوند زمین و آسمان ہو — بھلا مجھ بندہ محتاج کیساتھ — ہنسی کی آپ فرماتے ہین کیا بات
کہا راوی نے دو عالم کے سرور — یہانتک مسکرائے جب پیمبر — تو مین نے آپ کو تحقیق دیکھا — ہنسے یہانتک کہ دندان ہوگئے وا

ح ٦ عَن عَلِيِّ بنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدتُ عَلِيًّا اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَركَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسمِ اللّٰهِ فَلَمَّا استَوٰى عَلٰى ظَهرِهَا قَالَ الحَمدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الحَمدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكبَرُ ثَلَاثًا سُبحَانَكَ اِنِّي ظَلَمتُ نَفسِي فَاغفِر لِي فَاِنَّهُ لَا يَغفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلتُ مِن اَيِّ شَيءٍ ضَحِكتَ قَالَ رَاَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلتُ مِن اَيِّ شَيءٍ ضَحِكتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعجَبُ مِن عَبدِهِ اِذَا قَالَ رَبِّ اغفِر لِي ذُنُوبِي يَعلَمُ اَنَّهُ لَا يَغفِرُ الذُّنُوبَ اَحَدٌ غَيرِي

علی ابن ربیعہ متقی ہے — علی مرتضیٰ کا تابعی ہے — کیا اسنے بیان یون حال ایسا — کہ مین حضرت علی کے پاس تھا

غرض اسوقت یاں حیدر کی سواری کے لئے مرکب تھا حاضر رکابیں مرکب میں رکھا پا تو میں نے شیر علی کا حال دیکھا
لیا نام خدا اول اسمعون سے ہمیں کیا آگاہ سب لوگوں کو اُس سے پڑھا الحمد کو لله کے سات لگے وہ پشت پر اسکے جس آن تا
پھر اسکے بعد سبحان الذی کو لگے پڑھنے وہ با آواز نیکو یہ آیت پڑھ چکے جسوقت سالک پڑھا الحمد کو پھر تین باری
سہ نوبت پھر کہا اللہ اکبر لگے پڑھنے پھر استغفار حیدر ہنسے پھر لہلہاکے شاہ مرداں ہوئے سب مرداں لب خندہ کناں
کیا یہ عرض پیچھے بو الحسن سے کہ میں کسواسطے آپ ہنستے کہا حضرت علی نے مجھے ایسا کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ میں جسطرح ہنگام سواری بجا لایا یہ حمد و شکر باری اسی صورت سے پڑھ کر جسدم تو یہ سب پڑھ کے سوار دو عالم
لگے ہنسنے بعنوان دلارا تو میں نے سرور عالم سے پوچھا کہ آئی کیوں ہنسی اسوقت تمکو ہمیں بھی اس ہنسی کی کچھ خبر دو
کہا بس آپنے ارشاد اسدم کہ رب جز و کل خلاق عالم ابھیں مرحمت ہوتا ہے خوشنود کہ جسدم کوئی عبد رب معبود
نیاز و عجز سے کرتا ہے گفتار کہ مجکو بخش دے اے رب غفار خداوند جہاں یہ جانتا ہے کہ اس بندہ کو میرا آسرا ہے
کوئی میرے سوا اسکی خطا کو نہ بخشیگا نہ بخشیگا سوا ہو غرض وہ جبکہ راضی رب عزت ہنساوے کیوں نہ مجکو فرحت

ح عن سعد قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك يوم الخندق حتى بدت نواجذه قال قلت كيف كان قال كان رجل معه ترس وكان سعد راميا وكان يقول كذا وكذا بالترس يغطي جبهته فنزع له سعد بسهم فلما رفع رأسه رماه فلم يخطئ هذه منه يعني جبهته وانقلب وشال برجله فضحك النبي صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه قلت من أي شيء ضحك قال من فعله بالرجل

بیان راوی سعد با سعادت بیان کرتا ہے یہ حال حقیقت کہ روز جنگ خندق سرور دیں ہوئے خنداں بعنوان خوش آئیں
رسول اللہ کے اسوقت دنداں ہوئے شفاف موتی سے نمایاں کہا پھر سعد سے عامر نے آپ ہوئے تھے کیوں خندہ زن سرور
کہا اسنے کہ تھا یہ احوال کہ آیا ایک کافر بیلکہ دہاں ال سر اپنا ڈھال سے کافر چھپا کر رہا بکتا بڑی باتیں ستمگر
ایسے میں خادم خیر البشر تھا کہ میرا تیر لگتا بے خطا تھا اٹھایا اسنے جسدم فرق ناپاک تو میں نے تیر مارا اسطرح تاک
جبیں لگتے ہی تھا کھٹکے کا اوپر گرا مردود فوراً کھا کے چکر قدم جو اٹھ گیا اس بے حیا کا ستر مردود کا فرکا ہوا وا
ہنسے اسدم رسول اللہ ایسا کہ آگے تھے نظر دنداں والا دوبارہ سعد سے عامر نے پوچھا کہ کیا باعث تھا حضرت کی ہنسی کا
کہا اس نے کہ سعد کا کر اگر وہ مرد جب چکر میں آیا یہ فعل سعد کیا انکو خوش آیا کہ جسنے آپکو اتنا ہنسایا

باب ما جاء فی صفة مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان میں اون حدیثون کی جو بیچ مزاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس باب میں ۶ حدیثیں ہیں

ح ۱ عن انس بن مالک قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ذا الاذنین یعنی یمازحہ

مزاح وطیب مین جو آپ فرماتے تھے یارو سے | ہنساتے تھے انہین | ہم کو غم ہجران رلاتا ہے
عجائب بات ہے یہ دل لگی کی | کہ حضرت نے بھی یارو سے ہنسی کی | ولیکن وہ مزاح وطیب کے ساتھ | فضولی کی نہ فرماتے کبھی بات
انس کہتا ہے حضرت مصطفےٰ نے | کہا مجکو کہ اے دو کان والے | ابو عیسی نے بیان تشریح کی ہے | کہ یہ حضرت کا انداز ہنسی ہے

ح ۲ عن انس بن مالک قال ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیخالطنا حتی یقول لاخ لی صغیر یا ابا عمیر ما فعل النغیر

انس کہتا ہے یہ خلق نبی تھا | کہ رکھتے تھے بہت وہ ہمسے خلطا | با اخلاق حسن تھے آپ معروف | بعنوان مزاح وطیب مصروف
عجب کچھ سرور عالم کا تھا حال | کہ تھا ہر طرح ایثار افضال | مرا تھا ایک بھائی مجھسے چھوٹا | کہ طائر ایک دن بچے نے پالا
نغر اسکو تو کہتے ہین ہزاری | وہ بچہ اوس سے تھا مشغول یاری | غرض جب مر گیا وہ طیر اسکا | تو وہ بچہ ہوا غمگین بہت سا
رسول اللہ نے اسوقت ایسا | ز راہ طیب اس بچہ سے پوچھا | نغیر اے بو عمیر اب کیا ہوا | وہ طائر سات تیرے کر گیا کیا

ح ۳ عن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا

بیان بوہریرہ ہے ہویدا | کہ تھا اصحاب نے حضرت سے پوچھا | کہ تم بھی یا رسول اللہ ہمسے | مزاح وطیب کرتے ہو کرم سے
کہا حضرت نے یہ خوبی نبی ہے | مزاح وطیب مین بھی راستی ہے | اگر کرتا ہون مین کچھ طیب کی بات | وہ کرتی ہے وہ تحقیق کے سات

ح ۴ عن انس بن مالک ان رجلا استحمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی حاملک علی ولد
ناقۃ فقال یا رسول اللہ ما اصنع بولد الناقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھل تلد الابل الا النوق

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا | کہ حضرت سے کسی نے تھا چاہا | کہ مجکو کچھ عنایت ہو سواری | کرے تا میرے کچھ بار داری
کیا ارشاد اس سائل سے ایسا | تجھے مین دونگا بچہ اونٹنی کا | چڑھا دونگا تجھے مین اسکے اوپر | کہا اسنے چڑھونگا آہ کیونکر
کہا پھر آپ نے اسسے ہویدا | کہ ہر اشتر ہے بچہ اونٹنی کا

ح عن انس بن مالک ان رجلا من اہل البادیۃ کان اسمہ زاہرا وکان یہدی الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ہدیۃ من البادیۃ فیجہزہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان زاہرا بادیتنا ونحن حاضروہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحبہ وکان رجلا دمیما فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وہو یبیع متاعہ فاحتضنہ من خلفہ

اگر یہاں سے کوئی بوڑھا گیا ہے — وہاں وہ نوجوان سی سال کا ہے — خداوند تعالیٰ نے بھی اس کی — کلام پاک میں یا پھر خبر دی
زنان اہل جنت کی حقیقت — بیان کرتا ہے ایسے رب عزت — کہ ہم انکو وہاں ایسا کرینگے — وجیہ خوبرو زیبا کریں گے
برعنائی کرینگے بکر اُن کو — رہیں گی شوہروں کے ساتھ خوش خو — وہ شوہر دوست ہونگی دل شاد — موافق سات انکے اور ہمزاد

باب ما جاء فی صفة کلام رسول الله صلی الله علیه وسلم

یہ باب صفت کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اس میں نو حدیثیں ہیں

(۱) عن عائشة قالت قیل لها هل کان النبی صلی الله علیه وسلم یتمثل بشیء من الشعر قالت کان یتمثل بشعر ابن رواحة ویتمثل یقول ع ویأتیک بالاخبار من لم تزود *

بتقریب سخن جو آپ نے موزوں کلامی کی — یہاں وہ حال بھی کافی بموزونی سُناتا ہے

کسی سائل نے حضرت عائشہ سے — کیا تھا حال استفسار آ کے — کہ ختم انبیاء نے شعر موزوں — کیا بھی تھا زباں سے اپنی مقرون
بوصف حال تمثیل و حکایت — کبھی اشعار بھی پڑھتے تھے حضرت — کہا اس سے یہ ام المومنین نے — پڑھا تھا شعر ختم المرسلین نے
وہ تھا ابن رواحہ کی زباں کا — بہ تمثیل ہاں اس کو پڑھا تھا — ستبدی لک الایام ما کنت جاہلا — ویاتیک بالاخبار من لم تزود
سنو یہ ترجمہ اس شعر کا ہے — رسول اللہ نے جسکو پڑھا ہے — کرے اب اس کو ظاہر جلد ایام — کہ تو غافل رہا اس سے بنا کام
خبر لیکر کے ہے وہ شخص آیا — نہیں تو نے جسے توشہ دیا تھا

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید *
ع الا کل شیء ما خلا الله باطل * وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم — وکل نعیم لا محالة زائل

یہاں ہے بوہریرہ سے روایت — کہ وصف شعر میں کہتے تھے حضرت — کہ شاعر کا جو قول راست تر ہے — لبید اس شعر کا شاعر مگر ہے
تحقیق بیاں اس نے کہا ہے — کہ جانو چیز جو غیر خدا ہے — وہ ہے بس فانی و بے اصل باطل — زوال نعمت دنیا ہے حاصل
کہا حضرت نے یہ بھی قول ظاہر — کہ ہے وہ جو امیہ ایک شاعر — اور اُسکے باپ کا صلت ہے نام — بزودی وہ مشرف ہو باسلام

(۳) عن جندب بن سفیان البجلی قال اصاب حجر اصبع رسول الله صلی الله علیه وسلم فدمیت
فقال هل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل الله ما لقیت

بیان کرتا ہے یہ جندب صحابی — کہ زخمی جب ہوئی حضرت کی انگلی — احد کی جنگ کا یہ ماجرا تھا — کہ پتھر ایک انگلی پر لگا تھا
ہوا انگشت سے جب خوں رواں — تو فرمانے لگے حضرت یہ موزوں — کہ اے انگشت تو خون رسیدی — بدیدی در رہ حق آنچہ دیدی

(۴) عن البراء بن عازب قال قال له رجل افررتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

يا ابا عمارة فقال لا والله ما ولّى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ولّى سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلته وابو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب آخذ بلجامها ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا النبي لا كذب

براء کے پاس آیا ایک سائل ۔ لگا اس طرح سے کہنے وہ قائل ۔ کہ تم سب لوگ ہمراہ نبی سے ۔ بوقت جنگ تھے اک بار بھاگے

براء عازب یار نبی کا ۔ کلام معترض سے دل بھر آیا ۔ لگا کہنے کہ سوگند خدا ہے ۔ یہ تیرا اعتراض نارسا ہے

رسول اللہ بھاگے تھے نہ زنہار ۔ ہزیمت سے انہیں تھا سخت انکار ۔ صحابہ آپکے بھی محو رضا تھے ۔ نہایت جان نثار و دل فدا تھے

رہے وہ مستقل با عین جرأت ۔ لڑے جس وقت کفاروں سے حضرت ۔ مگر کچھ لوگ کرتے تھے شتابی ۔ انہیں حاصل ہوئی ایسی خرابی

کہ جب چھٹنے لگا تیروں کا باراں ۔ ہوئے وہ لوگ آپس سے پریشاں ۔ ولیکن اس گھڑی ختم رسالت ۔ سواری خچر پہ تھے باشان و شوکت

ابو سفیان جو تھا حارث کا بیٹا ۔ رسول اللہ کا وہ ابن عم تھا ۔ عنان مرکب سردار عالم ۔ وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے تھا اس دم

رسول اللہ کرتے تھے ارادا ۔ کہ ہو دیں حامی ادبار اعدا ۔ مگر وہ ابن عم خیر الوریٰ کا ۔ زروئے مصلحت تھامے ہوئے تھا

عجب کچھ حال تھا محبوب رب کا ۔ ہراس و خوف تھا انکو نہ اصلا ۔ بعین جرأت و فرط شجاعت ۔ رجز پڑھنے لگے اس وقت حضرت

کہ میں ایسا نبی مصطفیٰ ہوں ۔ کہ صدق و راستی سے بولتا ہوں ۔ بتحقیق بیاں کہتا ہوں ایسا ۔ کہ عبد المطلب ہے میرا دادا

عن ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وابن رواحة يمشي بين يديه وهو يقول

بیان کرتا ہے یہ احوال ثابت ۔ کہ ہے قول انس ہر حال ثابت ۔ کہ ہنگام قضائے عمرہ حضرت ۔ ہوئے داخل میاں مکہ حضرت

تو واں ابن رواحہ نام شاعر ۔ کہ تھا وہ شاعر زیبا منظر سا ۔ پئے دو شعر پڑھتا آگے آگے ۔ چلا آتا تھا حضرت مصطفیٰ کے

خلوا بني الكفار عن سبيله ۔ اليوم نضربكم على تنزيله
ضربا يزيل الهام عن مقيله ۔ ويذهل الخليل عن خليله

کہ واں ماوہ حال قوم تعشار ۔ کہ یہاں تیغ شرارائی تھا جا بجا بار ۔ بامر محکم تنزیل اس دن ۔ کہ رہنے گے قتل تم لوگوں کو گن گن

حمیت میں کہ ایسی ضرب تھا ۔ کہ اڑا دے تمامی کا سر ۔ پڑے گی تم پہ ایسی مار پر مار ۔ کہ اس شدت میں بھولا یار کو یار

کہا ابن رواحہ سے عمر نے ۔ کہ کیا اشعار تو حضرت کے آگے ۔ میاں مکہ کے بیچ پڑھ رہا ہے ۔ بھلا کب شعر پڑھنے کی یہ جا ہے

کہا ارشاد حضرت نے عمر کو ۔ کہ تم اس کو نہ روک مت اے سعد معمور ۔ کہ کفاروں کو اس کا شعر ایسا ۔ زیادہ تیر سے لگتا ہے سینے

عن جابر بن سمرة قال جالست النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة وكان اصحابه

یتناشدون الشعر و یتذاکرون اشیاء من امر الجاھلیۃ وھو ساکت فربما تبسم معھم ۔

بیاں کرتا ہی جابر یہ حقیقت	کہ میں سو بار سو زیادہ بکثرت	ہوا ہوں ہم نشین بزم والا	وہاں اصحاب کا یہ حال دیکھا
کیا کرتے تھے وہ اشعار خوانی	اگر حضرت بلاتے تھے گرانی	مضامین زمان جاہلیت	ہوا کرتے تھے شعروں میں صنعت
	کبھی خاموش سنتے آتے تھے	کبھی کرتے تبسم سات انکے	

ح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

کہا ہی بو ہریرہ مقتدا نے	کہ فرمایا نبی مصطفا نے	کہ اشعار عرب سے قول پوچھا	بیاں ہی یہ لبید خوش زباں کا
	الا کل شیء ما خلا اللہ باطل	وکل نعیم لا محالہ زائل	

ح عن الشرید قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانشدتہ مائۃ قافیۃ من قول امیۃ بن ابی الصلت کلما انشدتہ بیتا قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھیہ حتی انشدتہ مائۃ یعنی بیتا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کاد لیسلم

شرید خوش زباں کا یہ بیاں ہے	کہ میں نے یوں کیا تھا راہ کو طے	ردیف سرور کون و مکاں تھا	پس پشت نبی بیٹھا رواں تھا
بتقریب بیاں کرتا تھا اظہار	امیہ نام شاعر کے کچھ اشعار	غرض جبتک کہ چپ رہتا تھا وہاں	تو فرماتے تھے حضرت اور بھی ہاں
بحکم سید کونین صد بار	اسی صورت پڑھا جاتا تھا اشعار	بلا کی خاطر سردار عالم	پڑھے تھے ایک سو اشعار ہیں
غرض میں پڑھ چکا جب سو قیت اشعار	تو فرمایا یہ مجھ سے آنحضر کر	کہ شاں شعر سے ہی یہ نمایاں	نزدیک یہ امیہ ہو مسلماں

ح عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یؤید حسان بروح القدس ما ینافح او یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جناب عائشہ کرتی ہیں ظاہر	کہ تھا حسان نامی وہ جو شاعر	جناب مصطفے کا مدح خواں تھا	مدیح خاتم پیغمبراں تھا
تو اسکے واسطے مسجد کے اندر	رسول اللہ رکھدیتے تھے منبر	کھڑا ہوکر وہ اس منبر پہ ہر دم	بیاں کرتا تھا وصف فخر عالم
وہ کفار کی کرتا مذمت	کہ تھے وہ دشمن ختم نبوت	رسول اللہ فرماتے تھے ایسا	کہ ہے حسان جو ثابت کا
تو اسکے واسطے باری تعالے	بجبریل امیں امداد کرتا	وہ مدحیں [illegible]	مقرر اس پہ تائید ملک

یہ کی اُس دوسری عورت نے گفتار	کہ کر سکتی نہیں کچھ حال اظہار	مرے شوہر کا ایسا کچھ بیاں ہے	کہ جسکے وصف میں قاصر زباں ہے
مجھے یہ خوف ہے گر کچھ کہوں میں	تو اُسکے راز پنہاں کھول دوں میں	نہایت دور میرا ماجرا ہے	یہاں خاموش ہی رہنا بھلا ہے

قالت الثالثة زوجي العشنق إن أنطق أطلق وإن أسكت أعلق

کہی اُس تیسری نے یہ حکایت	کہ میرا مرد ہے بدخو نہایت	کہوں کیا کچھ کہا جاتا نہیں ہے	مگر چپ بھی رہا جاتا نہیں ہے
زباں گر سامنے اُسکے ہلاؤں	طلاق بائنہ فی الفور پاؤں	وگر خاموش بیٹھوں صبر کر کے	تو کیڑا دو کہ نہ زندی پیٹ بھر کے

قالت الرابعة زوجي كليل تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة

کہا اُس عورتِ چارم نے یہ حال	کہ میں خاوند سے ہوں فارغ البال	وہ ہے اس طرز و اس انداز کا سات	اُسے گویا تہامہ کی کہوں رات
	نہ گرمی اُس میں نہ سردی بھری ہے	ملال و بیم سے صافی بری ہے	

قالت الخامسة زوجي إن دخل فهد وإن خرج أسد ولا يسأل عما عهد

کہی اُس پانچویں عورت نے یہ بات	کہ ہے خاوند کی سیرت اوقات	کہ آتا ہے اگر وہ گھر کے اندر	تو سوتا ہے بشکل یوزا اکثر
نکلتا ہے اگر وہ گھر سے باہر	تو شکل شیر بنتا ہے دلاور	نہیں ہے تا کسی حالت کا پرساں	خیال جہد سے نہ فکر بچیاں!

قالت السادسة زوجي إن أكل لف وإن شرب استف وإن اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم

چھٹی عورت کا یہ ہے ماجرا	کہوں کیا ماجرا میں بتاتی ہے	کہا اُس نے کہ میرا زوج عیار	وہ ایسا خود غرض ہے اور خودکار
کہ اُسکے سامنے آدمی جو کھانا	سبھی کھاوے نہ چھوڑے ایک دانا	اگر پینے کی کوئی چیز پاوے	وہ لاجرعہ میں دم میں چڑھا دے
اگر سووے تو ہے یہ عالم خواب	وہ کپڑے کو لپیٹے بشکل گرداب	برو دوش و سر و گردن چھپائے	نہ پھر وہ ہاتھ کو باہر نکالے
	نہ پوچھے حال زوجہ کا وہ زنہار	نہ اُسکے رنج و راحت سے سروکار	

قالت السابعة زوجي عياياء أو غياياء طباقاء كل داء له داء شجك أو فلك أو جمع كلا لك

اب ساتویں نے وصفِ شوہر	کیا ظاہر کہ ہے درماندہ مضطر	نہایت ناتوان سستی بھرا ہے	کہوں کیا ہائے خاموشی کی جا
وہ تاریکی میں ہے گمراہِ مطلق	بہنگام سخن درماندہ احمق	کوئی درد و الم ایسا نہیں ہے	کہ میری روح میں پیدا نہیں
مجسم درد ہی رنجور تن ہے	گرفتار غم و رنج و محن ہے	بایں اطوار رکھتا ہے یہ بدخو	اگر ہاتھ آوے تو توڑے تیرے سر
	فقط سر کیا وہ ہے بے مہر ایسا	کوئی ثابت نہ چھوڑے عضو تن کا	

قالت الثامنة زوجي المس مس أرنب والريح ريح زرنب

زنِ ہشتم بیان کرنے لگی صاف	کہ میرا زوج ہے گلزار اوصاف	کہوں کیا اُس کی رعنائی کا عالم	عجوبہ حسن و زیبائی کا عا

وہ اس کی تو ہو خوش تر سے گر پلہ کو ہوچ بی کا اس کی حال کیا کیا

قالتِ التاسعۃ زوجی رفیعُ العمادِ عظیمُ الرمادِ طویلُ النجادِ قریبُ البیتِ من النادِ

نویں جو وہ تھی یہ قصہ سنا	کہ میرا زوج ہے ایوان والا	بلند و مرتفع اس کا ستون ہے	محل اس کا برفعت بے ستون ہے
یہ بخت و پر کا عالم اس کی یہاں ہے	کہ خاکستر کا انبار گراں ہے	وہ قد آور جوانِ خوش لقا ہے	نہایت اس کا لمبا پرتلا ہے
عمارت اس نے یہ ایسی اٹھائی	کہ ہر لوگوں کے وہاں اکثر سمائی		

قالتِ العاشرۃ زوجی مالکٌ وما مالکٌ مالکٌ خیرٌ من ذلک لہٗ ابلٌ کثیراتُ المبارکِ قلیلاتُ المسارحِ اذا سمعن صوتَ المزہرِ ایقنَّ انہنَّ ہوالکُ

وہاں دسویں کی باری جبکہ آئی	لگی خاوند کی کرنے بڑائی	کہ کیا اچھا مرا مالک کا دم ہے	وہ مالک مالکِ خیر و کرم ہے
بیاں کیا کیجئے اونٹوں کی کثرت	کہ رکھتا ہے وہ بے حد و نہایت	کچھ ایسی کثرتِ جنسِ شتر ہے	کہ صحرا اور جنگل ان سے پر ہے
انہیں ملکار ہے اتنی خس و گاہ	کہ ہے بس تنگ میدان چراگاہ	یہ ہے معمول اس عالی ہمم کا	کہ جس ہنگام ہے مہمان آتا
تو اس مہمان کی خاطر و تواضع	وہیں مذبوح کرتا ہے شتر کو	غرض ان اونٹوں کا یہ عالم ہوا ہے	کہ جب انکو شتربان ہانکتا ہے
تو وہ جب شبان کی سنکے آوازنا	سمجھ لیتی ہیں اپنے دل میں یہ راز	کہ آیا ہے کوئی مہمان مسافر	کہ ہونگی ذبح ہم کو اس کی خاطر

قالتِ الحادیۃ عشرۃ زوجی ابو زرعٍ وما ابو زرعٍ اناس من حلیٍّ اذنیَّ وملأ من شحمٍ عضدیَّ وبجّحنی فبجحت الیَّ نفسی وجدنی فی اہلِ غُنیمۃٍ بشقٍّ فجعلنی فی اہلِ صہیلٍ واطیطٍ ودائسٍ ومُنقٍّ فعندہٗ اقولُ فلا اُقبَّحُ وارقدُ فاتصبّحُ واشربُ فاتقمّحُ امُّ ابی زرعٍ فما امُّ ابی زرعٍ عکومُہا رداحٌ وبیتُہا فساحٌ ابنُ ابی زرعٍ فما ابنُ ابی زرعٍ مضجعُہٗ کمسلِّ شطبۃٍ وتشبعُہٗ ذراعُ الجفرۃِ بنتُ ابی زرعٍ فما بنتُ ابی زرعٍ طوعُ ابیہا وطوعُ امِّہا وملءُ کسائہا وغیظُ جارتہا جاریۃُ ابی زرعٍ فما جاریۃُ ابی زرعٍ لا تبثُّ حدیثنا تبثیثا ولا تنقثُ میرتنا تنقیثا ولا تملأُ بیتنا تعشیشا قالت خرجَ ابو زرعٍ والاوطابُ تمخضُ فلقی امرأۃً معہا ولدانِ لہا کالفہدینِ یلعبانِ من تحتِ خصرہا برمانتینِ فطلّقنی ونکحہا فنکحتُ بعدہٗ رجلاً سریاً رکبَ شریاً واخذَ خطیاً واراحَ علیَّ نعماً ثریاً واعطانی من کلِّ رائحۃٍ زوجاً وقال کُلی امَّ زرعٍ ومیری اہلکِ فلو جمعتُ کلَّ شیءٍ اعطانیہِ ما بلغَ اصغرَ آنیۃِ ابی زرعٍ قالت عائشۃُ رضی اللہ عنہا فقال لی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنتُ لکِ کابی زرعٍ لامِّ زرعٍ ❖

کیا اس گیا روپی نے آخرکار رہ کہ ابو زرع وہ منعم و زردار	مرا وہ شوہر زینت فزا تھا	مری کانوں کو زیور سے بھرا تھا

دیا اس طرح کا آرام مجھکو
کہ آئی نہ کبھی پر دو نو بازو

رکھا اس نے مجھے خوشحال شاداں
رہی آرام و راحت سے مری جاں

بیاں میں کیا کروں اپنا نسب کا
ہوئی تھی بکریوں والوں میں پیدا

کہ تھے وہ لوگ انتہا بے بضاعت
گزر کرتے تھے باتنگی و عسرت

مجھے وہاں سے یہ اپنے گھر میں لایا
عروج نشۂ دولت دکھایا

یہاں حاصل ہوئی یہ سرفرازی
سنی بانگ شتر آواز تازی

سبھی خیل و حشم دیکھا مہیا
بہت غلہ کا یہاں انبار پایا

ہوئی ایسی یہاں توقیر حاصل
رہی باقی نہ کوئی حسرت دل

سحر تک بے ملال و بے کدورت
بعین عیش کرتے استراحت

مجھے جس وقت ہوتی خواہش آب
تو آب سرد پیکر ہوتی سیراب

ابی زرع کی وہ جو ایک ماں تھی
وہ کیسی ماں بزرگ خاندان تھی

میسر تھا اسے سامان دولت
تمامی خانہ و ایوان بوسعت

ابی زرع کا کیا اچھا وہ بیٹا
نہایت نازنیں زیبا مصفا

وہ اس کی خوابگاہ بے کدورت
غلاف تیغ ہے گویا بصورت

وہاں وہ نازنیں آرام کرتا
مصفا تیغ کی صورت بدن تھا

خورش درکار ہے جس وقت اسکو
تو بزغالہ کا بس لے آئیں بازو

ابی زرع کی بیٹی مہ جبیں تھی
گہرہاں باپ کی فرماں بری تھی

وہ تھی فربہ عجب انداز کی سات
کہ جس کا رشک ہمسایہ کو دن رات

ابی زرع کی باندی گلبدن تھی
امین راز دار و بے غبن تھی

کہوں کیا اس سے آگے افسانہ
ابو زرع گیا بیرون خانہ

جہاں وہ کارخانہ شیر کا تھا
جدا کرتے تھے روغن اور اسکا

ہوا وارد وہاں جس وقت آکر
تو دیکھی ایک عورت ماہ پیکر

کہ دو بچے لیے وہ نازنیں تھی
نہایت نازک و زیبا حسیں تھی

وہ چیتے کی طرح کرتی تھی بازی
یہ تھی بچوں سے گرم دلنوازی

وہ اسکے جو انار تازہ تر تھے
وہ ان سے کھیلتے دونوں پسر تھے

غرض دیکھا جو بو زرع نے اسکو
ہوا بس عاشق ہر تار گیسو

اسے وہاں سے نکاح کر گھر میں لایا
خوشی سے بانوئے خانہ بنایا

مجھے گھر سے وہیں باہر نکالا
کہوں کیا سوت نے آکر نکالا

کیا پھر بعد اسکے میں نے شوہر
کہ وہ بھی اپنے گھر سے تھا تونگر

رئیس قوم تھا مرد سپاہی
لیے نیزے کو گھوڑے پر مباہی

مجھے وہ اپنے گھر جس وقت لایا
سبھی سامان دولت کا دکھایا

کیا اس شوہر ثانی نے حاضر
بزرگانہ شتر کو میری خاطر

سوا اسکے سبھی سامان دولت
عطا مجھ کو کیا اس نے بکثرت

کہا اے ام زرع اس کو آلے
یہ وقت عیش ہے کھا اور کھلا لے

کہوں کیا اس نے جو مجھ کو دیا ہے
اکٹھا کر دوں جو کچھ ملا ہے

ابو زرع کا تھا جو ظرف ادنا
یہ سب اسکے مقابل ہیچ تھا

جناب عائشہ با خوش بیانی
بیاں جب کر چکیں یہاں تک کہانی

کیا ارشاد ختم المرسلیں نے
جناب شافع روز پسیں نے

کہ ام زرع کا جو ماجرا ہے
ابی زرع نے جو اس کو دیا ہے

اسی صورت سے میں ہوں تیری خاطر
بہر صورت ہوں [illegible]

ہوئی لیکن جدائی ان میں پیدا
مگر میں ہوں تری صورت کا شیدا

مجھے تو ساتھ تیرے ہے نہایت
محبت ہے محبت ہے محبت

بابُ ما جاء فی صفۃ نوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ

كفه اليمنى تحت خده الأيمن وقال رب قني عذابك يوم تبعث عبادك

بیان خواب وصف نوم و ذکر استراحت میں | جناب سید ابرار کی یہ باب آیا ہے

کہا فرزند عازب نے کہ حضرت | بوقت عزم خواب استراحت | بجائے خوابگاہ پاک زیبا | سوا کرتے تھے تشریف فرما
کف دست یمین شاہ لولاک | رکھا کرتے تھے زیر عارض پاک | دعا اس طرح کرتے تھے اس دم | کہ اے پروردگار رب عالم
عذاب حشر سے مجھ کو بچا لے | قیامت کے تزلزل سے اماں دے

۲ عن حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال اللهم باسمك أموت وأحيا فإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وإليه النشور ...

حذیفہ سے ہوئی مروی روایت | کہ تھی پیر دو عالم کی عادت | کہ جب تشریف لاتے سوئے بستر | تو لاتے یہ دعا اپنی زباں پر
کہ تیرا نام لے کر یا الٰہی | بسوئے موت میں جاتا ہوں ہی | حیات و زندگانی بار دیگر | مجھے ہو نام سے تیرے میسر
غرض وہ جس گھڑی پھر جاگتے تھے | تو فوراً اس دعا کو آپ پڑھتے | کہ ہے شکر خداوند تعالے | کہ جس نے بعد مرنے کے جلایا
سبھوں کو اسکی جانب لوٹنا ہے | وہی بس مالک روز جزا ہے

۳ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه فنفث فيهما فقرأ فيهما قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم مسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يصنع ذلك ثلاث مرات

ہوا ثابت کلام عائشہ سے | کہ حضرت جس گھڑی بستر پہ آتے | تو بس دونوں کف دست مکرم | ملا کر آپ کر لیتے تھے باہم
وہ پڑھ کر قل ہو اللہ احد کو | پھر آگے کی بھی پڑھتے سورتیں دو | جو پڑھ چکتے تو انکو پھونک کر آپ | بس اپنے ہاتھ لاتے سوئے سر آپ
کف دست مبارک لیکے سر کو | ملاتے تھے تمامی دوش تک سے | جو تھا آگے کا اندام مبارک | بشکل سینہ و رخسار و تارک
پھراتے ہاتھ سارے بدن پر | سر وا سکے ہر عضو تن پر | کیا ایسا یا رسول حضرت | کہ کرتے اس عمل کو تین نوبت

۴ عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نام حتى نفخ وكان إذا نام نفخ فأتاه بلال فآذنه بالصلاة فقام وصلى ولم يتوضأ وفي الحديث قصة .

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا | کہ دیکھا ایکجا یہ حال دیکھا | کہ تھے مصروف خواب استراحت | رسول مصطفیٰ دریائے رحمت
مکانی کملی پاک سر تھی | کملی صاحب لولاک سر تھی | کہ تھا آپ کے سونے کی انداز | لگے سو نیند میں آنے لگی آواز

پھر آکے وہاں بلال باصفا نے — اذاں دی خادم خیر الوریٰ نے — اٹھے حضرت موذن کی اذاں سے — نماز کو کر پڑھی اخلاص جاں سے

اگرچہ آپ سوکر سے اٹھے تھے — وضو لیکن نہ فرمایا نبی نے — کہ یہ ہی خاصہ خیر الوریٰ تھا — وضو کا نہ تھا سونے سے جاتا

روایت ہے یہ طول حال کی سات — مگر آئی بیاں اجمال کی سات

۵ ح عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ

بیاں کرتا ہے یہ احوال ثابت — کہ مجھکو انس سے حال ثابت — کہ جب ختم رسل محبوب وہاب — ادھر آتے سونے کو جانب خواب

تو باطرز سپاس و حمد باری — کیا کرتے تھے یوں نعمت شماری — کہ وہ خلاق شایان ثنا ہے — کہ جس نے کھلانے پینے کو دیا ہے

دیے مشکل کشا ہر مشکلوں کا — وہی دنیا ہے سونے کے لیے جا — ہماری واسطے مسکن دیا ہے — ہمیں آرام و راحت سے رکھا ہے

بہت مخلوق ہیں دنیا میں ایسی — کہ ہے جائے سکونت کو ترستی — بہت ایسے بھی دنیا میں ہیں مشہور — کہ وہ حیراں پریشاں ہیں سراسر

غرض یہ ہے کہ ہم پہ رب عزت — کیا کرتا ہے کیا انعام و رحمت

۶ ح عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ

بیاں کرتا ہے ایسا ابو قتادہ — کہ تھا آپ کا عزم دلداد — کہ جو ہنگام شب لیتے آرام — تو تھا اس طرح کے آرام کا کام

ہتھیلی ہاتھ سیدھی کو اٹھا کے — تلے وہ کنپٹی سیدھی کر رکھتے — کبھی ایسا اگر انھیں ہوتا تھا مطلب — کہ کرتے نوم حضرت آخر شب

تو سوتے اس طرح خیر البشر تھے — کہ رکھتے وہ ہتھیلی زیر سر تھے — ولیکن ساعد دست کرم — کھڑے کرتے رسول اللہ ہر دم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِبَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان عبادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں [illegible] حدیثیں ہیں

۱ ح عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

کسے طاقت اٹھائے سختیاں راہ عبادت کی — رسول اللہ کا حوصلہ سختی اٹھاتا ہے

نماز مصطفائی کی حقیقت — ہوئی قول مغیرہ سے روایت — کہ تھی ایسی نماز اشرف الناس — کہ دونوں پاؤں پر آگئے تھے آماس

بہنگام قیام ایسی مشقت — اٹھائی تھی کہ سوجے پائے حضرت — کہا لوگوں نے حضرت مصطفے سے — کہ ہیں کیوں آپ شدت اٹھاتے

قصوروں و آخر تمہارے — خدا پاک نے بخشے ہیں سارے — کہا حضرت نے لوگوں کو یہ اظہار — ادا کیونکر نہ کیجے شکر غفار

وہ منعم جس نے نعمت عطا کی — انہی کی شکر میں محنت ادا کی

۲ عن الاسود بن يزيد قال سألت عائشة عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت كان ينام اول الليل ثم يقوم فاذا كان من السحر اوتر ثم اتى فراشه فان كانت له حاجة الم باهله فاذا سمع الاذان وثب فان كان جنبا افاض عليه من الماء والا توضأ وخرج الى الصلوة

روایت اسود راوی سے آئی | کہ اس نے عائشہ سے التجا کی | کہ حضرت کی نماز شب سے مجکو | مفصل اور مشرح خبر
انہوں نے یہ کیا اظہار مطلب | کہ سو رہتے تھے حضرت اول شب | مگر پھر خواب سے اٹھتے تھے اس دم | رہا کرتی تھی جب دم سحر کم
تو وتر اس ہنگام پڑھ کے | تھے اپنے بستر اطہر پہ آتے | اگر حاجت انہیں ہوتی تھی لاحق | تو ہوتی اہل خانہ سے موافق
پھر اسکے بعد جب سنتے اذاں کو | تو کرتے غسل یا اعمال نیکو | نہ ہوتی تھی اگر غسل کی بات | لحرے غسل اس ہنگام اوقات
وضو ہی کرکے وہ باہر کو آتے | ادا کرتے نماز صبح کو تھے

۳ عن ابن عباس انه اخبره انه بات عند ميمونة وهى خالته قال فاضطجعت فى عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا انتصف الليل او قبله بقليل او بعده فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يمسح النوم عن وجهه ثم قرأ العشر الآيات الخواتيم من سورة آل عمران ثم قام الى شن معلق فتوضأ منها فاحسن الوضوء ثم قام يصلى قال عبد الله بن عباس فقمت الى جنبه فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده اليمنى على راسى ثم اخذ باذنى اليمنى ففتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين قال معن ست مرات ثم اوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح

بیاں عباس کا بیٹا یہ راوی | بیاں یہ حال سے اس نے خبر دی | کہ میمونہ میری خالہ سگی تھی | کہ تھیں وہ زوجہ والا نبی کی
رہا میں ایک شب جا کے گھر تھا | تو یہ احوال وہاں اس رات گذرا | کہ جب آرام کا ہنگام آیا | مجھے عرض وسادہ پہ سلایا
کیا حضرت نے سونے کا ارادہ | تو سوئے آپ بر طول وسادہ | یا تنگ استراحت آپ نے کی | کہ پوری ہو گئی اس رات آدھی
و یا اس دم قریب نصف تھی | و یا کچھ ڈھل گئی تھی نصف بھی | غرض جاگے شہ لولاک اس دم | ملا ہاتھوں کو بر روئے مکرم
اثر یہ خواب کا باقی رہا تھا | اسے روئے مبارک سے اٹھایا | پھر اسکے بعد با احسان تکیا | لگے پڑھنے وہ ان دس آیتوں کو

ان فى خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآيات لاولى الالباب الى آخره

ہوئی ختم جب باحسن قرأت | تو اک مشک کی جانب بڑھے | لیا مشک معلق کو کہ لٹکا تھا | کیا اس سے وضو باحسن آداب

نماز شب لگے پڑھنے پھر اٹھ کر	پھر اس میں بھی ہوا تنگی برابر	سوئے دست چپ میں گو کھڑا تھا	تو سیدھا ہاتھ میرے سر پہ رکھا
وہ میری کان دہنے کو پکڑ کے	مجھے سیدھی طرف فی الحال لائے	ہوئے پھر آپ مصروف عبادت	ادا کرتے رہے دو دو ہی رکعت
دوگانہ وہ چھ بار اس طرح پڑھ کے	لگے پھر وتر بھی پڑھنے برابر	پھر اس کے بعد سوئے آپ حضرت	یہاں تک آپ نے کی استراحت
کہ ہنگام سحر نزدیک تھا	مؤذن بھی اذاں دینے کو آیا	اٹھے سنکر اذاں فی الحال حضرت	ادا کی جلد ہلکی سی دو رکعت
پڑھی جب وہ دوگانہ	ہوئے پھر جانب مسجد روانہ	وہاں پھر آکے محبوب الٰہی	لگے پڑھنے نماز صبحگاہی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

کیا عباس کے بیٹے نے مذکور	کہ تھا یہ آپکا معمول و دستور	کہ شب کو سوکے جب اٹھتے تھے حضرت	پڑھا کرتے تھے وہ تیرہ ہی رکعت

ح عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً

بیاں کی عائشہ نے یہ روایت	کہ تھی حضرت نبی کی یہ بھی عادت	کہ سو جاتے اگر وہ ہو کے بیتاب	دیا آنکھوں میں ہوتا غلبۂ خواب
تو پڑھتے تھے کہ تہجد کو نہ اس شب	مگر دن کو ادا کرتے یہ مطلب	وہ بارہ رکعتیں پڑھتے تھے دن کو	تہجد کو ادا کرتے تھے دن کو

ح عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ ...

بیاں بوہریرہ سے عیاں ہے	کہ یہ ارشاد ختم مرسلاں ہے	کہ جو کوئی تہجد کو کھڑا ہو	تو بس یہ بات بھی لازم ہے اسکو
کہ اول تو پڑھے اٹھکر دو رکعت	ادا کر لے بآسانی و سرعت	کہ ہیں یعنی یہ آداب تہجد	کلید فتح باب تہجد

ح عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ اَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا
دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً

یہاں اب زید راوی کا بیاں ہے	وہ اپنے حال کو کرتا عیاں ہے	کہ یہ شہرہ جو منظور جس دم	کہ دیکھوں میں نماز فخر عالم
تو میں نے عتبۂ سردار عشر	بشوق دل بنایا تکیہ سر	دیا خیمہ جناب مصطفیٰ کا	سر مشتاق کا تکیہ بنایا
غرض پڑھنے لگے جب وقت حضرت	نماز شب تو دیکھی یہ حقیقت	کہ پہلے پڑھ کے دو رکعت برو	طوالت پر نظر پھر آپ نے کی
لگے پڑھنے پھر ایسی وہ دو رکعت	کہ تھی جس میں طوالت بے نہایت	سوم بارہ پڑھا پھر جو دوگانا	تو وہ اس دوسری سے مختصر تھا
چہارم بار یا تجدید نیت	ہوئے مشغول پھر بہر دو رکعت	تو اس میں کی کمی بار سوم سے	جناب سرور دنیا و دیں نے

غرض جب پانچویں نیت باندھا | چہارم کی بردوی تھا گزارا | چھٹی نیت پھر اسکے بعد کی تھی | وہاں سب سے آسانی پڑھی تھی
نماز وتر کو آخر پڑھا تھا | غرض اس رات کا پہرا جو اتنا | تو ثابت مجھ میں سے گیا جب | پڑھیں حضرت نے تیرہ رکعتیں سب

عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا لَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ابی سلمہ نے پوچھا عائشہ سے | کہ کیا حال ہاں محبوب خدا نے | کہ روزوں کے مہینے میں ہمیشہ | نماز شب پڑھا کرتے تھے کیونکر
کہا اُس سے ام مومنین نے | جناب زوجہ سردار دین نے | کہ ای سائل نماز شب میں حضرت | کی بیشی کی رکعتیں تھی نہ عادت
ہوا کرتا تھا رمضاں کا مہینا | و یا اسکے سوا ہوتا مہینا | پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت | تو اُن گیارہ کی تھی ایسی حقیقت
کہ اول چار رکعت تھے پڑھتے | رسول اللہ جس حسن ادب سے | نہ پوچھ اب مجھ سے انکو حسن کی بات | کہ تھیں کیسی وہ حسن طول کی سات
پھر اسکے بعد بھی وہ چار رکعت | پڑھا کرتے تھے با حسن طوالت | کہا جاتا نہیں مت تو پوچھا صلا | کہ تھا کیا حال چاروں رکعتوں کا
پڑھا کرتے تھے پھر وہ تین رکعت | نماز وتر تھے جس سے عبادت | غرض میں نے کہی یہ بات انسے | کہ سوتے ہو تم وتروں سے پہلے
کہا ای عائشہ یہ ہے سبب کیا | میرا دل خواب میں بھی جاگتا ہے | اگرچہ آنکھ میں نیند کی ہو | لیکن میرے دل کو آگہی ہے

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ

جناب عائشہ کرتی بیاں ہیں | انہیں کے بیاں میں دُرفشاں ہیں | کہ تھی تحقیق یہ حضرت کی عادت | پڑھا کرتے تھے وہ گیارہ ہی رکعت
توان گیارہ کی تھی تفریق ایسی | کہ ان میں ایک رکعت وتر کی تھی | فراغت آپ جب پڑھنے سے ہوتے | تو اپنی داہنی کروٹ پہ سوتے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَکَعَاتٍ

بیاں یہ عائشہ کا اجلی ہے | خلاف قول سابق بیگماں ہے | کہ تھی ختم رسالت کی یہ عادت | پڑھا کرتے تہجد نو ہی رکعت

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ اَنَّہٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ذُو الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْبَقَرَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَکَانَ رُکُوْعُہٗ نَحْوًا مِنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَانَ قِیَامُہٗ نَحْوًا مِنْ

رُکُوعِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَکَانَ سُجُوْدُہٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِہٖ وَکَانَ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَکَانَ مَابَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنَ السُّجُوْدِ وَکَانَ یَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ حَتّٰی قَرَاَ الْبَقَرَۃَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَآئِدَۃَ اَوِالْاَنْعَامَ

حذیفہ نے یہ بات تھی جو کسی رات | نماز شب رسول اللہ کے ساتھ
کہا جب آپ نے اللہ اکبر | تو وہ کرتا ہے ظاہر صورت حال
کہ دیکھے آپ کی میں نے یہ افعال
تو اسکو بھی لگے پڑھنے برابر

ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَۃِ

پڑھا پھر آپ نے الحمد پڑھ کر | بقر کو ابتدا سے تا آخر
سنو حال رکوع مصطفائی | سہ پارہ جس میں یہ تسبیح کی تھی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

پھر اسکو بعد جب سر کو اٹھایا | باندازِ رکوع قومہ کیا تھا
بوقت قومہ شایان اسرار | زبان پاک تھی اس طرح گویا

لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ

پھر اسکے بعد جو سجدہ میں آئے | رہے اور دیر تک سر کو جھکائے
بیاں کرتے رہے عظمت خدا کی | ستائش کی جناب کبریا کی

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

غرض سجدہ سے جب سر کو اٹھایا | کیا واں بھی توقف سجدہ کا
پڑھا مابین سجدوں اس دعا کو | کہ یارب بخش دے میری خطا کو

رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

رسول اللہ نے یہ سورتیں چار | پڑھیں تھیں چار رکعت میں لگاتار
بادا کی نماز چار رکعت | رہے اس طرح سے مشغول حضرت
کہ اس کو شک بیاں پیدا ہوا تھا
بقرہ اول پڑھی پھر آل عمران | نسا کو بعد تھی وہ مائدہ خواں
ولیکن سورۂ انعام کا نام | لیا راوی نے بہر رفع ابہام
کر جانے مائدہ انعام لایا

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | کہ یعنی ایک شب تا یابان حجت
کیا تھا ایک ہی آیت کو تکرار
رہے مشغول یوں یاد خدا میں | عبادت کی جناب کبریا میں
یہ آیت رات بھر پڑھتے رہے تھے

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ لَیْلَۃً مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ قَآئِمًا حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْٓءٍ قِیْلَ لَہٗ وَمَا هَمَمْتَ بِہٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَدَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ عبداللہ ہے مرد صحابی | حقیقت یوں اس نے بیاں کی | کہ میں جا ایک شب حضرت نبی کا | ہے ہنگام تہجد مقتدی تھا
یہاں تک آپ نے کی تھی درازی | کہ آئی تھی مرے جی میں برائی | کہا لوگوں نے کیا حوال سن کر | کہ تو اپنی برائی کو بیاں کر
کہا اس نے کہ حضرت خلد مرید | کہ جب محبوب حق حضرت محمد | ہوئے مصروف و مشغول عبادت | رہے محو قیام بالطوالت
تو اس دم میرے دل میں سمائی | کہ اب بس کیجئے اس سے جدائی | نبی کو چھوڑ کر میں بیٹھ جاؤں | نہ تکلیف جماعت اب اٹھاؤں

۱۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَةً قَامَ فَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِکَ

کہا یہ عائشہ نے اور یہ حال | کہ تھا حضرت نبی کا یہی احوال | وہ پڑھتے تھے نماز اس طرح پر بھی | ادا کرتے قراءت بیٹھ کر بھی
مگر تھیں جس دم آیتیں تیس | وہ باقی رہا کرتیں یا چالیس | کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے حضرت | ان آیات کو تا اتمام رکعت
رکوع و سجدہ کر لیتے تھے جس دم | تو پڑھتے دوسری رکعت بھی باہم | وہ اس میں بھی کیا کرتے تھے ایسا | کیا تھا رکعت اول میں جیسا

۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِہٖ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ لَیْلًا طَوِیْلًا قَائِمًا وَلَیْلًا طَوِیْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَھُوَ جَالِسٌ رَکَعَ وَسَجَدَ وَھُوَ جَالِسٌ

یہ عبداللہ ہے راوی خبر کا | جناب عائشہ سے اس نے پوچھا | کہ شاہ دین قسیم حوض کوثر | نوافل کو ادا کرتے تھے کیونکر
کہی مسئول نے سائل سے یہ بات | کہ کرتے تھے ادا تو کبھی یوں قائما | انہیں تھی مستحب یہ بات حاصل | کھڑے ہو کر پڑھا کرتے نوافل
رکوع میں پشت بالا کو جھکاتے | جو ہو جاتی تھی سجدہ سے فراغت | تو ہوتے بس کھڑے فی الفور حضرت | کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا
کبھی طرز دگر ان کا چلن تھا | نوافل میں کھڑے ہوتے نہ اصلا | قراءت بھی وہ پڑھتے بیٹھ کر تھی | رکوع و سجدہ بھی کرتے تھے بیٹھے

۱۶ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ سُبْحَتِہٖ قَاعِدًا وَیَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ وَیُرَتِّلُھَا حَتّٰی تَکُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْھَا

یہ حفصہ زوجہ خیر البشر ہیں | بیاں کرتی روایت معتبر ہیں | کہ یہی تھی نبی کی یہی عادت | کہ پڑھتے بیٹھ کر نفلی قراءت
بجا لاتے تھے وہ آیات ترتیل | بترتیل حدوث و حسن اکمال | بہ تعدیل و بترتیل و مخارج | ادا کرتے قراءت کے مدارج
غرض اس طرح پڑھتے تھے جو سورت | تو ہو جاتی عیاں اس میں طوالت | جو اس سورت سے بھی سورت بڑی تھی | وہ اس کے سامنے چھوٹی سی ہوتی

۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی

كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔

بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت	کہ جب نزدیک تھے ایام رحلت	تو آن روز شفیع روز محشر	نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے اکثر

۲۸ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ ۔

کہا نافع سے یہ ابن عمر نے	کہ میں نے ساتھ ختم المرسلیں کے	پڑھی تھی ظہر کی پہلے دو رکعت	پڑھی پھر ظہر کے پیچھے دو رکعت
پس مغرب دو رکعت مصطفیٰ نے	پڑھی تھی گھر میں آ خیر الوریٰ نے	نماز فرض پڑھ کے بھی عشا کی	دو رکعت آپ نے گھر میں ادا کی

۲۹ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِيْ قَالَ اَيُّوْبُ اُرَاهُ قَالَ خَفِيْفَتَيْنِ ۔

ہوا حفصہ سے یہ مذکور منقول	کہ تھا یہ آپ کا دستور و معمول	کہ ہنگام ظہور صبح حضرت	بزودی تھے پڑھا کرتے دو رکعت
موذن تھا اذاں جس وقت دیتا			یہ اس ہنگام شیوہ آپ کا تھا

۳۰ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ قَالَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْنَا مَنْ اَطَاقَ مِنَّا ذٰلِكَ صَلّٰى فَقَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ

یہ عاصم نام ہے ضمرہ کا بیٹا	علی مرتضیٰ سے اس نے پوچھا	کہ کچھ حال نماز روز حضرت	مجھے بتلائے شاہ ولایت
کہ دن میں وہ بجا لاتے نوافل	رہا کرتے تھے کس کس وقت شاغل	کہا اس کو جناب بوالحسن نے	علی مرتضیٰ خیبر شکن نے
کہ تم میں سے نہیں طاقت کسی کو	ادا جو کر سکے فعل نبی کو	کہا عاصم نے یہ سب کچھ بجا ہے	کروں کیا مرے یہ مدعا ہے
کہ گر ہم میں سے ہو طاقت کسی کو	بجا لاوے وہ افعال نبی کو	کہا تب اس سے یہ حضرت علی نے	کہ جس ہنگام میں سورج نکل کے
بلند ہوتا ہے مشرق سے جو اتنا	کہ وقت عصر جب جاتا ہے جتنا	پڑھا کرتے تھے دو رکعت کو اُس دم	جناب سرور سردار عالم

پھر اسکے بعد جب خورشید چڑھے | وہ اتنا دور ہوتا تھا افق سے | کہ وقت ظہر مغرب سے ہے وہ | تو اسدم بھی جناب پاک مغفور

غرض یہ ہے کہ پڑھتے چار رکعت | نماز چاشت ہی جس سے عبارت | پھر اسکے بعد قبل ظہر حضرت | علاوہ اس سے پڑھتی چار رکعت

نماز ظہر پڑھ لیتے جس ہنگام | تو بعد ظہر دو رکعت سے تھا کام | تھے قبل عصر پڑھتے رکعتیں چار | جناب شاہ دیں سلطان ابرار

مگر پڑھتے تھے چاروں رکعتوں کو | جناب مصطفےٰ کر کر کے دو دو | دوگانہ پڑھ کے جو تسلیم فاصل | کیا کرتے جناب عرش منزل

فرشتے جو مقرب ہیں خدا کے | سلام انپر بھی حضرت بھیجتے تھے | تمامی انبیا اور ان کی امت | رہے بن داخل تسلیم حضرت

باب صلوٰۃ الضحیٰ

یہ باب ہے نماز چاشت میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عن معاذة قالت قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت نعم أربع ركعات ويزيد ما شاء الله

نماز چاشت کے احکام کو باب نوافل سے | لکھوں باہم ملا کر دل یہی رغبت دلاتا ہے

معاذہ نے یہ پوچھا عائشہ سے | نماز چاشت بھی حضرت پڑھتے تھے | بیاں کی عائشہ نے یہ حقیقت | پڑھا کرتے تھے حضرت چار رکعت

وہ پڑھ لیتے تھے اس سے بھی زیادہ | خدا کا جس قدر ہوتا ارادہ

۲ ح عن أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الضحى ست ركعات

انس سے اس طرح آئی روایت | چھ رکعت چاشت کی پڑھتے تھے حضرت

۳ ح عن أم هانئ قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل فسبح ثماني ركعات ما رأيته صلى صلاة قط أخف منها غير أنه كان يتم الركوع والسجود

زبان ام ہانی کا بیاں ہے | کہ اس احوال کو کرتی عیاں ہے | کہ روز فتح مکہ آپ آئے | مرے گھر خیر سے تشریف لائے

وہاں آکر نہا کے تن کو دھویا | پڑھا پھر آٹھ رکعت کو اسی جا | رکوع سجدہ کر کے جلد حضرت | بہ زودی ہو گئے پڑھ کے فراغت

۴ ح عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا أن يجيء من مغيبه

بیاں کرتا ہے عبد اللہ لیا | کہ میں نے عائشہ سے یہ کہا تھا | کہ پڑھتے تھے نماز چاشت حضرت | کہا اس نے نہ تھی یہ انکی عادت

کہ جب وہ سفر سے پھر کے آتے | بوقت چاشت گھر تشریف لاتے | تو پڑھ لیتے تھے ہاں اس وقت اکثر | نماز چاشت بھی حضرت پیمبر

۵ ح عن أبي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها

کہا ہے بوسعید باخبر نے
کیا کرتے تھے ہم آپس میں گفتار

کہ تھے حضرت نماز چاشت پڑھتے
نہ چھوڑیں گے کبھی اسکو زنہار
کہ ہم کرتے تھے یہ آپس میں چرچا

باندازِ دوام و طرزِ دائم
پھر اسکے بعد مخدوم دو عالم
کہ اب اسکو پڑھینگے وہ نہ اصلا

رہا کرتے تھے اس عادت پہ قائم
یہاں تک اسکو کرتے ترک باہم

(٦) عَنْ اَبِی اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُدْمِنُ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدْمِنُ ہٰذِہِ الْاَرْبَعَ الرَّکَعَاتِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتّٰی تُصَلَّی الظُّہْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَصْعَدَ لِی فِی تِلْکَ السَّاعَۃِ خَیْرٌ قُلْتُ اَفِی کُلِّہِنَّ قِرَاءَۃٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ ہَلْ فِیہِنَّ تَسْلِیمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا

ابو ایوب انصاری کی تقریر
کیا یہ عرض میں نے مصطفیٰ کو
کہا حضرت نے ہے یہ وقت ایسا
مجھے یہ بات ہے مرغوب
ابو ایوب انصاری نے پھر بھی
کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر

بعید اب یہاں سے تی ہے تحریر
کہ جب ڈھلتا ہے سورج آسمانکے
ہوا کرتے ہیں در افلاک وا
کہ میرا کوئی فعل احسن و خوب
رسول اللہ سے یہ بات پوچھی
کہ ان سب میں قرات ہے مقرر
کہا حضرت نے ہو اس جزا

کہ ہنگام زوال شمس حضرت
پڑھا کرتے ہیں حضرت کیوں چار
نہیں جبتک نماز ظہر پڑھتے
بسوئے آسمان جاوے زمیں سے
کہ پڑھتے آپ ہیں جو چار رکعت
ہوا پھر آپ سے اسکا بھی سائل
سلام ان چار میں ایک ہی بار

پڑھا کرتے ہمیشہ چار رکعت
ہمیشہ دائما اسوقت ہر بار
کھلے رہتے ہیں دروازے فلک کے
لے درگاہ رب العالمیں سے
پڑھا کرتے ہیں آپ ان میں قرات
کہ ہے انمیں بھلا تسلیم فاصل

(٧) عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّی قَبْلَ الظُّہْرِ اَرْبَعًا وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیہَا عِنْدَ الزَّوَالِ

علی مرتضیٰ کی تھی یہ عادت
کہ جس طرح ہو اسوقت ثابت

کہ قبل ظہر پڑھتے چار رکعت
اسی صورت [illegible] تھا مولا کا

کہا کرتے تھے وہ اسبات کو بھی
کہ باطول و درازی چار رکعت

کہ یہ عادت رسول اللہ کی تھی
پڑھا کرتے تھے قبل ظہر حضرت

(٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی بَیْتِی وَالصَّلٰوۃِ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرٰی مَا اَقْرَبَ بَیْتِی مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّیَ فِی بَیْتِی اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَکُونَ صَلٰوۃً مَکْتُوبَۃً

یہ عبد اللہ بیٹا سعد کا تھا
کہا حضرت نے تو یہ کہتا ہے

رسول اللہ سے آنے کہا تھا
کہ میرا گھر تو مسجد سے لگا ہے

کہ میں ہنگام آرائے نوافل
ولیکن مجھکو ہے محبوب یہ بات

رہوں گھر میں کہ ہو مسجد میں داخل
نوافل کو پڑھا جو جس اوقات

تو پڑھے اسکو اپنے گھر میں آکے | نماز فرض مسجد میں جا کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ بیان روزہ رکھنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں پندرہ حدیثیں ہیں

(۱) حٰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ

رہا جو کچھ روبہ آپ کا صوم نوافل میں | بتفصیل و بیاں یہاں ترمذی اسکو بتاتا ہے

جناب عائشہ سے یہ خبر ہے | بیان روزۂ خیر البشر ہے
کہ اکثر بیشتر صوم نوافل | رکھا کرتے تھے وہ بارغبت دل

رکھا کرتے تھے روزہ یہاں تک | کہ ہوتا تھا ہمیں ایسا تک شک
کہ وہ روزہ پہ روزہ ہی رکھینگے | نہ انکو اب کبھی کھائیں پئیں گے

پھر اسکے بعد جو کرتے تھے فطار | تو روزہ سے نہ تھا انکو سروکار
یہاں تک انکی روزہ چھوٹ جاتا | کہ ہمکو یہ ہوا کرتا گماں تھا

کہ اب صوم نوافل کا کبھی نام | نہ لیویں گے جناب نیک فرجام
حقیقت یہ تو اس سے علاوہ | کہ آئے جب سے وہ سوئے مدینہ

نہ حضرت نے رکھا پیہم برابر | مہینے بھر تلک روزہ مقرر
ولیکن روزۂ ماہ مبارک | مہینہ بھر تلک رکھتے تھے حضرت

(۲) حٰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نُرَى أَنْ لَا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نُرَى أَنَّهُ لَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

کیا مسئول سائل نے انس کو | کہ حال روزہ حضرت بتا تو
انس بولا یہ تھا انکا قرینہ | کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینہ

کہ جس میں صوم رکھتے یہاں تلک تھے | کہ دلمیں ہم کیا کرتے یہ شک تھے
کہ اب نہ چھوڑیں گے کبھی وہ | رکھینگے بس زیادہ اب کبھی تو

پھر اسکے بعد روزہ چھوڑ دیتے | نہ ہرگز صوم کا وہ نام لیتے
یہاں تک چھوڑتے صوم نوافل | کہ ہمکو یہ گماں ہوتا تھا کامل

کہ ہرگز آپ ہوویں گے نہ صائم | نہ حضرت ہونگے پھر روزہ سے قائم
ہو جسطرح حال صوم مذکور | ہو حال نماز شب بھی مسطور

کہ وہ راتوں کو رہتے سب بیدار | پڑھا کرتے نوافل کو بتکرار
اگر تو دیکھتا ہنگام شب میں | تو پاتا آپ کو طاعات رب میں

پھر اسکے بعد جو کرتا گزارا | تو انکو رات بھر سوتا ہی پاتا
غرض عادت جناب مصطفیٰ کی | باندازو طریق مختلف تھی

کبھی آرام وہ دیتے تھے تن کو | ریاضت میں کبھی رکھتے بدن کو

(۳) حٰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ

جیاں جو ام سلمہ کی زباں کا
کہ میں نے تو کبھی دیکھا نہ ایسا
مگر شعباں کو رمضاں سے ملا کر
کہ پیہم متصل دو دو مہینے
رکھا کرتے تھے وہ روزہ ہمیشہ
رکھا ہو صوم بھی حضرت نبی نے

۴ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ كُلَّهٗ

جناب عائشہ کہتی ہیں ایسا
کہ میں نے آپکو ایسا نہ دیکھا
مگر شعباں میں ختم رسالت
کہ وہ روزہ رکھا کرتے ہوں اکثر
رکھا کرتے تھے روزوں کو یکسر
کسی ایام میں پیہم برابر

۵ ح عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ہوئی منقول زر سے یہ روایت
یہ عادت آپکی ہر ماہ میں تھی
کہ عبد اللہ کہتا تھا کہ حضرت
ریاضت یوں خدا کی راہ میں تھی
رکھا کرتے تھے روزہ اول ماہ
بروز جمعہ بھی فرخندہ اوقات
یکم سے تا سوم با جان آگاہ
کیا کرتے تھے اکثر صوم کی بات

۶ ح عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

جناب عائشہ سے ہے روایت
بیاں کرتی ہیں وہ احوال حضرت
اسی صورت سے روزہ پیر کے روز
کہ روز پنجشنبہ ذات اطہر
رکھا کرتے تھے باحال دل افروز
رہا کرتے تھے روزہ دار اکثر

ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ

کلام بوہریرہ سے عیاں ہے
خداوند جہاں کے پاس دونوں
غرض میرے تئیں روزہ کا رکھنا
کہ ختم المرسلیں کا یہ بیاں ہے
حضور کبریا میں سب دکھاویں
پسند آتا ہے ان دونوں میں جیسا
تو ہے اپنے تئیں محبوب یہ بات
کہ ہوتا ہے عیاں جو پیر کا دن
بروز پنجشنبہ بھی مقرر
یہ ہے مقصود صوم و روزہ داری
کہ جاویں صوم بھی اعمال کیسات
تو اس دن ہیں سبھی اعمال گن گن
کریں اعمال حاضر پیش داور
کہ جب اعمال جاویں پیش باری

۸ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ

سنو یہ قول حضرت عائشہ کا
کہ وہ روزہ سے ہوتے تھے حضرت
کہ ام المومنیں کہتی ہیں ایسا
سنیچر اتوار اور پیر کے روز
کہ ہوتا تھا کوئی ایسا مہینا
کبھی حضرت رکھا کرتے تھے روزہ
کہ جسمیں آپکا تھا یہ قرینا
سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ

٩ ح عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم في شهر اكثر من صيامه في شعبان

بیان عائشہ یہ دوسرا ہے کیا مذکور ایسا ماجرا ہے کہ وہ شعبان میں روزہ بکثرت رکھا کرتے تھے باعین بصیرت
کسی ایام میں اس سے زیادہ نہ رکھتے تھے رسول اللہ روزہ

١٠ ح عن معاذة قالت قلت لعائشة رضی الله عنها اكان النبی صلى الله عليه وسلم يصوم ثلثة ايام من كل شهر قالت نعم قلت من ايه كان يصوم قالت كان لا يبالی من ايه صام

معاذہ عائشہ کے پاس آکے لگے کہنے یہ ام مومناں سے کہ یعنی تین روزے ہر مہینے رکھے بھی تھے بھلا حضرت نبی نے
کہا اس نے کہ ہاں ایسا ہوا ہے رسول اللہ نے یوں بھی کیا ہے معاذہ پھر لگے کہنے دوبارا کہ کیجے حال یہ بھی آشکارا
وہ کرتے ابتدا کس روز سے تھے رکھا کرتے تھے کن روزوں میں اکثر شروع ماہ سے یا اوسط ماہ و یا آخر میں کرتے صوم کی چاہ
کہا اس نے وہ اس دستور پر تھے بحال روزہ داری بے خطر تھے نہ مطلب کچھ انہیں تخصیص سے تھا رکھا روزہ غرض جس روز چاہا

١١ ح عن عائشة قالت كان عاشوراء يوما تصومه قريش فی الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما افترض رمضان كان رمضان هو الفريضة وترك عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه

ہوئی مروی روایت عائشہ سے سنا راوی نے حضرت عائشہ سے کہ روزہ ہے جو عاشورہ کے دن کا پسند آیا قریشی قوم کو تھا
غرض یہ ہے کہ وقت جاہلیت قریشی لوگ رکھتے تھے بکثرت رسول اللہ کا جب وقت آیا تو حضرت نے بھی اس روزہ کو رکھا
گئے مکہ سے جب سوئے مدینہ وہاں بھی آپ نے رکھا یہ روزہ کیا اصحاب کو بھی اس کا مامور کہ یہ روزہ رکھا کیجے بدستور
مگر جب روزہ ماہ مبارک ہوا ہم سب کے اوپر فرض بیشک تو روزہ روز عاشورہ کا چھوٹا مگر اب حکم یہاں وارد ہے ایسا
رکھے یہ صوم جسکے جی میں آئے نہیں خواہ جو اس روز کھاوے

١٢ ح عن علقمة قال سألت عائشة رضی الله عنها اكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخص من الايام شيئا قالت كان عمله ديمة وايكم يطيق ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يطيق

ہوا ثابت کلام علقمہ سے کہ وہ سائل ہوا تھا عائشہ سے کہ کوئی روز مخصوص عبادت کیا کرتے بھی تھے ختم رسالت
کہا مسئول نے سائل سے یہ بات کہ تھے وہ اس طریق راہ یکتا کیا کرتے تھے طاعات وہ ہی عبادت میں کئی اوقات ساری
بھلا تم میں ہے کس میں یہ طاقت کہ انکی طرح ہو مشغول عبادت

١٣ ح عن عائشة قالت دخل علی رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندی امرأة فقال

أَنَّ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے	کہ میرے یہاں رسول اللہ آئے	کوئی عورت جو بیٹھی تھی تو فرمایا	تو فرمانے لگے یوں اشرف الناس
کہ ہے یہ کون کچھ اسکا بیاں کر	مفصل حال کو اسکے عیاں کر	کہا میں نے یہ عورت زاہدہ ہے	غرض ایسی چلن کی عابدہ ہے
نہیں سوتی ہے یہ زنہار شب میں	سحر کرتی ہے شب کو یاد رب میں	کیا ارشاد حضرت نے یہ سنکر	کہ جو کہتا ہوں وہ لازم ہے تم پر
وہاں تک تم کرو طاعت عبادت	کہ یاد آپ میں طاعت کی ہمت	قسم کھاتا ہوں میں نام خدا کی	سنو تم بات یہ راہ صفا کی
نہیں لاتا ملالت رب عزت	تمہیں جبتک نہیں آتی ملالت	غرض یہ ہے کلام مصطفا کی	کہ کیا تنگ کچھ طاعت خدا کی
جہاں تک حوصلہ دلکا اٹھاوے	گراں باری نہ کچھ خاطر میں آوے	بیاں کی عائشہ نے یہ بھی حالت	کہ تھی حضرت کو اس طاعت سے الفت
	کہ جس طاعت میں عامل اس عمل کا	بطور دائمی شاغل ہو رہتا	

ح ١٤ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ

ابی صالح نے پوچھا تھا یہ جا کے	جناب ام سلمہ عائشہ سے	کہ مجھ کو اس عمل کا تم بتادو	کہ جو محبوب تھا محبوب رب کو
جناب ام سلمہ عائشہ بھی	ابی صالح سے بولیں بات یہ تھی	خوش آتا تھا نبی کو کام ایسا	ہمیشہ جسپہ ہو انسان رہتا
	بظاہر گرچہ چھوٹا سا عمل ہو	ولیکن دائما کرتا ہو اس کو	

ح ١٥ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهِ وَيَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً سُوْرَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

بیاں کی عوف نے اپنی حقیقت	کہ تھا ایک شب ہمراہ حضرت	جناب فخر انبیا نے	کیا مسواک کو اول وضو بھی
فراغت جو ہوئی جب کرکے مسواک	وضو بھی کرکے شایان لولاک	کھڑے بس ہوگئے عین تمکین	لگے پڑھنے نماز اسلام شد دین
اٹھا میں بھی جناب پاک کے ساتھ	جناب صاحب لولاک کے ساتھ	نماز احمدی کا حال ظاہر	بیاں کرتا ہوں ہو جو طبع ماہر
کہ فارغ آپ الحمد سے ہو	کیا آغاز پھر سورہ بقر کو	کہوں کیا آپکا طرز قراءت	کہ آتی تھی جہاں رحمت کی آیت

پھر جاتے تھے اُنہیں پڑھتے پڑھتے ۔ طلب کرتے تھے رحمت کو خدا سے ۔ کوئی ایسی اگر آتی تھی آیت ۔ عذاب حق کی تھی جسمیں حقیقت
ٹھہر جاتے وہاں بھی پڑھتے پڑھتے ۔ پناہ حق تعالیٰ مانگتے تھے ۔ رکوع سید و سلطان ابرار ۔ قیام پاک سے کم تھا نہ زنہار
غرض اسدم جھکائی پشت والا ۔ رہے حضرت بایں الفاظ گویا

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ

پھر اسکے بعد جب سجدہ میں آئے ۔ رہے وہ دیر تک سر کو جھکائے ۔ تو اسدم بھی حضور رب باری ۔ زباں پر یہ رہی تسبیح جاری

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ

اُٹھے سجدوں سے فارغ جب ہوئے تو ۔ پڑھی پھر دوسری رکعت ابرار ۔ پڑھی واں آل عمران کی قرأت ۔ پڑھی پھر تیسری میں اور سورت
چہارم جس گھڑی رکعت ادا کی ۔ تو اسمیں اور ہی سورت ادا کی

بَابُ مَا جَاءَ فِی قِرَاءَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں ۱۲

۱ ح عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ قِرَاءَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ہِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَۃً مُفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا

قرأت میں رسول اللہ کی حافظ ابو عیسیٰ ۔ بتصریح بیاں کیا ۔ کیا حدیثیں اب سُناتا ہے
جناب ام سلمہ نے کہا ہے ۔ کہ یوں قرآن حضرت نے پڑھا ہے ۔ قرأت کا یہ آپکی ماجرا تھا ۔ کہ اک اک ایک حرف اس میں جدا تھا

۲ ح عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ کَیْفَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَدًّا

قتادہ نے انس سے آکے پوچھا ۔ کہ یہ حال مفصل مجھ کو بتلا ۔ کہ فخر انبیا ختم رسالت ۔ ادا کس طرح کرتے تھے قرأت
انس بولا کہ تھی اس طور کی بات ۔ پڑھا کرتے تھے حضرت کھینچ کر بات

۳ ح عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ وَکَانَ یَقْرَأُ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ

جناب ام سلمہ سے روایت ۔ ہوئی وارد باحوال قرأت ۔ بیاں کرتی ہیں حال شرع آئین ۔ کہ قرآں یوں پڑھا کرتے تھے شہ دین
یہ دیکھا انکا انداز قرأت ۔ پڑھا کرتے جدا ایک ایک آیت

۴ ح عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَنْ قِرَاءَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکَانَ یُسِرُّ بِالْقِرَاءَۃِ اَمْ یَجْہَرُ قَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ قَدْ کَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَہَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً

کہا سائل نے حضرت عائشہ کو ۔ کہ اب مجھ کو کرو آگاہ سمجھی ۔ کہ پڑھتے تھے آپ کیسی قرأت ۔ بلندی یا کہ پستی کی قرأت

کہی بس عائشہ نے اُس نے یہ بات | کہ پڑھتے آپ کس طور سے تھے | کبھی پڑھنے میں وہ اسرار کرتے | کبھی آواز کو اظہار کرتے
غرض طرز بلندی اور پستی | قبول خاطر خیر الورا تھی | کہا سائل نے حمد کبریا ہے | کہ امر دین میں گنجائش کیا ہے

ح ۵ عن ام هانئ قالت كنت اسمع قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل وانا على عريشي

یہاں راوی ہوئی ہیں ام ہانی | بیاں کرتی ہیں باشیریں زبانی | کہ میں نے آپ کا پڑھنا سنا ہے | قرات سے جو قرآں کو پڑھا ہے
بوقت شب جو کرتے تھے تلاوت | تو میں سنتی تھی اپنے گھر قرات

ح ۶ عن معاوية بن قرة قال سمعت عبد الله بن مغفل يقول رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على ناقته يوم الفتح وهو يقرأ انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال فقرأ ورجع قال وقال معاوية بن قرة لولا ان يجتمع الناس على لاخذت لكم في ذلك الصوت او قال اللحن

بیاں قرہ کی بیٹی نے کیا ہے | کہ عبد اللہ سے میں نے سنا ہے | بیاں کرتا ہے عبد اللہ ایسا | کہ میں نے سرور عالم کو دیکھا
کہ تھے بیٹھے ہوئے بالائے ناقہ | رسول اللہ روز فتح مکہ | وہ اس دم پڑھ رہے تھے با خوشی کے | عجب لہجہ سے یہ آیات قرآں

انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر الى آخره

پڑھی جاتی تھی اس ہنگام اوقات | نہایت خوش ادا ترصیع کی بات | کہا راوی نے جو تجھ سے نہ ہو ڈر | تو میں ویسی قرات پڑھ سناؤں
ولیکن ہے یہاں اس بات کا ڈر | کہ مجھ کو گھیر لیں گے لوگ آ کر

ح عن قتادة قال ما بعث الله نبيا الا حسن الوجه حسن الصوت وكان نبيكم حسن الوجه حسن الصوت وكان لا يرجع

قتادہ سے ہوئی مروی روایت | بیاں کرتا ہے خلاق رسالت | کہ جو پیغامبر دنیا میں آیا | خوش آوازی ڈھلنے سا لایا
بحسن صورت و صوت آل آرا | ہوئے پیغامبر دنیا میں پیدا | تمہارے بھی نبی خیر البشر کو | ہوئی حاصل تمامی خوبی رو
ملی انکو خوش آوازی کی دولت | نہ پڑھتے پر مرصع وہ قرات | بروز فتح جو ترصیع کی تھی | تو وہ ناقہ کے اوپر عارضی تھی

ح ۸ عن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم ربما يسمعها من في الحجرة وهو في البيت

کہی عباس کے بیٹے نے یہ بات | کہ پڑھتے آپ اس طور کیا | سنا کرتے قرات کو وہی تھا | کہ رہتے تھے قریب خانہ خاص

باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے رونے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

ح ۱ عن عبد الله بن الشخير قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

فهو يصلي ولجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء

ہوا ثابت بجائے شافع محشر سے یہ کافی	کہ رونا آپ کا ہم عاصیوں کو بخشواتا ہے

کیا جاتا ہے وہ احوال تحریر	کہ بادی جبکہ تھے فرزند شبیر	کہا اُس نے سنو میری حقیقت	کہ گذری ایک دن ایسی حقیقت
کہ میں حضرت نبی کے پاس آیا	تو وہاں مشغول طاعت انکو پایا	نماز اُس وقت جو پڑھتے تھے حضرت	تو تھی بس جوش رقت سے یہ حالت
	درون سینہ کو من سے وہاں	صدا آتی تھی شکل دیگ جوشاں	

۲ عن عبد الله بن مسعود قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ علي فقلت يا رسول الله أأقرأ عليك وعليك أنزل قال إني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت سورة النساء حتى بلغت وجئنا بك على هؤلاء شهيدا قال فرأيت عيني النبي صلى الله عليه وسلم تهملان

کہا مسعود کے دانا پسر نے	کہ مجھ سے یوں کہا میرے پدر نے	کہ تو آیات وحی آسمانی	بیاں کر سامنے میرے زبانی
کیا معروض جب پیش حضرت	کہ میرے واسطے کب ہے یہ نیت	کلام حق ہوا ہے تم پہ نازل	قرأت کی حقیقت تم کو حاصل
پڑھوں میں آپ کے آگے قرأت	مجھے یعنی نہیں ایسی لیاقت	کیا ارشاد پھر خیر الورا نے	رسول اللہ ختم انبیاء نے
کہ میں آیات قرآنی کا سننا	زبان غیر سے ہوں دوست رکھتا	جو سمجھا آپکے میں مدعا کو	وہیں پڑھنے لگا سورہ نسا کو
	غرض جب پڑھتے پڑھتے پیش حضرت	زباں پر آگئی میری یہ آیت	
	وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ	هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا	
	تو میں نے اس گھڑی دیکھا یہ عالم	کہ روتے تھے رسول اللہ ہم	

۳ عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس يوما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حتى لم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع رأسه ثم رفع رأسه فلم يكد ان يسجد ثم سجد فلم يكد ان يرفع رأسه فلم يكد ان يسجد ثم سجد فلم يكد ان يرفع رأسه فجعل ينفخ ويبكي ويقول رب الم تعدني ان لا تعذبهم وانا فيهم رب الم تعدني ان لا تعذبهم وهم يستغفرون ونحن نستغفرك فلما صلى ركعتين انجلت الشمس فقام فحمد الله تعالى واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله فاذا انكسفا فافزعوا الى ذكر الله تعالى

ابن عمرو صحابہ کہتا	وہ ہے اس بات کو مذکور کرتا	کہ یعنی ایک دن سورج گہا تھا	زمانہ وہ رسول اللہ کا تھا

غرض یہہ دیکھ کے سورج کی بات — لگے پڑھنے نماز اُسوقت حضرت — قیام ایسا کیا اس طول کے ساتھ — کہ سمجھے لوگ یاں سب طول کی بات

کہ اب شاید کھڑے ہی رہینگے — رکوع و سجدہ کا ہیکو کرینگے — جھکے حضرت جو پھر زانو پہ رکھ ہاتھ — رہے اتنا خشوع و عجز کے ساتھ

کہ یہ اُس دم گماں تھا ہر بشر کا — کہ اب تو سر میں آمینگے نہ ہلا [?] — بحال قومہ جس دم آپ آئے — تو وہاں اتنا رہے سر کو اٹھائے

کہ وقت قومہ پیدا تھی یہ حالت — کہ سجدہ کو نہیں جا سینگے حضرت — غرض وہ آ گئے سجدہ میں جس دم — جھکائے سر رہے با دیدۂ نم

گماں تھا دیکھکر حال طوالت — نہیں ہوسکے کی سجدے سے فراغت — غرض اُس وقت حضرت اہل کرب [?] — کہے جاتے تھے یوں با دیدہ تر

رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِیْهِمْ رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِیْ اَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ

وہیں ہنگام اتمام دو رکعت — عیاں ہونے لگے آثار رحمت — گہن خورشید کی صورت سے چھوٹا — جہاں تاریکی و ظلمت سے چھوٹا

اُٹھے پھر حضرت محبوب سبحاں — ہوئے مشغول حمد شکر یزداں — فراغت ہوکے حمد کبریا سے — کہی یہ بات مخلوق خدا سے

کہ ہو جو دیکھتے شمس و قمر کو — نشان قدرت ایزد ہے جانو — یہ دونوں جب گرفتار گہن ہوں — اسیر پنجۂ رنج و محن ہوں

تمہیں اُس وقت میں لازم ہے یہ بات — اماں چاہو خدا کی یاد کے ساتھ

٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةً لَهٗ تَقْضِیْ فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَصَاحَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَقَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَبْكِیْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتُ اَرَاكَ تَبْكِیْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ اَبْكِیْ اِنَّمَا هِیَ رَحْمَةٌ اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَیْرٍ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اِنَّ نَفْسَهٗ تُنْزَعُ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ تَعَالٰی

پسر عباس کا راوی اخبار — یہاں کرتا ہے یہ احوال اظہار — کہ تھی حضرت نبی کے ایک دختر — بعمر خورد ضعیف تن سے لاغر

مرض سے وہ گرفتار محن تھی — قریب مرگ وہ پاکیزہ تن تھی — جو دیکھا آپ نے یہ حال دختر — بغل میں لے لیا اُس کو اٹھا کر

پھر اُس کے بعد جو خاطر میں آیا — نبی نے سامنے اپنے لٹایا — غرض اُس دختر حضرت کی رحلت — ہوئی پیش جناب شان رحمت

وہاں جو ام ایمن نے یہ دیکھا — لگی رونے کہ وا دردا و دریغا — کہا تب آپ نے اُس نیک زن سے — کہ تو روتی جو ہے رنج و محن سے

رسول اللہ کے نزدیک تجھکو — نہیں لازم کرے نوحہ گری کو — کہا تب ام ایمن نے کہ حضرت — تمہیں بھی دیکھتی ہوں با رقت [?]

کہا حضرت نے رقت مجھکو کب ہے — یہ رونا عین رحمت کا سبب ہے — کہ ہے مومن کو حاصل خیر کی بات — بہر صورت تمامی حال کے ساتھ

بوقت مرگ جب پہلو سے اُسکے — بنہایت بیکلی سے جان نکلے — تو اُس دم بھی نہیں کرتا وہ زاری — ادا کرتا ہے حمد شکر باری

٥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ

مظعون وهو ميت وهو يبكي او قال عيناه تهرقان

کہی ہے عائشہ نے یہ حقیقت	کہ خیر المرسلیں ختم نبوت	بوقت رحلت عثمان مظعون	ہوئے غمگیں نہایت اور محزوں
وہ عثماں جو پسر مظعون کا تھا	قضائے ایزدی سے جب موا تھا	رسول اللہ نے اس وقت آ کر	دیا بوسہ رخ عثماں کے اوپر
بعہدہ اس یار کے مرنے گریاں	مگر راوی نے لفظ شک لکھا یہاں	کہ آنکھیں جناب مصطفیٰ کی	ہوئی تھیں شدت غم سے جاری

٦ عن انس بن مالك قال شهدنا ابنة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس على القبر فرأيت عينيه تدمعان فقال أفيكم رجل لم يقارف الليلة قال أبو طلحة أنا قال انزل فنزل في قبرها

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا	کہ میں بھی اس جگہ حاضر ہوا تھا	یہاں ختم رسل سردار عالم	جلیس قبر تھے با دیدۂ نم
جنازہ دختر خیر الورا کا	برائے دفن وہاں لا کر رکھا تھا	رسول اللہ تھے باعین قرت	نہایت اشک ریزاں چشم حضرت
کیا ارشاد ایسا شاہ دیں نے	جناب پاک ختم المرسلیں نے	کہ ہے ایسا کوئی جو آج کی شب	ہوا ہو وے نہ وہ خواہان مطلب
بااہل خود نہ کی ہو یعنی قربت	اسے حاصل ہوا ہو جس سے غیرت	ابو طلحہ ہوا اس وقت گویا	کہ میں ہوں یا رسول اللہ ایسا
ہوا اس کے لیے پھر حکم حضرت	کہ بوطلحہ برائے دفن میت	شتابی قبر میں یعنی اتر آ	ابو طلحہ وہیں مرقد میں اترا

باب ما جاء في فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان بستر شریف رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

١ عن عائشة رضي الله عنها قالت انما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي ينام عليه من أدم حشوه ليف

بیان بستر و فرش جناب سرور عالم		جہاں کے منکروں کو خواب غفلت سے جگاتا ہے	
جناب عائشہ نے یہ خبر دی ہے	بیان بستر خیر البشر ہے	کہا اس محرم راز نبی نے	وہ بستر جس پہ سوتے آپ یعنی
	بنا تھا وہ چرمی سے وہ بستر	بھرا تھا لیف خرما (چھال) اس کے اندر	

٢ عن جعفر بن محمد عن أبيه قال سئلت عائشة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت من أدم حشوه ليف وسئلت حفصة ما كان فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتك قالت مسحا نثنيه ثنيتين فينام عليه فلما كان ذات ليلة قلت لو ثنيته أربع ثنيات كان أوطأ له فثنيناه له بأربع ثنيات فلما أصبح قال ما فرشتموني الليلة قالت قلنا هو فراشك إلا أنا ثنيناه بأربع ثنيات قلنا هو أوطأ لك قال ردوه لحالته الأولى فإنه منعتني وطاءته صلاتي الليلة

کلام جعفر صادق زباں ہے — کہ میرا باپ یوں کرتا بیاں ہے — کہ کیفیت فراش احمدی کی — کسی نے عائشہ سے جاکے پوچھی
کہ بستر سرور کون و مکاں کا — تمہارے گھر میں کیسی طرح کا تھا — کہا سائل سے ام مومناں نے — رسول اللہ کی آرام جاں نے
کہ تھا ہاں جنس چرمی کا وہ بستر — بھرا تھا لیف خرما سے سراسر — اسی صورت سے کوئی سائل حال — گیا تھا پوچھنے حفصہ سے احوال
کرام المؤمنین حضرت نبی کا — تمہارے گھر میں فرش خواب کیا تھا — کہا حفصہ نے یہ احوال سنکر — کہ قسم ٹاٹ تھا حضرت کا بستر
وہ بستر واسطے خیر البشر کے — بچھا دیتی تھی دوہرا اسکو کرکے — بوقت شب جناب نیک انجام — کیا کرتے تھے اس بستر پہ آرام
کیا میں نے یہ اندیشہ کسی رات — کہ لو سوئیں کریں آرام کے ساتھ — یہ بستر چار تہ کرکے بچھاؤں — انہیں میں استراحت سے سلاؤں
غرض جب چار تہ کرکے بچھایا — انہوں نے صبح تک آرام پایا — کہی وقت سحر حضرت نے یہ بات — بچھایا فرش کیسا آج کی رات
کہا حضرت نبی سے میں نے ایسا — وہی فرش قدیم آپ کا تھا — مگر دل میں یہ آئی تھی یہ بات — کہ سوویں آپ کچھ آرام کے ساتھ
تو میں نے واسطے بستر تمہارا — بنا کر چار تہ شب کو بچھایا — جواب ایسا دیا حضرت نے سنکر — کہ ہے یہ ٹاٹ کا میرا جو بستر
بچھایا کر اسے دوہرا ہی کرکے — کہ یہاں ایسا نہ پھر مجکو ضرر ہے — کہ جیسے نرمی بستر نے ہیہات — تہجد سے مجھے روکا اسی رات

باب ما جاء فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیان فروتنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں بارہ حدیثیں ہیں ۱۲

ح عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم انما انا عبد اللہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ

بیاں کس طرح کیجے آپکے حلم و تواضع کو — کہ یہاں خامہ بعین عاجزی سر کو جھکاتا ہے

کہا خطاب کے بیٹے عمر نے — کہ مجھسے یوں کہا خیر البشر نے — کہ میرے واسطے ہنگام تعریف — نہ اس درجہ کرو اظہار توصیف
کہ جیسی عیسیٰ مریم کی بابت — نصاریٰ نے کہا ہے بے نہایت — یہانتک ان کے درجہ کو بڑھایا — کہ آخر کہدیا بیٹا خدا کا
محمد بندۂ درگاہ رب ہے — خدا کی بندگی میں روز و شب ہے — کہو بندہ مجھے تم اس خدا کا — کہ جس نے مجھکو پیغمبر بنایا

ح عن انس بن مالک ان امرأة جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان لی الیک حاجة فقال اجلسی فی ای طریق المدینة شئت اجلس الیک

انس راوی بیاں کرتا ہے کیا کیا — رسول اللہ کے خلق حسن کا — کہ آئی کوئی عورت پیش سرور — لگی کہنے کہ اے ختم رسالت
مجھے لاحق ہوا ہے آپ سے کام — وہ لیکن آپ سے ہو ویگا انجام — کہا حضرت نے اس عورت سے ایسا — مدینہ میں جہاں چاہے بیٹھ جا جا
تیری خاطر سے میں بیٹھا رہونگا — کہیگی مجھسے جو حاجت سنونگا

۳ ح عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه اكاف من ليف

انس راوی جو ہے مالک کا بیٹا	بیاں کرتا ہے عادات نبی کا	کہ کرتے تھے مریضوں کی عیادت	جنازوں کے بھی جاتے ساتھ حضرت
سنائی بھی یہ طرز انکساری	حمر کی پشت پر کرتے سواری	اگر کوئی غلام بے بضاعت	رسول اللہ کی کرتا تھا دعوت
تو وہ اقبال کر لیتے تھے اس کا	کہ عاجز پروری سے مدعا تھا	ہوئی قوم قریظہ سے لڑائی	تو مسلمان بھی یہ انکی طرز دیکھی
حمار برق پیکر زیر راں تھا	خیال رزم قوم کا فراں تھا	کہوں کیا بات ان کی سادگی کی	زمام لیف خرما ہاتھ میں تھی چھال
	بجائے زین جو پالاں کسا تھا	تو وہ بھی لیف خرما کا بنا تھا	

۴ ح عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى الى خبز الشعير والاهالة السنخة فيجيب ولقد كانت له درع عند يهودي فما وجد ما يفكها حتى مات

انس یہ اور بھی کرتا بیاں ہے	بیان علم ختم مرسلاں ہے	کہ تھا دستور یہ خیر الوریٰ کا	کہ جو دعوت کوئی حضرت کی کرتا
اگر ہوتی وہ دعوت اس طرح کی	کہ ہوتی جو کی روٹی اور چربی	بعین رحمت تشریف لاتے	ز روئے علم نان جو کو کھاتے
بیاں یہ اور بھی کرتا ہے راوی	کہ تھی وہ جو زرہ حضرت نبی کی	یہودی سے قرض کچھ لیا تھا	زرہ کو پاس اسکے رکھدیا تھا
	رہی لاحق بہانہ تنگئ عسرت	نہ چھوٹی وہ زرہ تا وقت رحلت	

۵ ح عن انس بن مالك قال حج رسول الله صلى الله عليه وسلم على رحل رث وعليه قطيفة لا تساوي اربعة دراهم فقال اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة

ہوا معلوم یہ قول انس سے	کہ بہر حج رسول اللہ آئے	سواری کا یہ اُن کی ماجرا تھا	جہاز کہنہ اشتر پر کسا تھا
وہ چادر تاب جو اونٹ پہ تھے	تو یہ ہوتا تھا ثابت دیکھنے سے	کہ یہ جو چادر شاہ امم ہے	بہا میں چار درہم سے بھی کم ہے
یہاں بعضوں کی یہ بھی تھی ثنا	نہ تھی اوڑھی وہ چادر شاہ والا	پڑی تھی اونٹ پر وہ چادر پاک	کہ بیٹھے جس پہ تھے شاہان لولاک
غرض اس دم جناب مصطفےٰ نے	دعا اس طرح کی خیر الوریٰ نے	اللهم اجعله حجا لا رياء فيه ولا سمعة	

۶ ح عن انس بن مالك قال لم يكن شخص احب اليهم من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وكانوا اذا راوه لم يقوموا لما يعلمون من كراهيته لذلك

انس کہتا ہوا ایسی حقیقت	کہ تھی یاران حضرت کی یہ حالت	نہ رکھتے تھے کسی کو دوست ایسا	بجز ذات محب رب وہاب

نہ رکھتے تھے پئے تعظیم حضرت	غرض یہ ہے کہ بارگاہِ حضرت کرنا خوش آپ کا ایسی ادا سے	مگر باہر نہ تھے انکی خوشی سے اور انھی سے وہ چاہتے تھے	فدا تھے آپ پر سو جان سے بھی

ح عن الحسن بن علي رضي الله عنهما قال سألت خالي هند بن أبي هالة وكان وصافا
عن حلية رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أشتهي أن يصف لي منها شيئا فقال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما يتلألأ وجهه تلألؤ القمر ليلة البدر وذكر
الحديث بطوله قال الحسن فكتمها الحسين زمانا ثم حدثته فوجدته قد سبقني إليه فسأله
عما سألته عنه ووجدته قد سأل أباه عن مدخله ومخرجه وشكله فلم يدع منه شيئا
قال الحسين فسألت أبي عن دخول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كان إذا أوى
إلى منزله جزأ دخوله ثلاثة أجزاء جزءا لله عز وجل وجزءا لأهله وجزءا لنفسه ثم جزأ جزأه بينه
وبين الناس فيرد ذلك بالخاصة على العامة ولا يدخر عنهم شيئا وكان من سيرته في جزء الأمة
إيثار أهل الفضل بإذنه وقسمه على قدر فضلهم في الدين فمنهم ذو الحاجة ومنهم ذو الحاجتين و
منهم ذو الحوائج فيتشاغل بهم ويشغلهم فيما يصلحهم والأمة من مسألتهم عنه وإخبارهم
بالذي ينبغي لهم ويقول ليبلغ الشاهد منكم الغائب وأبلغوني حاجة من لا يستطيع إبلاغها
فإنه من أبلغ سلطانا حاجة من لا يستطيع إبلاغها ثبت الله قدميه يوم القيمة لا يذكر
عنده إلا ذلك ولا يقبل من أحد غيره يدخلون روادا ولا يفترقون إلا عن ذواق
ويخرجون أدلة يعني على الخير قال فسألته عن مخرجه كيف كان يصنع فيه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يخزن لسانه إلا فيما يعنيه ويؤلفهم ولا ينفرهم و
يكرم كريم كل قوم ويوليه عليهم ويحذر الناس ويحترس منهم من غير أن يطوي على
أحد منهم بشره ولا خلقه ويتفقد أصحابه ويسأل الناس عما في الناس ويحسن
الحسن ويقويه ويقبح القبيح ويوهيه معتدل الأمر غير مختلف لا يغفل مخافة أن يغفلوا
ويملوا لكل حال عنده عتاد لا يقصر عن الحق ولا يجاوزه الذين يلونه من الناس خيارهم
أفضلهم عنده أعمهم نصيحة وأعظمهم عنده منزلة أحسنهم مواساة ومؤازرة قال فسألته
عن مجلسه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقوم ولا يجلس إلا على ذكر الله

وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لَا يَحْسَبُ
جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ
حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلَّا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً
مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَصَبْرٍ وَأَمَانَةٍ لَا تُرْفَعُ فِيهِ الْأَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ يَتَفَاضَلُونَ
فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

روایت ہے امام متقی سے	حسن ابن علی سبط نبی سے	کہ میں نے ہند سے ایک بار پوچھا	کہ وہ مداح ختم المرسلیں تھا
کہ حضرت مصطفیٰ کے وصف ہمتا	بیاں کیجے ہمارے سامنے ما	مجھے اس بات کی بیحد تھی چاہت	سنا دے مجھکو کچھ تو نعت حضرت
کہا اُسنے کہ تھے فخر دو عالم	بزرگ و نامور محمود و اکرم	یہ تھا چہرہ کہ ان کے نور حاصل	کہ ہو جیسے فروغ ماہ کامل
بطولانی حسن سے اس خبر کو	کہا تھا ہند نے باطرز نیکو	حسن کہتے ہیں یہ اخبار میں نے	چھپائی تھی حسین اپنے اخی سے
پس اب تو غرض میں نے یہ اخبار	حسین ابن علی سے کی جو اظہار	تو پایا اس طرح کو میں نے احوال	کہ سنا ابن ابی ہالہ سے یہ حال
برادر نے مرے مجھ سے بھی آکے	سنا ہی تھا جو پوچھا شوق دل سے	حقیقت اور بھی میں نے یہ پائی	کہ میرے باپ سے بھی میرے بھائی
سبھی باتوں کا سائل ہو چکا تھا	اُسے سب حال حاصل ہو چکا تھا	کہ تھے کس طرح وہ گھر میں آتے	وہ کس انداز سے باہر تھے جاتے
سبھی شکل و شمائل مصطفیٰ کے	پدر نے میرے بھائی کو بتائے	کہا شبیر سے میں نے کہ بھائی	بتا مجھکو وہ حال مصطفائی
کہ جو کچھ باپ سے تو نے سنا ہے	سخنوں میں بھی بھلا وہ حال کیا ہے	کہا شبیر نے ہاں لے برادر	ہوئی تھی یہ حقیقت اس طرح پر
ہوا تھا باپ سے میرے یہ سائل	کہ گھر میں جب نبی جاتے تھے داخل	تو اس جا کیا کیا کرتے تھے حضرت	وہاں بھی آپکی کیا رسم و عادت
کہا میرے پدر نے مجھسے ایسا	کہ یہ معمول تھا حضرت نبی کا	وہ کرتے تین حصے اپنے اوقات	کہ تھے خوگر وہ اس اخلاق کے سات
غرض اس حصہ اول میں اکثر	خدا کے پاک کی کرتے عبادت	دوم حصہ کے اندر جاودانہ	ادا کرتے حقوق اہل خانہ
بآخر وہ جو حصہ تیسرا تھا	مقرر تھا برائے ذات والا	مگر اس تیسرے حصے کے اوقات	ہوئے تھے منقسم اس طرح کے سات
کہ تھے وہ جو نہایت خاص انکا	حضور اسمیں آکر باخلاص	مشرف ہو کے فیض احمدی سے	عوام الناس کو تعلیم کرتے
خواص و عام سے حضرت کے اعلا	فیوض ظاہر و باطن نہ روکا	رسول اللہ کی تھی یہ بھی سیرت	کہ وہ جو وقت تھا مخصوص حضرت
ذو سبیل اہل فضل و علم اکثر	باذن شاہ دیں آتے وہاں پر	غرض اہل بقدر فضل اسلام	رسول اللہ فرماتے تھے انعام
وہاں آتے تھے جو ارباب حاجت	کوئی رکھتا تھا ایک ہی حاجت	کوئی دو حاجتوں کا تھا طلبگار	کسی کے واسطے حاجات بسیار
جناب مصطفیٰ عالم سے ملتے	انہیں کی فکر میں مشغول رہتے	ہوا کرتی تھی جو اصلاح کی بات	رکھا کرتے انہیں اس شغل کے سات

کسی سے آن کے جواب پوچھی
انہیں لازم ہو جو کچھ سیکھے جائیں
نہ ہووے گر کسی میں اتنی طاقت
سنو یہاں در ہے تحقیق کی بات
تو اُس بندہ کی حاجت کوئی لاکر
قیامت میں خداوند تعالیٰ
غرض جو حاجتوں کا مبتلا تھا
نہ ہوتے تھے جدا مجرب ادب سے
کیا شبیر نے بھی مذکور ایسا
کیا شبیر سے پدر نے تب یہ مذکور
کیا کرتے تھے وہ یاروں کو باہم
شریف قوم جو ہوتے تھے اشقیا
سبھی لوگوں کو تھے حضرت ڈرتے
نہ ہوتے وہ کسی سے بے مروت
کیا کرتے سبھوں کی پرسش حال
کلام احسن و بہتر کو حضرت
کلام زشت کی ختم رسالت
مخالف تھا نہ انکا طور و دستور
اگر ڈر تھا انہیں اس بات کا تھا
رسول اللہ رہتے تھے بہر حال
نہ وہ تقصیر مردم بیاں کرتے
کہ جو لوگوں کو کرتے تھے نصیحت
مواسات و کرم سے پیش آتے

بتاتے بات اُسکے فائدہ کی
وہ ان لوگوں کو جو ہیں سناتیں
کہ لاوے مجھ تلک وہ اپنی حاجت
کہ گر ہووے کوئی حاجت کے سات
سناوے خدمت سلطان میں جاکر
رکھے ثابت قدم حاجت روا کا
قبولِ خاطرِ خیر الوریٰ تھا
مگر وہ کھانے پینے کے سبب سے
کہ اپنے باپ سے پھر میں نے پوچھا
کہ تھا یہ آپ کا معمول و دستور
کہ الفت سے رہیں باہم فراہم
باکرام رسول اللہ تھے خاص
عذاب کبریا قہر خدا سے
بحسن خلق فرماتے تھے شفقت
کہ ہے کس طرح یعنی حال و احوال
بتائید سخن دیتے تھے قوت
کیا کرتے تھے سستی و حقارت
امورِ اختلافی سے رہے دور
کہ یہ غافل نہ ہو جاویں مبادا
امورِ لابدی سے فارغ البال
حدِ حق سے قدم باہر نہ رکھتے
نہ رکھتے تھے امر ایسے سے غفلت
بفضل رحمت و امداد لاوے

کہا کرتے تھے یہ بھی اشرف الخلق
کہ محفل سے مری جو لوگ ہیں دور
تو ہے لازم یہاں جو شخص آیا
غرض ہووے وہ حاجتمند ایسا
یہ اسکا مرتبہ نزدِ خدا ہے
نہ ہوتا ذکر کچھ نزدیک حضرت
حضورِ پاک میں ہوتے تھے داخل
نکلتے وہاں سے وہ اہلِ سعادت
کہ جب آتے تھے حضرت گھر سے باہر
زبانِ پاک کو وہ بے ضرورت
نہ تھی یہ بات حضرت کو گوارا
شریف قوم کو کرتے تھے والی
وہ اپنی ذاتِ پاک با صفا کے
تفقد آپ کا اصحاب پر تھا
اگر سنتے کسی سے خیر کی بات
ہوا کرتی قبیح و زشت جو بات
طریقِ اوسط و امر میانہ
نہ ہوتے تھے کبھی امت سے غافل
امورِ دین سے یعنی بغفلت
غرض اسباب جو جس کام کا تھا
بہ نزدیک شفیع روز محشر
بزرگ نامور وہ شخص تھا وہاں
کہا پھر یوں حسین ابن علی نے

کہ جو اشخاص آتے ہیں مرے پاس
رہے مجبور وہ ہو کر کے معذور
مجھے حاجات غائب سے خبر دیں
کہ سلطاں تک ہوا اسکا گذارا
کہ وہ ثابت قدم روزِ جزا ہے
بجز ذکر و بیانِ اہل حاجت
تمامی طالبانِ علم و فاضل
تو ہوتے راہیِ راہِ ہدایت
کیا کرتے تھے کیا باہر نکل کر
تکلم کی کبھی دیتے نہ رخصت
کہ انمیں صورتِ نفرت ہو پیدا
بابذالِ عنایاتِ توالی
نگہبان و امین و پاسباں تھے
بہت لطف و کرم اصحاب پر تھا
تو آتے پیش وہ تحسین کے سات
نہ ہوتے ملتفت اُس بات کے سات
دور رکھتے تھے پسند و جابجا
لگا رہتا بہت اسکی طرف دل
نہ اپنے دل میں لادیں یہ ملالت
وہاں رہتا تھا موجود و مہیا
وہی اشخاص تھے بہتر سبھوں سے
کہ جو لوگوں سے ہو مصروفِ احسان
کہ میں نے پھر یہ پوچھا تھا پدر سے

کرتھا کیا مجلس حضرت کا دستور / کہ اس ذکر سے بھی مجکو مسرور
جواب ایسا پدر سے میں نے پایا / کہ بزم پاک کا دستور یہ تھا
لیا کرتے تھے وہ اللہ کا نام / باغاز و بانجام و باتمام
اگر حضرت کسی محفل میں آتے / جہاں پاتے جگہ وہاں بیٹھ جاتے
صفت آخر میں وہ لیتے تھے آرام / نشست صدر محفل سے تھا کام
کیا کرتے تھے امت کو بھی ارشاد / کہ یعنی تم رکھو اس بات کو یاد
کسی کی تم اگر محفل میں آؤ / جہاں پاؤ جگہ وہاں بیٹھ جاؤ
جس مجلس میں حضرت کی گذر تھا / نصیب اپنے سو ہوتا بہرہ ور تھا
سنو یہ اور بھی اعجاز کی بات / انہیں تھا یہ کرم ہر شخص کے سات
کہ کرتا ہر بشر ایسا گماں تھا / کہ مجھ پر خاص ہے اکرام ان کا
بہ نزدیک تقسیم حوض کثر / گرامی کون ہے میری برابر
جناب سرور دنیا و دیں کا / جلیس و ہمنشیں جو شخص ہوتا
وہ ایسا شخص حاجت مند آتا / کہے کر آپ کو ہمراہ اُٹھاتا
تو ہنگام حضور اہل حاجت / بیاں تک صبر فرماتے تھے حضرت
کہ وہ اہل غرض اہل تمنا / وہاں سے آپ ہی تھا پھر کے آیا
سوال انسے کیا جس شخص نے جو / نہ خالی پھیرتے تھے آپ اس کو
دیا اس سائل حاجت کو حضرت / کیا کرتے کلام مہر و شفقت
یہ حسن خلق بہ صافی بیاں تھا / فصاحت جس نے کی لوگوں میں پیدا
سبھوں کے ساتھ تھے یوں مہرباں آپ / کہ ہو مشفق جیسے مہرباں باپ
بانعام شفیع روز محشر / سبھی آپس میں تھے یکساں برابر
کہوں مجلس خیر الوری تھی / مقام علم دین جائے حیا تھی
بیاں صبر و سکونت کا کروں کیا / بلند آواز وہاں کوئی نہ کرتا
یہ تھا بزم امانت کا تقاضا / کسی کا عیب وہاں ظاہر نہ ہوتا
حرام و فحش سے زنہار زنہار / نہ اس مجلس میں کرتا کوئی گفتار
اگر اس اہل بزم باصفا سے / کوئی تقصیر کرتا تھا خطا سے
تو اس تقصیر کا چرچا زباں پر / نہ لاتا تھا کوئی باہر نکل کر
برابر تھے سبھی واں پیش حضرت / مگر وہ شخص رکھتے تھے فضیلت
کہ جو پرہیز و تقوی میں علم تھے / وہ خاص امت خیر الامم تھے
وہ اہل بزم اصحاب تواضع / بہم رکھتے تھے یہ آداب تواضع
کہ گر آتا بزرگ و پیر صورت / کیا کرتے سبہت توقیر و عزت
جو آتا کوئی طفل خرد و اصغر / وہ کرتے رحم و شفقت اسکے اوپر
وہ اہل حاجت اہل غرض کی / تمنائے دلی کرتے تھے پوری
اگر ہوتا وہاں وارد مسافر / کیا کرتے تھے اس کی پاس خاطر

۹۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ

انس کہتے ہیں سرِ راہ ہدایت / بیاں کرتا ہوں اب ایسی روایت
کہ فرمایا سرِ برج کرم نے / جناب مصطفی عالی ہمم نے
کہ ہدیہ گر کوئی دے لا کے مجکو / وہ ہدیہ مختصر گر پائے بز ہو
تو میں اسکے تئیں کر لوں محبت / نہ پھیروں اپنے از راہ مروت
و یا وہ پائے بز کو پکا دے / کھلانے کے لئے مجکو بلا دے
تو وہ دعوت بھی کرونگا اجابت / بلا جاوے مجھے اپنے سو کر دعوت

۹۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

یہ عبداللہ کا بیٹا ہے جابر جو | بیاں کرتا ہے یہ احوال ظاہر | کہ میری بیماری میں رسول اللہ آئے | بعین مرحمت تشریف لائے

یہ تھا حضرت نبی کا طور سادہ | کہ آئے بے تکلف پاپیادہ | نہ خچر کی سبب انکے زیر ران تھا | سواری میں اسپ ترکی بھی کہاں تھا

۱۰ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْسُفَ وَاَقْعَدَنِیْ فِیْ حِجْرِہٖ وَمَسَحَ عَلٰی رَاْسِیْ

بیاں کرتا ہے یوسف حال اپنا | کہ حضرت نے رکھا تھا نام میرا | کنار پاک میں مجھ کو بٹھا کر | پھرایا دست والا میرے سر پہ

غرض یہ ہے کہ ایسی مہر و شفقت | کیا کرتے تھے ہم لوگوں پہ حضرت

۱۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ لَہٗ ثَرِیْدًا عَلَیْہِ دُبَّاءٌ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ الدُّبَّاءَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّاءَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ يُّصْنَعَ فِيْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ

انس کہتا ہے تھا وہ مرد درزی | کہ کی تھی جس نے دعوت مصطفیٰ کی | یہ نزدیک جناب سرور دین | رکھا لا کر ثرید اس نے بہ تمکین

ثرید اس طرح ہے اسنے رکھا تھا | کہ اس پر کچھ کدو بھی چن دیا تھا | کدو سے بسکہ تھی حضرت کو رغبت | تو کرتے نوش تا خوش ہو کے حضرت

انس کہتا ہے اب اپنا سا نا | کہ پکتا ہے مرے گھر جو کہ کھانا | اگر ممکن ہو آمیزش کدو کی | تو اس میں ڈالدیتا ہوں میں بھی

مری اس بات پر یعنی نظر ہے | کہ حضرت کو کدو مرغوب تر ہے

۱۲ عَنْ عَمْرَۃَ قَالَتْ قِيْلَ لِعَائِشَۃَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِہٖ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَہٗ وَيَحْلُبُ شَاتَہٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَہٗ

کسی مشتاق حال مصطفیٰ نے | کہا تھا یہ جناب عائشہ سے | کہ گھر میں آپ تھی جس طرح اوقات | رہا کرتے تھے وہاں کس شغل کی سات

کہا صدیقہ صادق زباں نے | کہ اے سائل کہوں کیا حال تجھ سے | جناب مصطفیٰ کیا ہی بشر تھے | بعادات بشر ہر طرح پر تھے

اچنا کرتے تھے جامہ سے پشش کو | غرض یہ ہے کہ تھی نخوت کہاں ہو | وہ اکثر شیر بز کا کھینچتے تھے | غرض ہر کام کو انجام دیتے

بیاں جو واقف حال خبر ہے | رہ تحقیق کو کرتا ہے یوں طے | کہ پوشاک تن حضرت میں اصلا | پشش ہوتے نہ تھی پیدا ہوا

ولیکن عادت محبوب باری | کہ تھی عین نیاز و خاکساری | تو فرط عجز سلطان معراج | لباس اہلبیت و ثوب ازواج

بدست پاک لیکر صاف کرتے | اگرچہ نہ خادم آسیب پشش سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ خَارِجَۃَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰی زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَہٗ حَدِّثْنَا

أحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا أحدثكم كنت جاره فكان إذا نزل عليه الوحي بعث إلي فكتبته له فكنا إذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا وإذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا وإذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا أحدثكم عن النبي صلى الله عليه وسلم

جناب مستطاب پیشوائے مرسلاں کا اب — بیان عظمت اشفاق و حسن خلق آتا ہے

کہا ہے زید کے بیٹے نے ایسا — کہ فرماتا تھا مجھ سے باپ میرا — کہ کچھ اشخاص میری پاس آتے — کہ دے ہم کو خبر حال نبی سے

کہی میں نے یہ بات اس قوم کے ساتھ — بھلا تم کو سناؤں کونسی بات — کہ میں ہمسایہ خیر البشر میں — رہا کرتا تھا یعنی اپنے گھر میں

ہوا کرتا نزول وحی جس دم — تو بلواتے مجھے سردار عالم — لکھا کرتا تھا میں آیات قرآں — رسول اللہ فرماتے جو تھے واں

کہوں کیا حسن خلق مصطفائی — کہ تھا کیا حوصلہ کیسی سمائی — اگر ہم لوگ کرتے ذکر دنیا — تو کرتے آپ بھی ویسا ہی چرچا

اگر ہم ذکر کرتے آخرت کی — تو وہ بھی آخرت کا ذکر کرتے — اگر کھانے کا کرتے تھے بیاں ہم — یہی مذکور کرتے وہ بھی باہم

اسی صورت غرض ہر حال کرتا — ہماری ساتھ تھی مصروف اوقات — نہایت لطف و عین مرحمت سے — ہماری ساتھ تھے مشغول رہتے

۳ عن عمرو بن العاص قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل بوجهه وحديثه على أشر القوم يتألفهم بذلك فكان يقبل بوجهه وحديثه علي حتى ظننت أني خير القوم فقلت يا رسول الله أنا خير أو أبو بكر فقال أبو بكر فقلت يا رسول الله أنا خير أم عمر فقال عمر فقلت يا رسول الله أنا خير أم عثمان فقال عثمان فلما سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فصدقني فلوددت أني

بیاں کرتا ہے ایسا عمرو بن عاص — کہ تھا آپ کا انداز اخلاص — شریر قوم تھے جو لوگ مشہور — غرض تالیف تھی ان کی بھی منظور

وہ سب سے تھا با شیریں زبانی — کیا کرتے تھے بیحد مہربانی — کہ مجھ کو یہ گماں رہتا تھا اکثر — کہ ہوں میں قوم کے لوگوں سے بہتر

یہاں تک کہ گماں نے مجھ کو گھیرا — کہ میں نے ایک دن حضرت سے پوچھا — بتا دو اب مجھے یعنی یہ تحقیق — کہ میں بہتر ہوں یا بوبکر صدیق

کہا مجھ سے جناب شاہ دیں نے — کہ ہاں بوبکر ہی بہتر ہے تجھ سے — کہا پھر میں نے یہ خیر البشر سے — کہ میں بہتر ہوں درجہ میں عمر سے

کیا ارشاد تب حضرت نے ایسا — کہ ہے تجھ سے بڑا درجہ عمر کا — کہا بار سوم پھر آپ سے میں نے — کہ میں بہتر ہوں یا عثمان مجھ سے

کہا حضرت نے ہے عثمان بہتر — ترے نسبت سے اے سائل سراسر — عمرو بن عاص کہتا ہے کہ جس دم — یہ مجھ کو کہہ چکے سردار عالم

یقیں آیا مجھے با صدق ایسا — ہوا پر قول سے اپنے پشیماں — کہ بیجا کس لئے پوچھی تھی یہ بات — نہ اُن سے پوچھتا اے کاش ہیہات

عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي اف

وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحسن الناس خلقا ولا مسست خزا قط ولا حريرا قط ولا شيئا كان ألين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان أطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس کہتا ہے میں تو دس برس تک ۔ رہا ہوں خدمت حضرت میں بیشک ۔ کہوں میں خلق کیا حضرت نبی کا ۔ مجھے اُف تک نہیں فرمایا اصلا !

وہاں جس چیز کو میں نے بنایا ۔ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کیا کیا ۔ جو مجھ سے ترک ہوتا تھا کوئی کام ۔ نہ لیتے آپ بھی اس کام کا نام

کہوں کیا حسن خلق سرور دیں ۔ سزا ہے حمد ہے شایان تحسیں ! ۔ وہ حسن خلق میں کیا ہی حسیں تھے ۔ کہ فخر اولین و آخریں تھے

ملائم جو ہتھیلی تھی نبی کی ۔ خز و دیبا میں وہ نرمی نہ پائی ۔ کف دست جناب مصطفے کو ۔ کہو نسبت بھلا کس چیز سے ہو

پسینے کا یہ تھا حضرت کے عالم ۔ کہ بوئے عطر تھی اس سے بہت کم ۔ نہ بوئے مشک و عنبر کچھ تھی نسبت ۔ نہ بوئے گلستاں کچھ تھی نسبت

ح عن أنس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان عنده رجل به أثر صفرة قال وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكاد يواجه أحدا بشيء يكرهه فلما قام قال للقوم لو قلتم له يدع هذه الصفـ

انس کہتا ہے ایسا ماجرا تھا ۔ کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا ۔ ہوا جس دم طلبیں نم والا ۔ تو حضرت نے اُس کا حال دیکھا

کہ وہ آیا جو کپڑا پہن کر ۔ اثر زردی کا ہے کچھ اُسکے اوپر ۔ تقاضا تھا یہ خلق احمدی کا ۔ کہ جو معیوب کوئی شخص ہوتا

نہ کہتے اُسکے آگے عیب کی بات ۔ نہ کرتے اُسکو شرمندہ اُس وقت ۔ غرض جب اُٹھ گیا وہ شخص محفل سے ۔ کیا ارشاد حضرت نے زباں سے

اے لوگو اگر تم میں سے کوئی ۔ بیاں کرتا یہ احوال نکوئی ۔ تو یہ جواب بیاں سو اُٹھ گیا مرد ۔ پہنتا پھر نہ شاید جامہ زرد

ح عن عائشة أنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الأسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح

جناب عائشہ شایان توصیف ۔ بیاں کرتی ہیں حضرت کی تعریف ۔ کہ وہ مصدر رحمت گستری تھے ۔ کلام فحش سے صافی بری تھے

کہوں کیا میں تکلف سے بھی زنہار ۔ وہ بدگوئی کی کرتے تھے نہ گفتار ۔ اگر بازار میں تشریف لاتے ۔ بلند آواز وہاں کب تھے اُٹھاتے

بدگوئی جو اُنکے ساتھ کرتا ۔ نہ دیتے تھے بدی کے ساتھ بدلا ۔ وہ کیا ہی عفو و بخشش میں علم تھے ۔ سراپا رحمت و عین کرم تھے

ح عن عائشة قالت ما ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده شيئا قط إلا أن يجاهد في سبيل الله ولا ضرب خادما ولا امرأة

کلام عائشہ یہ دوسرا ہے ۔ مناقب صاحب معراج کا ہے ۔ کہ تھی نام خدا کیا آپ کی خو ۔ نہ مارا اپنے ہاتھوں سے کسی کو

اگر مارا تو مارا امر رب سے ۔ بہ ہنگام غزا میں غضب سے ۔ کسی خادم کو خدمت سے نہ مارا ۔ کسی عورت کو جبرت پڑا

۷ عن عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم منتصرا من مظلمة ظلمها قط ما لم ينتهك من محارم الله تعالى شيء فاذا انتهك من محارم الله تعالى شيء كان من اشدهم في ذلك غضبا وما خير بين امرين الا اختار ايسرهما ما لم يكن مأثما

روایت عائشہ سے تیسری ہے | بیان حسن خلق احمدی سے
وہ کہتی ہیں نہ دیکھا میں نے اصلا | کہ لیتے ہوں کسی سے آپ بدلا
کوئی کیسا ہی ظلم و جور کرتا | عوض لیتے نہ حضرت اس خطا کا
مگر جس دم کوئی فجار بدخو | روا رکھتا حرام و ناروا کو
تو ہوتی آپ پر شدت غضب کی | کیا کرتے تبعیت امر رب کی
اگر حضرت بحکم رب غفار | کیے جاتے تھے دو چیزوں میں مختار
تو یہ بھی آپ کی فرخندہ عادت | پسند اس چیز کو کرتے تھے حضرت
کہ جو دونوں میں آسان بیشتر ہو | گناہ جرم سے خالی مگر ہو

۸ عن عائشة قالت استأذن رجل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة واخو العشيرة ثم اذن له فالان له القول فلما خرج قلت يا رسول الله قلت ما قلت ثم النت له القول فقال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه

بہ نزدیک جناب سرور دیں | جناب عائشہ بیٹھی ہوئی تھیں
کہ دروازہ پر کوئی شخص آکے | طلب کرتا اجازت تھا نبی سے
کہا حضرت نے یہ کیا مرد بد ہے | بدی کے بیچ یعنے مستند ہے
پھر اسکے بعد فرمائی اجازت | ہوا وہ مرد داخل پیش حضرت
تکلم بیچ کے اس سے شہ ابرار | لگے کرنے بحسن خلق گفتار
وہاں سے جب گیا وہ مرد اٹھ کے | کہا حضرت سے حضرت عائشہ نے
کہ تھا یہ مرد جب تک یاں نہ آیا | غرض تم نے کہا جو کچھ کہا تھا
جو یہ آیا تو حضرت پیش آئے | ملائم گفتگو خلق حسن سے
کہا حضرت نے ہاں اے عائشہ تو | بخوبی یاد رکھنا یہ اس کو
کہ دنیا میں وہ شخص بدترین ہے | ملائم گفتگو جس میں نہیں ہے
سبھی لوگوں سے بد وہ شخص ہے تر | کہ جسکو چھوڑ دیں بد خو سمجھ کر
کلام فحش ہو جس کی زباں پر | کریں پرہیز اس سے لوگ اکثر

۹ عن الحسين بن علي قال سألت ابي عن سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم في جلسائه فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم دائم البشر سهل الخلق لين الجانب ليس بفظ ولا غليظ ولا صخاب ولا فحاش ولا عياب ولا مشاح يتغافل عما لا يشتهي لا يؤيس منه ولا يخيب فيه قد ترك نفسه من ثلث المراء والاكبار وما لا يعنيه وترك الناس من ثلث كان لا يذم احدا ولا يعيبه ولا يطلب عورته ولا يتكلم الا فيما رجا ثوابه واذا تكلم اطرق جلساؤه كانما على رؤسهم الطير فاذا سكت تكلموا لا يتنازعون عنده الحديث ومن تكلم عنده انصتوا له حتى يفرغ حديثهم عنده حديث اولهم يضحك مما يضحكون منه ويتعجب مما

يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

روایت کی شہید کربلا نے	حسین ابن علی مرتضا نے	کہ میں نے سیرت خیر البشر سے	کیا تھا یہ سوال اپنے پدر سے
کہ بیٹھے جو کوئی مجلس میں آتا	نبی کا حال اسکے ساتھ کیا تھا	کہا مجھسے علی سے پدر نے	بزم محفل خیر البشر نے
کہ تھے با زمرۂ احباب حضرت	کشادہ رو ملائم خو نہایت	درشت و زشت خو حضرت نہیں تھے	بحسن خلق ختم المرسلیں تھے
نکرتے تھے بلند آواز حضرت	رہا کرتے تھے با صبر و سکونت	نہ تھی جس چیز کی جانب کو رغبت	کیا کرتے تھے اس سے آپ غفلت
طبیعت تھی سخاوت پر یانوس	کہ ہوتا تھا نہ انسے کوئی مانوس	وہاں جس چیز کا آتا تھا سائل	نہوتی ناامیدی اسکو حاصل
ریا و کبر و لایعنی سخن سے	مبرا ہی رہے ایسے چلن سے	نکرتے تھے مذمت عیب گوئی	نہ کی ہرگز کسی کی عیب جوئی
سخن جو کچھ زباں سے تھا نکلتا	بامید ثواب آخرت تھا	کلام پاک فرماتے تھے جس دم	تو ہوتا ہمنشینوں کا یہ عالم
کہ گویا جانور ہیں انکے سر پہ	ہلاتے ہی نہیں جو مطلقًا سر	یہ انکا حال تھا وقت سماعت	کہ ہو جاتے غریق بحر حیرت
مگر خاموش ہوتے آپ جس دم	تو باتیں سب کیا کرتے تھے باہم	ولیکن زمرۂ اصحاب زنہار	نکرتے تھے سامنے حضرت کے تکرار
کوئی جو آپ سے کچھ عرض کرتا	تو اس ہنگام کا دستور یہ تھا	کہ جب تک وہ بیاں کرتا تھا احوال	تو رہتے سننے والے ساکت و لال
غرض خورد و کلاں کا تھا جو مذکور	بعین لطف وہاں ہوتا تھا منظور	رسول اللہ ہنستے تھے بفرحت	ہنسا کرتے تھے جب اصحاب حضرت
اگر کوئی عجائب حال ہوتا	تعجب جانتے اصحاب جس کا	تو حضرت بھی تعجب جانتے تھے	عجائب چیز وہ پہچانتے تھے
اگر آتا وہاں ایک مسافر	کہ کرتا وہ کلام زشت ظاہر	غریب اہل حاجت کے محابا	بگفتار درشتی پیش آتا
تو اس جا صبر فرماتے تھے حضرت	کہ ہیں معذور یعنی اہل حاجت	مگر اصحاب حضرت اس مکاں سے	مسافر کے تئیں باہر کو لاتے
بحسن خلق عادت آپ کی تھی	کیا کرتے نبی ارشاد یہ بھی	کرم کر دیکھ پاؤ اہل حاجت	کرو حاجت روائی پر اعانت
اگر ہوتا کوئی مرد مسلماں	رسول اللہ کا اس جا ثنا خواں	تو وہ حمد مسلماں پیش حضرت	ہوا کرتی بہر صورت اجابت
جو کوئی شخص ان سے بات کرتا	کلام اس کا نہ کرتے قطع اصلا	اگر وہ بات ہوتی دور حق سے	تو ایسی بات کو وہ کاٹ دیتے
بہر نہی و امر منکر قطع کرتے			دیا حکم قیام امر حق سے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

یہ ہے تقریر جابر کی زباں کی	کہ جو سائل نے انسے چیز مانگی	لب والا پہ حرف لا نہ آیا	دیا اس چیز کو بادنی زیبا

ح عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ فَيَاْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ

ہوا مروی بقول ابن عباسؓ ۔ کہ تھے ختم رسالت اجود الناس
بہ نیکی بہترین مردمان سے ۔ بجود و فضل فیاض جہاں تھے
ہمیشہ تھی باِنذال سخاوت ۔ مگر ماہ مبارک میں بکثرت
وہ ماہِ صوم میں آغاز و انجام ۔ کیا کرتے نہایت خیر و انعام
اسی ایام میں جبریل آتے ۔ کلام اللہ کو حضرت سناتے
غرض جس وقت باخیر و کرامات ۔ نبی جبریل سے کرتے ملاقات
تو ان روزوں عطا و جود و سخاوت ۔ رسول اللہ کرتے بے نہایت
بشکل آمدِ بادِ بہاری ۔ فیوض احمدی ہوتی تھی جاری

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

انس کہتا ہے احوال توکل ۔ کہ تھا یہ آپ کا حال توکل
خیال جمع تھا نہ فکر انبار ۔ رہا دینے دلانے سے سروکار
رسول اللہ کوئی چیز اصلا ۔ نہ رکھتے تھے برائے روز فردا

ح عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ يُّعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ وَلٰكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَاِذَا جَاءَنِيْ شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللّٰهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُرِفَ الْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ لِقَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ...

کہا حضرت عمرؓ نے حال ایسا ۔ کہ حضرت پاس کوئی شخص آیا
کیا یوں عرض بجز عطا سے ۔ کہ کچھ دلوائیے عین سخا سے
کیا سائل سے حضرت نے یہ ظاہر ۔ نہیں اس وقت کوئی چیز حاضر
ولیکن ہے تجھے جو کچھ تمنا ۔ قرض اس چیز کو تو مول لا
روا اس وقت تو کر لے غرض کو ۔ کرونگا میں ادا تیری قرض کو
عمر نے تب کہا حضرت سے عرضا ۔ کرم کس واسطے ہوتی ہو مقروض
اٹھاتے آپ کیوں ہیں بار ایسی ۔ نہیں جس چیز پر قدرت تمہاری
نہیں تکلیف دیتا رب عزت ۔ کہ تم ایسی کرو جود و سخاوت
سنا جب آپ نے کہنا عمرؓ کا ۔ تو ایسی بات کو مکروہ جانا
وہاں حاضر تھا کوئی شخص انصار ۔ لگا کہنے کہ اے سلطان ابرار
دیئے جائیے جاد و سخاوت ۔ نہ چھوڑو اپنی بخشش کی عادت
نہیجے خوف خطرۂ مفلسی کا ۔ کہ رب عرش ہے مالک تعالیٰ
رسول اللہ سنکر مسکرائے ۔ کھلا آثار خوشی چہرہ پہ لائے
کہا اس مرد انصاری سے ایسا ۔ کہ میں مامور ہوں اسی عمل کا

ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا

ہوا ہے عائشہ سے قول منقول	کہ ہدیہ آپ کر لیتے تھے مقبول	مگر یہ حال بھی تو آپ کا تھا	کہ اُس ہدیہ کا وہ دیتے تھے بدلا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے شرم نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں دو حدیثیں ہیں

۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ ؎

حیا و شرم سن کر افتخار آفرینش کی	حیا مندان عالم کا کلیجا کانپ جاتا ہے

بیاں ہے بو سعید متقی کا	کہ اندازہ تھا شرم نبی کا	کہ جیسی دختر ناکتخدا ہو	بعین شرمگینی باحیا ہو
زیادہ اُس سے بھی خیر الوریٰ تھے	کمال شرم سے عین حیا تھے	اگر ناخوش کوئی شئی جانتے تھے	تو ہم اس طرح سے پہچانتے تھے
کہ ہو جاتا روئے مصطفیٰ پر	تغیر کا اثر ظاہر سراسر	مگر شرم و حیا کے اقتضا سے	وہ حرف ناخوشی لب تک نہ لاتے

۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	کہ تھے حضرت نبی کس شرم کے ساتھ	یہ بس عین حیا کا تھا تقاضا	کہ میں نے بھی ستر اُن کا نہ دیکھا

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِجَامَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے پچھنے لگانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں چھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ أَنَسٍ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ أَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

ہوا معلوم ہے مسنون لینا خون فاسد کا	کہ اکثر یہ عمل امراض جسمی سے بچاتا ہے

انس سے کسی سائل نے پوچھا	کہاں کسب حجامت ہے یہ کیسا	انس بولا باظہار حقیقت	کہ سن او سائل حال حجامت
جناب سرور دنیا و دیں کی	ابو طیبہ نے تھی پچھنی لگائی	اُسی حضرت نے از راہ عنایت	دیا دو صاع بہر غلہ باجرت
سفارش اور کی مالک سے اُسکے	کہ تو لیتا ہے جو محصول اس سے	تو اُس محصول سے اب کم لیا کر	یہ اُس مملوک پر احساں کیا کر
پھر اُسکے بعد فرمانے لگے یوں	کہ یہ اچھی دوا لیتے رہو خوں	حجامت کر کے خوں لینا بجا ہے	کہ تمہارے واسطے اچھی دوا ہے

۲ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ ؎

ہوا منقول حیدر کی زباں سو	کہ جو حضرت نے جب کھینچی لگائی	تو مجھکو حکم فرمایا اُس ہنگام	کہ دو حجام کو اب حق حجام
سُنی جب بات یہ حضرت نبی کی			تو میں نے اُجرت حجام دی دی

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

یہ عباس ابن عم حضرت	بیاں کرتے ہیں یوں حال حجامت	کہ جب آپ نے کھینچی لگائی	لیا تھا خون فاسد دو جگہ سے
رگ گردن کا حضرت نے لیا خون	میان شانہ سے بھی لیا خون	ہوئی جب خون لینے سے فراغت	عطا حجام کو کی اُس کی اُجرت
اگر ہوتا حرام ناروا کام			نہ دیتے آپ ہرگز مزد حجام

ح عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ

کیا ابن عمرؓ نے ذکر اس کا	کہ ایک حجام حضرت نے بلایا	حجامت کر چکا جس وقت حجام	تو حضرت نے یہ فرمایا اُس ہنگام
کہ تیرے واسطے از روئے معمول	مقرر کس قدر ٹھہرا ہے محصول	کہا اُس نے کہ مجھ پر میرا مولا	خراج تین صاع ہے روز لیتا
کہا حجام سے حضرت نے ہاں تو	دیا کر آج سے دو صاع اُسکو	پھر اُسکے بعد از روئے عنایت	عطا کی پاس سے اپنے بھی اُجرت،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ ۔

انس کہتا تھی حضرت کی عادت	کہ کرتے دونوں شانوں میں حجامت	رگ گردن سے بھی لیتے لہو تھے	جناب مصطفیٰ محبوب رب کے،
کیا کرتے شفیع روز محشر	حجامت تین تاریخوں کے اندر	وہ سترہویں ہو یا انیسویں ہو	پھر اُسکے بعد یا اکیسویں ہو،

ح عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ

انس یہ اور کہتا ہے حقیقت	کہ جو در حالت احرام حضرت	مرض کچھ عارضہ لاحق ہوا تھا	کہ پشت پا سے اپنے خوں لیا تھا
نقل ہے اُس جگہ کا نام مشہور	وہاں کا میں سناتا ہوں شنیدہ گو	کہ اُس منزل میں جب آئے تو حضرت	ہوئے تھے آپ مصروف حجامت

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب بیان اسمائے مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اس میں دو حدیثیں ہیں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ ٭

درود رحمت و صلوات پڑھنا اب مناسب ہے | کہ اسمائے مبارک کا شمار و صف آتا ہے

جبیر ابن مطعم نے کہا ہے | زبان پاک سے جو کچھ سنا ہے | کہ کہتے تھے قسیم حوض کوثر | کہ میری واسطے ہیں نام اکثر
محمد نام میرا اور احمد | کہ ہیں میرے لیے اوصاف بےحد | ہوا موسوم میں با اسم ماحی | کہ بیخ کفر کی تھی جو سیاہی
تو وہ ظلمت سبھی میرے پہ آ کر | مٹائی حق تعالےٰ نے جہاں سے | مرا جو نام ہے حاشر مقرر | اٹھیں گے لوگ سب میرے قدم پر
یہ میرا نام عاقب اسلئے ہے | کہ اب دور رسالت ہو چکا ہے | مرے پیچھے نبی کوئی نہیں ہے | یہ منصب ہاں تمامی میرے تئیں ہے

۲ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَاَنَا الْمُقَفِّيْ وَاَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ ٭ ٭ ٭

حذیفہ بن یمان کہتا ہے یہ بات | کہ حضرت سے ہوئی میری ملاقات | بہنگامے کہ در راہ مدینہ | چلے جاتے تھے وہ شاہ مدینہ
کہا یہ آپ نے مجھ سے اس ہنگام | محمد اور احمد ہے مرا نام | نبی رحمت کونین ہوں میں | نبی توبہ ثقلین ہوں میں
کہ ہے توبہ مری امت کی مقبول | بدرگاہ خدائے پاک موصول | مقفیٰ اس لیے ہے نام میرا | کہ مجھ سے بعد پیغمبر نہ ہوگا
نبی حاشر روز جزا ہوں | سبھوں کا حشر کے دن پیشوا ہوں | نبی الملحمہ توصیف آئی | کہ کفاروں سے کرتا ہوں لڑائی
بوقت جنگ با اہل شقاوت | اٹھاتا ہوں بہت سختی و شدت

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عَيْشِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور اس میں [illegible] حدیثیں ہیں

بیاد عیش خیر المرسلیں اب کافی مسکیں | ہوس عیش فنا کی اپنی خاطر سے مٹاتا ہے

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات | رہی کیا حسرت اوقات و ثمرات | کہ تھے جو اہلبیت مصطفےٰ ہم | کہ ہم پر رہا تنگی کا عالم
مہینے بھر تلک ہوتا تھا یہ حال | کہ رہتے آگ سے ہم فارغ البال | نہ اپنے گھر میں کچھ کھانا پکاتے | کہ جس کے واسطے آتش جلاتے
یہ ہم پر شدت عسرت مگر تھی | چھوہاروں اور پانی پر گذر تھی

۲ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ ٭

ابی طلحہ بیاں کرتا ہے ایسا | کہ ہم نے آپ سے شکوہ کیا تھا | کہ مارے بھوک کے پیٹے شکم پر | رکھا باندھ کر ایک ایک پتھر
شکم سے جتنے جامہ بھی اٹھایا | رسول اللہ کو پتھر دکھایا | جناب سید کون و مکاں نے | شفیق و دستگیر بیکساں نے

۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا
رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوا
إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتِ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا
أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
يُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ
بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْئَلُونَ عَنْهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ لَنَا ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ
إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ
بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ
تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ
بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

کہا ہے بوہریرہ نے یہ احوال ۔ کہ ختم المرسلیں فرخندہ افعال
کہوں کیا میں کہ اس ہنگام و اوقات ۔ کوئی ان سے نہ کرسکتا ملاقات
کہا بوبکر سے حضرت نے ایسا ۔ کہ اس دم کیوں ہوا آنا تمہارا
مجھے منظور تھا تسلیم کرنا ۔ فقط اسواسطے حاضر ہوا تھا
عمر سے بھی کہی حضرت نے یہ بات ۔ کہ تم آئے ہو اب کس کام کے سات
غرض یہ گفتگو جب ہو چکی تو ۔ گئے باہم ابی ہیثم کے گھر کو
وہ گلہ بکریوں کا اسکے یہاں تھا ۔ کہ عین مالداری کا نشاں تھا
سخن کوتاہ وہاں آکر جو دیکھا ۔ ابی ہیثم کو اسکے گھر نہ پایا
کہا اسنے کہ ایسا ماجرا ہے ۔ کہ وہ پانی کے لینے کو گیا ہے
وہ لایا اس طرح سے مشک آب ۔ کہ اسکے بوجھ سے تھا سخت بیتاب
فدا ہوں آپ پر سے میرے ماں باپ ۔ زہے قسمت کہ یعنی آئے یہاں آپ
چلا پھر بعد اسکے ان کو لیکر ۔ لسوئے باغ وہ فرخندہ اختر
گیا پھر وہ لسوئے نخل خرما ۔ وہاں سے خوشۂ تر لیکے آیا
کیا ارشاد حضرت نے اس ہنگام ۔ کہ لایا توڑ کر تو پختہ و خام
کہا اس نے کہ محبوب الٰہی ۔ تیری خاطر میں ایسی بات آئی
تمہارے واسطے میں توڑ لایا ۔ کہ جس جس طرح کا مرغوب خرما
غرض کھائے انہوں نے خوشۂ تر ۔ پیا وہ آب شیریں اسکا دیگر
کہ میں کھاتا قسم لیکر اس خدا کی ۔ یہ قدرت میں ہے جس کی جان میری
سوال اس کا بروز حشر ہوگا ۔ یہاں جو کچھ مزا تم نے اٹھایا
یہ شیریں اور پاکیزہ چھوہارے ۔ کہ آئے آج کہانے میں تمہارے
ابوہیثم ہوا وہاں سے روانہ ۔ کہ تا اسکے لئے پکوائے کھانا
نہ ہرگز ذبح اس بکری کو کیجیو ۔ ترے گھر میں جو بکری دودھ کی ہو
پکاکر سامنے حضرت کے لایا ۔ انہوں نے اس کی خاطر وہ کیا تھا

نکل آئے یکایک گھر سے باہر ۔ نہ تھا وہ وقت آپکا مقرر
غرض باہر وہ جب تشریف لائے ۔ تو انکے سامنے بوبکر آئے
کہا اس تہ زمیں آپ آگیا ہوں ۔ کہ روئے اطہر و اقدس کو دیکھوں
پھر اسکے بعد کچھ عرصہ نہ گذرا ۔ کہ وہاں آنا ہوا حضرت عمر کا
عمر بولے مجھے ای فخر عالم ۔ تمہارے پاس لائی بھوک اسدم
ابی ہیثم وہ مرد بہرہ ور تھا ۔ بخوبی صاحب باغ و شجر تھا
اگرچہ وہ غنی تھا مال و زر میں ۔ نہ تھا خادم ولیکن اسکے گھر میں
کہی یہ بات اس کی اہلیہ نے ۔ کہاں خادم ہے تیرا بتا دے
نہ گذری تھی انہیں کچھ دیر باہر ۔ کہ آیا اہل خانہ مشک لیکر
رکھی جب مشک اسنے دوش پر سے ۔ تو یوں کہنے لگا خیر البشر سے
غرض از راہ تعظیم و مدارات ۔ لٹایا اسنے اپنے ہاتھ سے آپ
وہ نخلستان میں جسوقت آیا ۔ بچھونا واسطے اسکے بچھایا
رکھا اسکو حضور مصطفیٰ میں ۔ حضور شافع روز جزا میں
مناسب تھا تجھے اس طرح لانا ۔ کہ کر لیتا جدا اچھے سے پکا
کہ یہ خرما کے ہیں جو خوشۂ تر ۔ کچھ اک پختہ ہوئے ہیں کچھ ہیں گدر
تو ان خوشوں سے من چاہے کھاؤ ۔ مذاق دل کی کیفیت اٹھاؤ
پسند آئی جو یہ نعمت نہایت ۔ تو فرمانے لگے اسوقت حضرت
کہ تم نے آج یہ نعمت جو کھائی ۔ مزے سے اس کی کیفیت اٹھائی
یہ سایہ سرد بیٹھے جسکے نیچے ۔ یہ پانی خوش ہوئے تم جسکو پیکے
غرض پوچھیں گے تم سے حشر کے دن ۔ سبھی اس نعمت الوان کو گن گن
کیا اسوقت حضرت نے ارشاد ۔ کہ رکھنا چاہیے اس بات کو یاد
کیا بس ذبح بزغالہ کو لیکر ۔ نہیں معلوم وہ مادہ تھی یا نر
ابوہیثم سے پھر حضرت نے پوچھا ۔ کہ خادم بھی ترے گھر کوئی ہوگا

کہا اس نے نہیں کوئی پرستار	کہا حضرت نے اب رہنا خبردار	کہ تو جسوقت یہ احوال سن لے	کہ آئے میری یہاں قیدی کئی ہیں
تو اس ہنگام میری پاس آنا	کہ تجھ میں ایک خادم بخش دونگا	پھر اسکے بعد تھوڑے روز گذرے	کہ دو بردہ کسی جانب سے آئے
نہ اسکے ساتھ بردہ تیسرا تھا	ابو ہیثم یہ چرچا سنکے آیا	کیا حضرت نے یہ ارشاد اسکو	کہ ان دو میں سے لیجا ایک کو تو
ابو ہیثم نے کی یہ عرض ان سے	کہ جو بہتر ہو انمیں سے وہ دیجیے	پسند خاطر والا جو آوے	ابو ہیثم اسی کو لیکے جاوے
کہا پھر آپ نے اس سے یہ بولی	کہ مجھ سے اب جو تو نے مشورے کی	امین موتمن جو مجھ کو سمجھا	تو میں کہتا ہوں اس بردہ کو لیجا
کہ جس بردہ کا دیکھا میں نے چال	کہ پڑھتا تھا نماز رب متعال	ولیکن تجھ کو کرتا ہوں نصیحت	کہ رہنا اس کے مصروف رعایت
ابو ہیثم پھر اپنے گھر کو آیا	یہ سارا حال بی بی کو سنایا	ابو ہیثم سے بولی اس کی عورت	کہ جو کچھ آپ نے کی ہے نصیحت
نہیں ممکن بجا لاوے اسے تو	یہ بہتر ہے کہ کر آزاد اسکو	کیا فی الفور ابو ہیثم نے آزاد	وہ بردہ تو کیا حضرت نے ارشاد
کہ یہاں حق نے نبی ایسا بھیجا	خلیفہ بھی کوئی ایسا نہ آیا	کہ جسکے واسطے وہ صاحب راز	برائے مشورت ہو دین دمساز
تو ان دو میں سے ہے یہ ایک کا حال	سکھاتا ہے اسے نیکی کے افعال	وہ ہوگا دوسرا جو صاحب ناز	بتاتا ہے اسے اطوار ناساز
غرض جس شخص کو اسکو خدا نے	بچایا اس شریر نا سزا سے	رہا محفوظ وہ بند جہاں میں	بری کاموں سے ہر زندگانی میں
رسول اللہ کا مقصود ارشاد	دلاتا ہے یہاں اس بات کو یاد	کہ تھی وہ جو ابوہیثم کی بی بی	وہ تھی اس کی مشیر راہ نیکی
کبھی کیا بات بی بی نے میاں سے			کہ بردہ کر دیا آزاد اس نے

۴۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ اَهْرَاقَ دَمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَغْزُوْ فِی الْعِصَابَةِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَاْکُلُ اِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِیْرُ وَاَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ یُعَزِّرُوْنَنِیْ فِی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ

ابی وقاص کا بیٹا ہے جو سعد	بیان کرتا ہے یہ احوال روداد	کہ میں اسلام میں ایسا بشر تھا	کیا اول خدا کی راہ میں خوں
خدا میں جس نے اول تیر پھینکا	وہ تیر انداز پہلے سب میں تھا	بیان کرتا ہوں میں اس وقت کا حال	کہ جب تھوڑے سے اصحاب خوش افعال
بحکم شاہ دیں کرتے غزا تھے	مگر عسرت میں ایسی مبتلا تھے	ہمیں کھانا میسر تھا نہ کچھ دال	مگر کھاتے رہے برگ درختاں
وہ یا حبلہ ہمیں کھانے کو ملتا	کہ جو میوہ درخت خار کا تھا	یہاں تک بات پہنچی کی خورش کی	کہ ہم سب کی یہ حالت ہو گئی تھی
کہ وقت دفع حاجات ضروری	بشکل پشک بز یا پشک نکلتی	ہوا کرتا تھا بس فضلہ نجاست	رہی اس طرح کی لاحق صعوبت
بانخواب یہ کیسا ماجرا ہے	کہ یہ قوم اسد کیسی برا ہے	کیے تھے میں نے راہ دیں میں افعال	گئے برباد کیا میرے وہ افعال

ح عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَشُوَيْسًا اَبَا الرُّقَادِ قَالَا بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ قَالَ انْطَلِقْ اَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِىْ اَقْصٰى اَرْضِ الْعَرَبِ وَاَدْنٰى بِلَادِ اَرْضِ الْعَجَمِ فَاَقْبَلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْمِرْبَدِ وَجَدُوْا هٰذَا الْكَذَّانَ فَقَالُوْا مَا هٰذِهٖ هٰذِهِ الْبَصْرَةُ فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَغُوْا حِيَالَ الْجِسْرِ الصَّغِيْرِ فَقَالُوْا هٰهُنَا اُمِرْتُمْ فَنَزَلُوْا فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ وَاِنِّىْ لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى تَقَرَّحَتْ اَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقَسَمْتُهَا بَيْنِىْ وَبَيْنَ سَعْدٍ فَمَا مِنَّا مِنْ اُولٰٓئِكَ السَّبْعَةِ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ وَسَتُجَرِّبُوْنَ الْاُمَرَاءَ

شویس و خالد بن عمیر راوی | ہوئی گویا یہ تقریر مساوی
کہ عتبہ وہ جو تھا غزوان کا بیٹا | عمر نے اُنکو نائب کرکے بھیجا
کبھی ہنگام رخصت اس سے یہ بات | کہ جا ہمراہیوں کو لیکے تو سات
کیے سرعت چلو جاؤ وہاں تک | عرب کی حد کشور ہے جہاں تک
عجم کے شہر جب نزدیک پاؤ | وہاں سے بڑھ کر تم آگے نہ جاؤ
غرض عتبہ ہوا وہاں سے روانہ | لیئے وہ سات سارا کارخانہ
کیا مربد تلک لوگوں نے آہنگ | نظر آیا انہیں ایک تودہ سنگ
ہم کہنے لگے یہ چیز ہے کیا | کوئی اُن میں سے بولا ہے یہ بصرا
پھر آگے کو چلے وہاں سے بھی بڑھ کر | ہوئے وارد غرض چھوٹے سے پل پر
وہاں کرنے لگے آپس میں کور | ہوئے کہتے ہم اسی منزل کو مامور
اُنہوں نے کی غرض اُسی اقامت | وہاں کا حال رکھتا ہے طوالت
کیا راوی نے یہاں قصہ اسا اقا[illegible] | کہ تھا اُسکے تئیں اس بات سے کام
کہ عتبہ نے وہاں اگلی حقیقت | بیاں اس طرح کی اپنی حقیقت
کہ تھا کیسا وہ عسرت کا زمانہ | بہت تنگی و قلت کا زمانہ
کہ میں جس وقت ہمراہ نبی تھا | کہوں کیا کس طرح کا حال دیکھا
ہمراہ نبی ہم آدمی سات | بسر اس طرح کرتے تھے اوقات
کوئی کھانا نہ وہاں پڑ لیے تھا | میسر تھا مگر تو تکا کھا تا
یہاں تک ہم نے کھائے برگ اشجار | کہ باچھیں ہو گئیں تب ریش افگار
وہیں میں نے پائی ایک چادر | کیا تقسیم اُس چادر کو لیکر
رکھی کچھ میں نے کچھ وہ سعد کو دی | شریک اُس میں ہوئے ہم دونوں ساجی
یہ تھا عتبہ کا مقصود حکایت | کہ اُن روزوں نہیں تھی عشرت و راحت
پھر آیا جو کہ آسائش کا زمانہ | تو دیکھا اس طرح کا کارخانہ
کہ تھے جو اُس جگہ وہ سات اشخاص | تو اُن ساتوں میں اب ایک ایک تھا خاص
امیر شہر ہر صاحب خدم ہے | بسامان امارت محتشم ہے
رہے میں اور جو اشخاص باقی | ہماری بعد دیکھو گے کہ وہ بھی
ریاست میں امیر شہر ہونگے | امارت میں کبھی رئیس ہر ہونگے

ح عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِى اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِى اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَىَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِىْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَىْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ

انس کہتا ہے حضرت نے کہا ہے | کہ میرا تو کچھ ایسا ماجرا ہے | خدا کی راہ میں جو میں نے سختی | اٹھائی ہے اٹھا دیگا نہ کوئی

ملی اس راہ میں جو مجھکو ایذا | نہ پاوے گا کوئی یہ رنج اصلا | گئے یوں میرے اوپر تیس ان رات | کہ کہانیکو نہ آیا اس قدر بات

کہ وہ کھانا کوئی جاندار کہاتا | خیال بھوک کو جیسے بھلا دے | بلال اسوقت تھا ہمراہ میرے | یہی تکلیف تھی اس کو بھی گہری

اگر تھوڑا سا کہانا ہات آتا | بلال اپنی بغل میں تہا چھپاتا | وہ ایسی چیز ہوتی مختصر تھی | بغل میں اس کی چھپ جاتی بخوبی

ح عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ اِلَّا عَلٰى ضَفَفٍ

انس اظہار کرتا ہے حقیقت | کہ تھا یہ آپکا حال معیشت | کہ انکے پاس کہانا رات دن کا | رہا کرتا نہ تھا ہرگز اکٹھا

نہ نان و لحم کو اتنا وہ پاتے | کہ دونوں وقت بھر کر پیٹ کہاتا | ولیکن شافع روز قیامت | بصورت دیکھتے وقت ضیافت

ح عَنْ نَوْفَلِ بْنِ اِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيْسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ وَاِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَاُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيْهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ هَلَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَاَهْلُ بَيْتِهٖ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ فَلَا اَرَانَا اُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

ہوئی منقول یہ گفتار نوفل | کہ تھا جو عبدرحمن یار نوفل | وہ کیسا یار یار ہمنشیں تہا | وہ کیسا ہمنشیں ہمدم دین تہا

بیان کرتا ہے قصہ ایکدن کا | کہ اپنے گھر ہمیں وہ لیکے آیا | گیا اندر ہمیں باہر بٹھا کے | پھر آیا گھر سے وہ باہر نہا کے

دکہا پھر اس نے کاسہ ایک لاکر | کہ نان و لحم تہا کاسے کے اندر | غرض جب رکہ چکا لاکر یہ کہانا | تو وہ یار نبی پھر خوب رویا

سوال اس سے کیا ہمنے اسوقت | کہ تم کو ہے رلاتی کونسی بات | کہا اس نے کہ ہے اس بات کا غم | کہ دنیا سے گئے سردار عالم

ولیکن آپنے تا وقت رحلت | اٹھائی آہ کیا سختی صعوبت | نہ کہائی نان جو بھی سیر ہو کر | انہوں نے اپنی اہلبیت کے ساتھ

گماں اس کا نہیں مجھکو کبھی ہے | کہ دنیا میں جو یہ مہلت ملی ہے | بھلا میرے لیے ہے کونسا کام | بھی ہے کون سا بہتر بھلا کام

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سِنِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیان میں سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں چار حدیثیں ہیں۔

ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

مسلسل عمر کی تعداد محبوب الہی کی | باضداد روایت اب بیاں راوی بتاتا ہے

کہا عباس کے بیٹے نے یہ حال | رہے مکہ میں حضرت سیزدہ سال | غرض تیرہ برس تک اُن کو واں پر | نزول وحی تھا مکہ کے اندر
گئے فردوس کو جب اِس جہاں سے | ترسٹھ سال کے حضرت نبی تھے

۲ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ

جریر راوی احوال حضرت | بیان کرتا ہے ایسا حال حضرت | کہ بوسفیان کے بیٹے سے سنا ہے | بوقت خطبہ یہ اُس نے کہا ہے
کہ جب دُنیا سے فرمائی تھی رحلت | ترسٹھ سال کی تھی عمر حضرت | ترسٹھ سال کی بوبکر کی تھی بھی | ترسٹھ سال کی عمر عمر کی تھی
ترسٹھ سال کا اب میں بھی ہوں | اُمید موت یعنی کر رہا ہوں

۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

روایت ہے یہ حضرت عائشہ سے | کہ جس دن آپ دُنیا سے سدھارے | ترسٹھ سال کی عمر نبی تھی | کہ جس ہنگام میں رحلت ہوئی تھی

۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ

کہا عباس کے دانا پسر نے | کہ تھے حضرت نبی پینسٹھ برس کے

۵ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

کہا دغفل ذہلی مذکور ایسا | [illegible] | کہ تھی پینسٹھ برس کی عمر والا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهٖ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَّالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ اثْبُتُوْا وَاَبُوْبَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَاَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

قیامت سے نہیں کم انتقال سرور عالم | کہ جس کا یاد کرنا آج تک ہم کو رلاتا ہے

جہاں کا باغ تاراج خزاں ہے | اُجڑتا ہم صفیرو گلستاں ہے | جناب سرور عالم کی رحلت | قیامت ہے قیامت کی قیامت
رسول اللہ گر مانع نہ ہوتے | سراپا پیٹ کر ہم جان کھوتے | کہیں کیا بندگی بیچارگی ہے | فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے
محبت آپ کے ماتم میں رو لو | مژہ میں اشک کے موتی پرو لو | اگر کچھ الفت خیر الوریٰ ہے | مقام گریہ ہے رونے کی جا ہے
انس نے یہ خبر کیسی سنائی | کہ فوج غم نے کی ہم پر چڑھائی | نظر میں چھا گیا سامان غم کا | مژہ پر آ گیا دامان الم کا
انس کرتا ہے یہ تقریر پُر غم | کہ میری کی نظر حضرت پہ اُس دم | کہ جس دم در کا پردہ اٹھ گیا تھا | جو جا کر سامنے ٹکا ہوا تھا
[illegible]

کیوں کیا مصحف رخسار کا حال	بشکل صورت مصحف ہوا حال	عجب اک نور روئے پاک تھا	ہدایت کا نمونہ سر بسر تھا
رقم کرتا ہے راوی اور یہ بات	کہ اکثر لوگ تھے بوبکر کے ساتھ	سمجھ کر انکو سر خیل صحابہ	ہوا اجماع بر خیل صحابہ
کیا پھر سب کو حضرت نے اشارہ	کہ جاؤ نہیں تم ثابت ہی رہنا	پھر اسکے بعد بھی بوبکر صدیق	امامت انکی کرتے تھے بہ تحقیق
اب آگے کیا کہوں یہ جا ہے رقت	کہ جب نزدیک آیا وقت رحلت	مقابل در کے اس پردہ کو چھوڑا	کہ جس کو پیشتر اٹھوا دیا تھا
	یہ ہے روز دوشنبہ کی حقیقت	اسی دن آپ نے فرمائی رحلت	

۲ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ

جناب عائشہ با جان غمگین	بیاں کرتی ہیں یہ حال شہ دین	کہ جب ہنگام رحلت سر پر آیا	مرے سینہ کا تھا تکیہ لگایا
دیا اسوقت کا یہ ماجرا تھا	کہ میری گود کا تکیہ کیا تھا	منگا کر طشت پھر خیر الورا نے	فراغت بول کی کی مصطفا نے
	پھر اسکے بعد چھوڑا اس جہاں کو	گئے گلگشت گلزار جناں کو	

۳ ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

جناب عائشہ کہتی ہیں یہ بات	نہایت حسرت و اندوہ کے ساتھ	کہ دیکھا میں نے فخر انبیا کو	بحال قرب رحلت مصطفا کو
دھرا تھا پاس انکے کاسۂ آب	کہ ہوتے جب تھے تاب بیتاب	تو اس پانی سے کر کے ہاتھ کو تر	پھراتے تھے رسول اللہ منہ پر
پھر اسکے بعد کہتے تھے خدایا	غرض یا رب وقت ہے تیری مدد کا	مدد کر منکرات موت پر تو	شدائد کے تئیں آسان کر تو
دعا حضرت نے فرمائی اس اوقات	بجائے منکرات موت سکرات	یہاں راوی جو دونوں لفظ لایا	سماعت میں اسے شک ہو گیا تھا

۴ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جناب عائشہ با دیدۂ نم	بیاں کرتی ہیں یہ احوال پر غم	کہ میں نے موت کی شدت جو دیکھا	بظاہر جو نبی کی جان پر تھی
	تو مجھ کو رشک پھر اس پر نہ آیا	کہ جسکا دم بہ آسانی ہو نکلا	

۵ ح عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

جناب عائشہ نے آہ پیہم	اٹھا کے دل پہ کیا صدمۂ غم	مصیبت کا عجب احوال دیکھا	انہیں جو درد کیا کیا حال دیکھا

وہ کہتی ہیں کہ محبوب الٰہی	ہوئے فردوس کو جب راہی	رہی تکرار یہ خورد و کلاں میں	کہ کیجے دفن انکو کس مکاں میں
کہا بو بکر نے پیر و جواں سے	سنا ہے میں نے حضرت کی زباں سے	کہ جو کوئی نبی یہاں سے گیا ہے	تو اُس جانیکا ایسا ماجرا ہے
بوقتِ انتقالِ دارِ محنت	وہ اُس مسکن سے رکھتا ہے محبت	کہ جسمیں چاہتا ہے دفن ہونا	قیامت تک بعین عیش سونا
غرض یہ ہے جنابِ نیک فرجام	جہاں کرتے ہیں اس ہنگام آرام	وہیں پہ چاہئیے مدفن بنانا	وہیں ختمِ رسالت کو سلانا

٦ ح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا مَاتَ

کہا عباس کے بیٹے نے ایسا	کہا ہے عائشہ نے یہ بھی چرچا	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	تو بو بکر نے باعینِ الفت
لیا بوسہ جبینِ مصطفیٰ کا			جبینِ افتخارِ انبیا کا

٧ ح عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَوَضَعَ فَمَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى سَاعِدَيْهِ وَقَالَ وَا نَبِيَّاهُ وَا صَفِيَّاهُ وَا خَلِيلَاهُ

عجب پُر درد قولِ عائشہ ہے	اگر پوچھو تو سچا مرثیہ ہے	کہ جب رحلت ہوئی حضرت کی تھی تو	تو اُسدم آئے تھے بو بکر صدیق
یاں جبینِ حضرت رکھ دہن کو	رکھے ساعد پہ اُنکے ہاتھ دونو	کہا پھر وانبیا واصفیا	کہا پھر بعد اسکے وا خلیلا
	برائے سید و سردارِ ثقلین	کئے صدیق نے اظہار یہ بین	

٨ ح عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

کہا راوی انس نے آپ جس روز	مدینہ میں ہوئے تھے رونق افروز	عجائب رونق و زینت فزا تھا	مدینہ مطلعِ نور و ضیا تھا
بیاں کیا تھے اُس دن کی حالت	کہ جسدن آپ نے فرمائی رحلت	شبِ غم کا اندھیرا ہو گیا تھا	مگر بختِ مدینہ سو گیا تھا
اداسی تیرگی کا تھا یہ عالم	دلوں پہ چھا گئی تھی ظلمتِ غم	ابھی ہم تھے بدفنِ شاہِ لولاک	ابھی چھوٹی نہیں تھی ہاتھ سے خاک
	کہ آپس میں تغیری آگئی تھی	دلوں پر تیرگی سی چھا گئی تھی	

٩ ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

	یہ قولِ عائشہ ہے کیا جگر سوز	کہ حضرت نے قضا کی پیر کے روز	

١٠ ح عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلَثَاءِ وَيَوْمَ الثُّلَثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ يُسْمَعُ صَوْتُ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

امام جعفر صادق بیاں نے	روایت کی ہے یوں اکثر نے اپنے	کہ وہ دن تو مقرر ہی کا تھا	کہ جسدن آپ نے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اُسدن ہوا تھا	سہ شنبہ کی بھی شب نے قصد کیا تھا	نہ مرقد میں رکھا تک کے ذرا بھی	ولیکن چارشنبہ کی جو شب تھی
تو اس شب میں یہ کہتے تھے جعفر	جناب شافع روز قیامت	کہی سفیان نے اوروں کی ہے بات	کہ جسدم چارشنبہ کی ڈھلی رات
تو اسدم کان میں آنے لگی تھی	صدا آواز کسی پھاوڑے کی	لحد یعنی وہاں ہوتی تھی تیار	برائے خوابگاہ شاہ ابرار

ح عن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف قال توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین ودفن یوم الثلثاء

ابی سلمہ سے یوں آئی روایت	ہوئی روز دوشنبہ موت حضرت	ولیکن دفن منگل کو ہوئے تھے	اسی دن قبر میں رکھے گئے تھے

۱۲ ح عن سالم بن عبید وكانت له صحبة قال اغمی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مرضه فافاق فقال حضرت الصلوة فقالوا نعم فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل للناس او قال بالناس ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة ان ابی رجل اسيف اذا قام ذلك المقام بكى فلا يستطيع فلو امرت غيره قال ثم اغمی علیه فافاق فقال مروا بلالا فليؤذن ومروا ابا بكر فليصل بالناس فانكن صواحب او صواحبات يوسف قال فامر بلال فاذن وامر ابو بكر فصلى بالناس ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجد خفة فقال انظروا لی من اتكئ عليه فجاءت بريرة ورجل اخر فاتكا عليهما فلما راه ابو بكر ذهب لينكص فاوما اليه ان يثبت مكانه حتى قضى ابو بكر صلاته ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض فقال عمر والله لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي هذا قال وكان الناس اميين لم يكن فيهم نبي قبله فامسك الناس فقالوا يا سالم انطلق الى صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فادعه فاتيت ابا بكر وهو في المسجد فاتيته ابكي دهشا فلما رآني قال لي اقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ان عمر يقول لا اسمع احدا يذكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض الا ضربته بسيفي

هذا فقال لي انطلق فانطلقت معه فجاء هو والناس قد دخلوا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال يا أيها الناس افرجوا لي فافرجوا له فجاء حتى أكب عليه ومسه فقال إنك
ميت وإنهم ميتون ثم قالوا يا صاحب رسول الله أقبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال نعم فعلموا أن قد صدق قالوا يا صاحب رسول الله أيصلى على رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا وكيف قال يدخل قوم فيكبرون ويدعون ويصلون
ثم يخرجون ثم يدخل قوم فيكبرون ويصلون ويدعون ثم يخرجون حتى يدخل الناس قالوا
يا صاحب رسول الله أيدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالوا أين قال في
المكان الذي قبض الله فيه روحه فإن الله لم يقبض روحه إلا في مكان
طيب فعلموا أنه قد صدق ثم أمرهم أن يغسله بنو أبيه واجتمع المهاجرون يتشاورون
فقالوا انطلق بنا إلى إخواننا من الأنصار ندخلهم معنا في هذا الأمر فقالت الأنصار
منا أمير ومنكم أمير فقال عمر بن الخطاب من له مثل هذه الثلث ثاني اثنين
إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا من هما قال ثم بسط يده
فبايعه وبايعه الناس بيعة حسنة جميلة

ہوا منقول سالم کی زبانی | کہ ہے حضرت نبی کا وہ صحابی | کہ آئی جب مرض کی آپ پہ شدت | ہوئے بیہوش کچھ اسوقت حضرت

افاقت جبکہ بیہوشی سے پائی | تو یہ بات آپ نے لوگوں سے پوچھی | کہ کیا وقت نماز آیا ہی میرے | کہا لوگوں نے ہاں اے فخر محشر

کہا کہدو بلال اسدم اذان کے | نماز آکر ابوبکر اب پڑھاوے | کرے بوبکر لوگونکی امامت | ہے یعنی بجا قید جماعت

پھر اسکے بعد آئی کچھ غشی سی | ہوئی پھر آنکو لاحق بیہشی سی | ہوئے جب آپ اس حالت سے باہر | کیا ارشاد ویسا ہی بتکرار

سنا جب عائشہ نے حکم انکا | کہا بس نرم دل ہی باپ میرا | وہ ہوگا جب کھڑا بہر امامت | نہ دیکھیگا وہاں پھر تمکو حضرت

نہ ہوگا اسکے دل پر یہ گوارا | نہایت درد سے رونے لگیگا | اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ | تو بہتر تھا کہ ہے محزون [illegible] باپ

غشی کی سی پھر اسکے بعد حالت | ہوئی لاحق بحال آنحضرت | ہوئی جو پھر افاقت تیسری بار | تو کی پھر آپ نے ویسی ہی گفتار

کوئی یعنی کہو بوبکر آوے | نماز آکر وہ لوگوں کو پڑھاوے | سبھے عائشہ کرکے اشارا | کیا ارشاد یہ بھی آشکارا

کہ تم جواب یہ باتیں کر رہی ہو | مثال صاحبات یوسفی ہو | کہ یعنی دل میں ہے کچھ بات جو | بظاہر جسکو کہتے ہو نہیں خوب

غرض بھیجا موذن کو جو ارشاد | اذان دینے کو یا جان ناشاد | سنا صدیق نے جو حکم حضرت | ہوا بس لہر حضرت کی امامت

پھر اسکے بعد ایسا ماجرا تھا / مرض میں کچھ ہوئی تخفیف پیدا / تو فرمایا کہ دیکھو اس بشر کو / کہ تکیہ آج میرے واسطے ہو
سنکے آپکا جو قول ظاہر / بریدہ وہاں آئے فی الفور حاضر / وہیں پھر دوسرا بھی شخص آیا / کہ تکیہ آپ نے آپنے لگایا
ہوئے اسطور سے باہر برآمد / جناب شاہ دیں حضرت محمد / ہوئے صدیق جب آگاہ اس سے / ارادہ یہ کیا پیچھے کو پھر لے
کیا بس آپنے انکو اشارا / کہ تم ثابت رہو پیچھے نہ ہٹنا / غرض صدیق غمگیں نے بنا کام / نماز اپنی کو پہنچایا باتمام
پھر اس کے بعد یہ کہتا ہی راوی / ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی / کہوں کیا ماجرا حضرت عمر کا / کہ تھے وہ آپ پر کس درجہ فدا
یہ انکو جوشش الفت کی آئی / کہ سوگند خدا کے پاک کھائی / کہ گر کوئی کہے گا یہ زباں سے / کہ کی رحلت نبی نے اس جہاں سے
تو میں کھینچے ہوئے ہوں آج تلوار / کروں گا مار کر اسکو نگونسار / جو تھے موجود اشخاص و اُسجا / تحیر ہو گیا انکو سراپا
کہ حضرت کے سوا کوئی پیمبر / نہ دیکھا تھا نہ آیا تھا وہاں پر / تو وہ اسواسطے فوت نبی سے / بہت حیران تھے ششدر کھڑے تھے
کہا سالم سے پھر لوگوں نے ایسا / کہ تو یار نبی کو جا بلا لا / بیاں کرتا ہے سالم اب حقیقت / کہیں آیا بنزد یار حضرت
تو وہ بوبکر جو یار نبی تھے / وہ اس ہنگام تھے مسجد میں بیٹھے / گیا میں پاس آنکے زار و گریاں / نہایت مضطرب حیراں پریشاں
مجھے صدیق نے جو وقت دیکھا / کہا حضرت کو جنت کے گئے کیا / کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے / عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے
کہ گر کوئی کریگا یہ حکایت / کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت / تو میں فی الفور قتل اسکو کروں گا / امان دم لینے کی ہرگز نہ دوں گا
اُٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ / کہا سالم سے چل تو میرے ہمراہ / وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا / ہجوم و ازدحام مرداں تھا
کہا صدیق نے سنتے ہی لوگو / ذرا آنیکا مجھکو راستا دو / ملا رستہ تو وہ یار پیمبر / گیا نزد شفیع روز محشر
بعین بیقراری گر پڑا وہاں / پریشاں حال حیراں چشم گریاں / چھوا پھر تن جناب شاہ دیں کا / لیا بوسہ جبین نازنیں کا
سنبھلکر پھر پئے تسکین امت / ثنائی پڑھ کے یہ مصحف کی آیت

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

کہا لوگوں نے تب و یا خلیفت / ہوئی کیا آپ کی تحقیق رحلت / کہا صدیق نے لوگو سے سن لو / سدھارے آپ فردوس بریں کو
یہ سنکر صاف سب لوگوں نے جانا / کہ جنت کو ہوئے حضرت سدھارا / یقیں اس بات کا جب انکو آیا / تو یہ صدیق سے احوال پوچھا
کہ کیا ہم سب نماز میت اسدم / پڑھیں با قلب محزوں چشم پرنم / کہا صدیق نے لوگو نے پڑھو / نماز میت ختم رسل کو
کہا لوگوں نے کیفیت بتاؤ / پڑھیں کس طرح سے اسکا پتا دو / کیا صدیق نے ان سب کو ارشاد / کہ یہ انداز پڑھنے کا رکھو یاد
کہ تم سب میں سے اک گروہ آئے / نماز اسطرح سے وہ پڑھکے جائے / شروع ابتدا تکبیر سے ہو / پڑھیں پھر وہ درود با صفا کو
دعا سے جبکہ ہو جاوے فراغت / تو باہر کو نکل آوے وہ جمعیت / غرض پھر دوسرے جو لوگ آویں / اسی صورت سے وہ بھی پڑھتے جاویں

کہا بوبکر نے خیر الوریٰ کو ‏ کریں گے دفن وہیں کے پیشوا کو
کہا لوگوں نے اب یہ بھی بتادو ‏ کریں گے کس مکاں میں دفن انکو

کہا صدیق نے وہ جو مکاں ہے ‏ کہ جائے فوت ختم مرسلاں ہے
خدا نے بعد اطہر کو بدن سے ‏ نکالا ہے جہاں پاکیزہ تن سے

بخوبی ہے وہ جا طیب و پاک ‏ وہیں ہوگا مزار شاہ لولاک
غرض بوبکر کا یہ جو بیاں تھا ‏ بصدق دل یقیں لوگوں کو آیا

ہوئی موقوف جب تکرار گفتار ‏ ہوئے مشغول غسل شاہ ابرار
غرض مصروف غسل مصطفےٰ تھے ‏ چچا حضرت کے اور بیٹے چچا کے

لکھا ہے شارح غسل نبی نے ‏ دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل ‏ قثم بھی تھا بکار غسل داخل

کہ یہ دونوں ہیں فرزندان عباس ‏ قرابت میں قریب اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر ‏ معاون تھے بغسل ذات اطہر

یہاں اجمال تھا راوی کو منظور ‏ کہ اب کرنے لگا کچھ اور مذکور
کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران ‏ ہوئے آپس میں گرم مشورہ ان

کہا صدیق سے بہتر ہے یہ بات ‏ چلو انصار کے یہاں تم ابھی تو ساتھ
کہ تا انصار کو ہم مشورت میں ‏ کریں اپنا شریک اس مصلحت میں

کہ ہو قائم مگر امر خلافت ‏ سبھی اشخاص آویں زیر بیعت
غرض انصار سے جب مشورت کی ‏ تو ان لوگوں نے ایسی مصلحت دی

کہ ہم میں سے ہمارا ہو خلیفہ ‏ مگر تم میں تمہارا ہو خلیفہ
جواب انکو دیا حضرت عمر نے ‏ نبی کے یار مخلص باخبر نے

کہ ہے کس کے لئے یہ بات حاصل ‏ کہ ہو اس میں یہ خصلت سب میں فاضل
خدا نے کس طرح کس کو کہا ہے ‏ کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے

گئے تھے غار میں حضرت جس کے ساتھ ‏ بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ
فضیلت دوسری یہ برملا ہے ‏ کہ اسکو امر لاتحزن کیا ہے

کہا تھا غار میں اے یار ہمدم ‏ نکر اسوقت میں زنہار تو غم
فضیلت تیسری ہے یہ ہویدا ‏ کہا بوبکر سے حضرت نے اسجا

کہ یعنی غم نہ کھا ہرگز اس اوقات ‏ کہ بس اللہ ہم دونوں کے ہے ساتھ
ہوئی جب اسکی ثابت یہ فضیلت ‏ تو ہے صدیق شایان خلافت

عمر نے پھر تو ہاتھ اپنا بڑھایا ‏ کف صدیق پر بیعت کو لایا
ہوئی صدیق سے تقدیم بیعت ‏ پھر اسکے بعد تھی تعمیم بیعت

کہ جو اشخاص تھے حاضر وہاں پر ‏ سبھی داخل ہوئے بیعت کے اندر
کہ کی صدیق سے ان سب کی بیعت ‏ باخلاص دل و حسن عقیدت

۳۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ کَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَاہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْکِ بَعْدَ الْیَوْمِ اِنَّہٗ قَدْ حَضَرَ مِنْ اَبِیْکِ مَا لَیْسَ بِتَارِکٍ مِّنْہُ اَحَدًا اَلْمُوَافَاۃُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

انس کہتا ہے یہ با دیدۂ نم ‏ کہ یعنی شدت و سختی کا عالم
رسول اللہ پر دردا دریغا ‏ بیاں کیا کیجے گزرا سو گزرا

جناب فاطمہ بنت شہ دین ‏ نہایت مضطرب محزون و غمگین
یہ کہتی تھیں کہ کیا ہے کرب و محنت ‏ ہوئی لاحق بجان پاک حضرت

یہ سنکر اُنسے بولے شاہ معراج ‏ کہ ہے سختی جو تیرے باپ کو آج
پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی ‏ یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی

وہ ہے لاحق ترے بابا کو کہ ‏ نہیں جس چیز سے چارا کسی کو
قیامت تک کوئی بندہ نہیں ہے ‏ کہ جس پر موت کا صدمہ نہیں ہے

ح عن ابن عباس انه حدث انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة قالت فمن لم يكن له فرط من امتك فانا فرط لامتي لن يصابوا بمثلي

کہا فرزند نے عباس کے حال | کہ حضرت سے سنا ہے یہ احوال
زبان اطہر و اقدس نبی کی | ہاں گفتار یعنی درفشاں تھی

کہ امت میں سے میری جس کسی کی | مریں دو بچے آگے باپ ماں کے
خدا مادر پدر کو اسکے جنت | کریگا اسکے باعث سے عنایت

کہا تب عائشہ نے یہی کہنا | کہ جسکا ایک ہی بچہ موا ہو
فرط وہ ایک بھی ہوویگا کیونکی | کہا حضرت نے او توفیق والی

وہ بچہ ایک جسکا مرگیا ہے | غرض ماں باپ کا وہ میوہ ہے
جناب عائشہ نے پھر یہ پوچھا | کہ ہو جو امتی ایسا تمہارا

کہ جس نے ایک بھی فرزند کا غم | نہ دیکھا ہو بھلا اے سردار عالم
تو اسکا حال کیا ہوگا وہاں پر | وسیلہ کونسا ہے روز محشر

کہا حضرت نے میں اسکا فرط ہوں | دل امت میری غم سے ہو خوں
اٹھائی میری فرقت کی مصیبت | کہاں ہے دوسری ایسی مصیبت

غزل

جہاں میں شور محشر گھر بگھر ہے | قیامت رحلت خیر البشر ہے

ملک جن و بشر ہیں زار و نالاں | زمین و آسماں بھی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا نظروں سے چھپنا | اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے

وفات سید کون و مکاں سے | سر شوریدہ عین درد سر ہے
اندھیرا کیوں نہو سارے جہاں میں | چھپا پردہ میں وہ رشک قمر ہے

نہیں گر سامنے وہ رشک گلشن | رگ گل چشم تر میں نیشتر ہے
کسی کے روئے اطہر کا تصور | ہمیں تو رات دن آٹھوں پہر ہے

کہاں تک صدمۂ فرقت اٹھاؤں | کہ ہمراہ جذبۂ آہ سحر ہے
تڑپتا ہے تپ فرقت سے کاملی | کوئی وہاں تک نہیں کرتا خبر ہے

باب ما جاء في ميراث رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہے بیان میں میراث کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اس میں سات حدیثیں ہیں ۱۲

ا عن عمرو بن الحارث اخي جويرية له صحبة قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة

رسول اللہ کی میراث عین ترک دنیا ہے | مجنوں کو یہ جو چاہت دنیا سے چھڑاتا ہے

بیاں کرتا ہے عمرو ایسا ہوا تھا | کہ حضرت نے نہ کچھ ایسا چھوڑا
مگر وہ تھے جو انکے پاس ہتھیار | کہ ہوتے تھے بوقت جنگ درکار

دیا بغلہ کہ ہنگام سواری | کہ جاتا تھا بعین راہواری
دیا کچھ وہ جو مزروعہ زمیں تھی | کہ وہ صدقہ بحکم شاہ دیں تھی

ح عن ابي هريرة قال جاءت فاطمة الى ابي بكر رضي الله عنهما فقالت من يرثك فقال اهلي وولدي فقالت ما لي لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا نورث ولکنی اعول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعولہ وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ

بیان بوہریرہ ہے تحقیق	کہ آئیں فاطمہ نزدیک صدیق	کہا اُس نائب خیر الورا سے	جناب فاطمہ خیر النسا نے
کہ مو دنیا سے جب جانا تمہارا	بھلا ترکہ کا وارث کون ہوگا	کہا صدیق نے بنت نبی سے	مرے فرزند و زن وارث ہیں
کہا یہ بات سن کے فاطمہ نے	جناب نور چشم مصطفا نے	کہ اے صدیق ہے اسکا سبب کیا	کہ لوں ترکہ میں اپنے پدر کا
کہا صدیق نے خیر النسا سے	کہ میں نے یوں سنا ہے مصطفا سے	کہ ہم سے جو رہے باقی کوئی شے	تو ہرگز حق وارث وہ نہیں ہے
وہی یعنی فقط صدقہ وخیرات	نہیں ہے اس میں کچھ تشکیک کی بات	ولیکن میں جو ہوں نائب نبی کا	خبرگیراں ہونگا اس کسی کا
کہ وہ کرتے تھے جسکی غمگساری	کرونگا اسکی میں تیمارداری	دیا کرتے تھے جسکو نفقہ و نان	کرونگا میں بھی حاضر اسکا سامان

۳ح عن ابی البختری ان العباس وعلیا جاءا الی عمر یختصمان یقول کل واحد منہما لصاحبہ انت کذا انت کذا فقال عمر لطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد نشدتکم باللہ اسمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مال نبی صدقۃ الا ما اطعمہ انا لا نورث وفی الحدیث قصۃ

بیاں راوی پدر ہے بختری کا	کہ اس قصہ کو ہے مذکور کرتا	کہ یعنی ایک دن عباس حیدر	ہوئے حاضر عمر کے پاس آکر
ہوا تھا اس لیے وہاں انکا آنا	کہ قصہ تھا بھتیجے سے چچا کا	بہم آئیں کچھ ایسی گفتگو تھی	کہ آئی رنجش خاطر کی بو بھی
جو آئے مرتضیٰ ہمراہ عباس	تو اس ہنگام میں حضرت عمر پاس	زبیر و طلحہ و سعد عبد رحمان	یہ چاروں جنتی اصحاب تھے وہاں
عمر نے انکے ایسی التجا کی	کہ ہے تجھ کو قسم اپنے خدا کی	کہ تمنے یہ سنا ہے مصطفا سے	کہ رہتا ہے جو ترکہ انبیا سے
وہ ترکہ صدقہ راہ خدا ہے	وہ ترکہ وارثوں کو ناروا ہے	مگر اس مال سے جو کچھ کھلاؤ	مری ازواج کو جائز ہے تمکو
دیا جو کچھ کہ حق عالم ملال ہے	سوا اس مال سے دینا وہاں ہے	ہمارے مال میں لیکن وراثت	کرے کوئی نہ ہرگز بعد رحلت
غرض بیاں یہی جو راوی ہے	بیاں کرتا ہے وہ اپنی حقیقت	کہ ہے مذکور کچھ آگے کو قصہ	نہ کی تقریر بیاں لیکن زیادہ

۴ح عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا فہو صدقۃ

زبان عائشہ سے ہے یہ مذکور	کہ حضرت نے کہا تھا یہ بدستور	کہ ہم سے جو کہ رہجاتا ہے ترکہ	نہ کچھ اُس کو وراثہ ہے وہ صدقہ

۵ح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ولا درہما ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ

بیان ہے بوہریرہ متقی کا | کہا کرتا تھا وہ خادم نبی کا | کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم | کہ مجھ سے جو بچے دینار و درہم
مرے وارث اسکو مال ورثہ | نہ ٹھہراویں کریں ہرگز نہ قسمت | مگر نفقہ مری ازواج کو دیں | حقوق اپنے مرے عامل بھی لیں
جو ان خرچوں سے رہ جاوے زیادہ | بہر صورت وہ ہے خیرات و صدقہ

۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

یہ ہے جو مالک ابن اوس راوی | روایت اس نے کہا ایسی بیاں کی | کہ میں آیا عمر کے پاس جس دم | تو سعد و عبد رحمٰن طلحہ باہم
وہیں حضرت عمر کے پاس آئے | علی عباس بھی تشریف لائے | کہ اس ہنگام عباس و علی میں | ہم تکرار تھی مال نبی میں
ہوئے واں جو وہاں عباس و حیدر | عمر اس بات کو لائے زباں پر | کہ سن طلحہ سعد و عبد رحماں | قسم اسکی دلاتا ہوں تمہیں یہاں
کہ جسکے حکم سے قائم سما ہے | زمیں بھی امر سے اسکے بجا ہے | کہ تم تینوں کو ہے یہ بات معلوم | کہ کہتے تھے رسول پاک معصوم
کہ ہم چھوڑے ہی جاتے ہیں جو شے | وہ صدقہ ہے مگر ورثہ نہیں ہے | لیا تینوں نے نام ایزد پاک | کہ جسکے حکم میں ہے دور افلاک
کہ یعنی تو عمر کہتا بجا ہے | رسول اللہ نے یہ بھی کہا ہے | حدیثوں کی کتابوں میں یہ مذکور | طوالت سے ہوا مرقوم و مسطور

ح عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

زبان عائشہ سے ہے یہ اخبار | کہ چھوڑا آپ نے درہم نہ دینار | کوئی بکری نہ کوئی اونٹ چھوڑا | گئے ایسے مجرد پیش مولا
کہا راوی نے حضرت عائشہ سے مجھے شک ہے سنا تھا میں نے کیا | کہ حضرت نے بوقت ترک دنیا | غلام و چھوکری تک بھی نہ چھوڑا

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ

یہ باب ہے بیان خواب میں دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس میں آٹھ حدیثیں ہیں

۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

مدد کرتا ہے جس کی طالع بیدار اسے کافی | رسول اللہ کا وہ خواب میں دیدار ہوتا ہے
بیان روایت حضرت نبی ہے | یہ حالت طالب بیدار کی ہے | ہوا جاتا ہے دل عیسیٰ دوبارہ | کہ تھا ممکن کسی کا یہاں نظارہ

ولیکن بخت ایسا سوگیا ہے	ہمیں دیدار مشکل ہوگیا ہے	کہوں کیا آہ مایوسی کی یہ بات	گئی یہ عمر یوں برباد ہیہات
مگر اسکے روئے اقدس کو نہ دیکھا	اگرچہ اس آبروئے مقوس کو نہ دیکھا	یہ خوبی طالع ناساز کی تھی	نہ دیکھا روئے اطہر خواب میں بھی
تسلی بھی کوئی کرتا نہیں ہے	کہ یہ جو بیکلی تیرے تئیں ہے	خدائے معطی و وہاب و جواد	عجب کیا ہے اگر مجھکو کرے شاد
کہ اُس روئے مبارک کو دکھاکے	غمِ حرمانِ ہجراں سے چھڑادے	بس اب اسکا فکر کردہ مقصود	کہ لکھنی ہے حدیثِ ابن مسعود
بیاں کرتا ہے وہ راویِ اُستاد	کہ یوں حضرت نے فرمایا ارشاد	کہ دیکھی جس کسی نے میری صورت	مجھے گو اُس نے دیکھا بالضرورت
	کہ یعنی خواب میں ابلیس مردود	نہیں ہوتا مری صورت میں موجود	

ح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَصَوَّرُ اَوْ قَالَ لَا یَتَشَبَّهُ بِیْ

کلام بوہریرہ معتمد ہے	زبانِ پاک سے اُسکو سند ہے	وہ کہتا تھا کہ حضرت نے کہا تھا	کہ جسنے خواب میں ہو مجھکو دیکھا
مجھی کو اُسنے دیکھا ہے بتحقیق	کہ شیطاں کو نہیں حاصل ہے توفیق	کہ میری شکل کی تصویر لاوے	و یا تشبیہ میری سی بناوے

ح عَنْ کُلَیْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُنِیْ قَالَ اَبِیْ فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَاَیْتُهٗ فَذَکَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ کَانَ یُشْبِهُهٗ ۔

کلیب باخبر کہتا ہے ایسا	کہ میں نے بوہریرہ سے سنا تھا	وہ کہتا تھا سنا میں نے نبی سے	کہ کہتے تھے مجھے دیکھا ہو جسنے
وہ اُسکا خواب سچا ہے بتصدیق	بیاں کرتا ہے وہ تحقیق	کہ شیطاں کو نہیں ہے اتنی طاقت	کہ دکھلاوے وہ بنکر میری صورت
کلیب ایسا بیاں کرتا ہے لکھا	کہ عبداللہ سے کی میں نے گفتگو	کہ میں نے خواب میں حضرت کو دیکھا	حسن ابن علی کی شکل میں تھا
یہ سُنکر مجھ سے عبداللہ بولے	کہ یعنی یہ سچا دیکھا ہے تو نے	کہ تھی حضرت حسن کو بسکہ حاصل	رسول اللہ سے تشبیہ کامل

ح عَنْ یَزِیْدَ الْفَارِسِیِّ وَکَانَ یَکْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِیْ فَمَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ هَلْ تَسْتَطِیْعُ اَنْ تَنْعَتَ هٰذَا الرَّجُلَ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ فِی النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ اَنْعَتُ لَکَ رَجُلًا بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ جِسْمُهٗ وَلَحْمُهٗ اَسْمَرُ اِلَی الْبَیَاضِ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ حَسَنُ الضَّحِکِ جَمِیْلُ دَوَائِرِ

الوجه فکل ملأت لحیته ما بین هذه الی هذه قد ملأت نحره قال عوف ولا ادری ما کان مع هذا النعت فقال ابن عباس لو رأیته فی الیقظة ما استطعت ان تنعته فوق هذا

یزید فارسی راوی کا ہے نام ۔ کہ تھا وہ کاتب مصحف اُس ایام
کہا اُس سے کہ میں نے خواب میں تھا ۔ جناب سرور عالم کو دیکھا

ہوا حاضر بنزد ابن عباس ۔ کہا یہ خواب اُن سے بے کم و کاست
کہا عباس کی بیٹی نے اُس دم ۔ کہ فرماتے تھے یوں سردار عالم

کہ شیطاں میں نہیں ہرگز یہ طاقت ۔ کہ بن آوے وہ میری شکل و صورت
غرض سوتے میں جسنے مجکو دیکھا ۔ مجھی کو اُسنے دیکھا بے محابا

ہوئے پھر مجھسے عبد اللہ مخاطب ۔ کہ ہاں سنتا ہوں اے مصحف کے کاتب
کہ تو نے خواب میں جو شخص دیکھا ۔ بیاں کچھ وصف کر سکتا ہے اُسکا

کہا میں نے کہ تھا وہ مرد ایسا ۔ خوش اندامی میں وسط جسم والا
نہ فربہ جسم تھا نے لاغر اندام ۔ رکھے تھا اعتدال حال سے کام

وہ تھی جو گندمی رنگت بدن کی ۔ دکھاتا اُس میں تھا نور سپیدی
سیہ چشمی کا عالم آنکھ پر تھا ۔ لبوں پر کچھ تبسم کا اثر تھا

عیاں چہرہ پہ تھا تدویر کا حال ۔ مگر تدویر سے تھا فارغ البال
عریض و خوشنما ریش مبارک ۔ کہ تھے اس گوش سے اُس گوش تک

وہ سینہ آپکا تھا جو مصفا ۔ بانبوہ محاسن چھپ رہا تھا
کہا ہے عوف راوی نے یہاں پر ۔ کہ اس توصیف سے کچھ اور بہتر

غرض یہ ہے نہیں میں جانتا ہوں ۔ کہ یعنی جو بیاں کر کے سناؤں
پھر عبد اللہ نے یہ بات سنکے ۔ کہا ایسا یزید فارسی سے

کہ تو یہ وصف ہے جسکا سناتا ۔ جو بیداری میں بھی تک دیکھ پاتا
زیادہ اس سے کر سکتا نہ تعریف ۔ بیاں کی جسقدر تعریف و توصیف

۵ ح عن ابو قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رأنی فی النوم فقد رأی الحق

بیاں بو قتادہ بھی بجا ہے ۔ کہ اُنکے آپ سے ایسا سنا ہے
کہ یعنی جس کسی نے مجھ کو دیکھا ۔ تو یہ جانو کہ اُسنے حق کو دیکھا

بیاں خواب بھی حضرت کی صورت ۔ ہوا ثابت کہ رکھتی ہے حقیقت

۶ خ عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتخیل بی قال ورؤیا المؤمن جزء من ستة و اربعین جزء من النبوة

انس نے بھی کیا مذکور ایسا ۔ کہ ہے تحقیق یہ حضرت کا کہنا
کہ جسنے خواب میں دیکھا ہے مجکو ۔ بلا شک مجکو دیکھا ہے یقین لو

سبب یہ ہے کہ شیطان لعین کا ۔ نہیں سکتا کہ بن سکتا ہے میری مثال
کیا ارشاد یہ بھی آپنے ہے ۔ کہ مومن خواب میں بھی جو کچھ دیکھے

حقیقت میں وہ ہے جزو نبوت ۔ نبوت سے ہے اُسے حال نسبت
نبوت کے چھتیس اور چالیس ۔ اگر کہئے تو ہوتے ہیں چھیالیس

تو اُن میں سے ایک حصہ وہ بجا ہے ۔ کہ مومن خواب جو دیکھتا ہے
خدا نے ہمکو دکھلائے یہ ایام ۔ کہ نظم ترمذی پہنچا بانجام

بجے ہیں اور جو دو قول باقی ۔ انھیں بھی کیجئے اتمام کا لی

ح عن محمد بن علی قال سمعت ابی یقول قال عبد الله بن المبارک اذا ابتلیت بالقضاء فعلیک بالاثر

بیان ابن مبارک نے کیا ہے | کہ یہ وردِ مصیبت کی دوا ہے
عجب یہ شافی و کافی دوا ہے
جو تو امر قضا میں مبتلا ہو | تلاوت کر حدیث مصطفیٰ کو
مریضانِ مصیبت کی شفا ہے

ح عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ

بیان کرتا ہے ایسا ابن سیریں | کہ ہے یہ جو حدیث سرورِ دیں
کرو اب لے کسی سے دین حاصل
یہ عینِ دین ہے دیکھو عزیزو | تم اپنے دین کو مضبوط پکڑو
کہ ہو یعنی وہ دینداری میں کامل

بس اب کافی یہ ہنگام دعا ہے | کہ تو نظمِ شمائل لکھ چکا ہے

غزل

لکھا جو وصف محبوبِ خدا کا | خدا کا فضل ہی تیرا صلا ہے
عطا کر فضل و رحمت سے الٰہی | دلِ مشتاق کا جو مدعا ہے
در دولت سے تیرے ربِّ متعال | کوئی سائل نہیں خالی گیا ہے
مجھے بھی تو نہ کر محروم و مایوس | غنی ہیں آپ یہ بندہ گدا ہے
کیا جو نظم میں نظمِ احادیث | تو اب یہ بھی خدا سے التجا ہے
کہ ابن تقصیر کو بھی بخش دیوے | کہ جو بھولے سے کافی لکھ گیا ہے
نہ پکڑے وہ خطا میری نبی کی | کہ بندہ کی زباں عینِ خطا ہے

قطعۂ تاریخ

ہوئی اتمام جو نظم شمائل | بہارِ خلد اس کا نام رکھا | کہی کافی نے حسب حال تاریخ | بیاں ہے عادتِ مرغوبِ نبی کا
۱۲۵۸ھ

کتب ردِّ وہابیہ ملنے کا پتہ

مولانا اختصاص الدین صاحب مکتبہ نعیمیہ چوکی حسن خاں شش محل مرادآباد

طابع
مولانا محمد ظفر الدین احمد صاحب

ناشر
مولانا مولوی محمد یونس صاحب

لَا یُرَدُّ الطِّیبُ فَاِنَّہٗ خَفِیفُ الْمَحْمِلِ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ در بارہ جواز صندل مزارات طیبات اولیائے عظام علمائے اسلام و صلحائے کرام جسمیں نہ صرف ثبوت ہوا بلکہ بتصریح علمائے اہلسنت اثبات استحسان و استحباب ہے

مسمّٰی بنام تاریخی مشعر سال اختتام تالیف

عِطْرُ الصَّنْدَلِ فِی اَنَّہَا یَجُوْزُ عَلٰی قَبْرِ الْوَلِیِّ الصَّنْدَلُ

ملقب بلقب تاریخی مشعر سال ابتدائے تالیف

پاکیزہ قول فضیل در استحسان صندل

۱۳ ھ ۹

رسالہ میں عجب زود اثبات مکمل ہے	وہابی آنکھ کھائیں اسکو پڑھ کر اسمیں بل ہے
وہابی وہ دو بو صندل چڑھانیکو کہیں بدعت	مگر سب سُنّیوں کیواسطے خوشبوئے صندل ہے

مرتّبہ

حامی سُنیت ماحی دیوبندیت حضرت مولانا مولوی حاجی محمد عباس میاں صاحب

خلف مولوی حاجی محمد علی میاں قادری سُنی حنفی دام مجدہم اللہ تعالیٰ

الیکٹرک ابو العلائی پریس آگرہ میں بو طبع سے آراستہ ہوا

بار اوّل ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ۲

۴۸۹
۹۲

جمیع حمد و سپاس اُس پروردگار عالم باقی بلا فنا قائم بلا زوال جل شانہٗ کو سزاوار ہے اور عطر درود اور مہکتے سلام کی نچھاور اسکی سلطنت کے دولہا محمد رسول اللہ صلعم پر جو اسکی عطا سے اُسکے تمام خزانوں کا مالک و مختار ہے اور اسکی آل و اصحاب پر اور جملہ اتباع و احزاب پر اما بعد فقیر حقیر خادم العلماء محمد عباس میاں خلف مولانا حاجی محمد علی میاں صدیقی سنی حنفی قادری عفا اللہ عنہ برادران اہلسنت کی خدمت میں بعد سلام مسنون عرض رسا ہے کہ حضور پُر نور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک فرقہ زمانہ آخر میں آئیگا جو تمہارے سامنے ایسی باتیں پیش کریگا جو نہ تم نے سنی ہونگی نہ تمہارے باپ دادا نے وہ اگلے بزرگان دین پر طعن کرینگے اور انکی زبان شیریں ہوگی مگر انکے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے قرآن پڑھینگے مگر وہ انکی حلق کے نیچے نہیں اتریگا بات بات پر حدیثیں پڑھینگے دین سے ایسے نکل جائینگے جیسے تیر نشانے سے پھر لوٹ کر نہیں آئینگے ان سے دور بھاگو انکو دور کرو دیکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو فتنے میں ڈال دیں حضور عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق فرقہ ملعونہ وہابیہ دیوبندیہ پیدا ہوا جو اللہ عزوجل کو جھوٹا کہنے لگا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم سے تشبیہ دیتا ہے شیطان کے علم سے کم ٹھہراتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد نئے نبی کے پیدا ہونیکو جائز بتاتا ہے اور بات بات پر سنی مسلمانوں کو کافر و مشرک بتاتا ہے چنانچہ دو سال ہوئے راندیر ضلع سورت سے جو دیوبندی دھرم کے دھرم پھیلانیوالوں کا ایک مرکز ہے ایک کتاب زبان گجراتی شائع ہوئی جسمیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں کو بت بنایا اور بزرگان دین کی قبروں پر صندل لگانیکو حرام اور مشرکین کا طریقہ اور فعل کفار بتایا اور یہ چیلنج بھی دیا کہ جو لوگ مزارات طیبہ پر صندل لگانیکو جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہوکر آئیں اور مقابلہ کرلیں فقیر نے ہندوستان کے چند اکابر علمائے اہلسنت کی خدمات بابرکات میں استفتا روانہ کئے اُن علماء دامت برکاتہم کی طرف سے جو جوابات آئے سب کو بشکل رسالہ جمع کرکے اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔ فقیر اپنے رب کریم جل جلالہٗ کی حمد بجالاتا ہے کہ بعونہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و باعانۃ غوث الورٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آسنے یہ رسالہ مبارکہ پاکیزہ قول الفصل در استحسان صندل اِس گنہگار کے ناچیز ہاتھوں سے مرتب کرا دیا میرے تمام سنی مسلمان بھائی اس رسالہ کو پڑھ کر فیض اٹھائیں اور فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

راقم فقیر محمد عباس میاں ابن مولوی حاجی محمد علی میاں غفر لہما لال بازار چڑا ... دھوراجی ... اثر بمبئی و پنج

دیوبندی صندل نامہ

فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

مومنو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل
نہ تو قرآن سے ملتی ہے سند کچھ اسکی
فعل بوبکرؓ و عمرؓ یہ نہیں ہرگز لوگو
نہ علیؓ نے کہیں اسکے لیے کچھ فرمایا
تھے مزارات صحابہ کے زمانہ میں بہت
تابعیوںؒ میں نشاں اس کا نہیں ملتا ہے
مالک و شافعی احمد کہ امام اعظم
سہروردی ہو کہ چشتیؒ ہو کہ نقشبندی
ہو اگر قادری کوئی تو بتائے ہمکو
ان کا تو حکم یہ ہے قبر کے آگے نہ جھکو
نہ شریعت کی اجازت نہ طریقت کا مجاز
جز خدا کے نہیں جائز ہے کسی کی بھی نیاز
چیز جو قبر پہ چڑھتی ہو وہ ہوتی ہے حرام
اپنے ہاتھوں سے نہ اے مومنو اسکو گھسنا
اس کو لا سکتے نہیں حور و ملا ئک غلماں
یہ طریقہ نہیں اسلام کا چھوڑو اس کو

مشرکوں کا ہے طریقہ یہ چڑھانا صندل
نہ حدیثوں میں ہے قبروں پہ لگانا صندل
قول عثمانؓ کا نہیں ہے کہ چڑھانا صندل
نہ صحابہ سے ہے ثابت کہ لگانا صندل
کوئی بتلائے ہمیں ان سے چڑھانا صندل
نہ اماموں نے بتایا ہے لگانا صندل
ان سے ہرگز نہیں ثابت کہ چڑھانا صندل
کوئی کہتا نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
غوث اعظمؒ نے بتایا ہے لگانا صندل
ہاتھ اُس پہ نہ رکھو کیسا چڑھانا صندل
نہ حقیقت نے بتایا ہے لگانا صندل
ہے حرام اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
دیکھو زنہار تبرک نہ سمجھنا صندل
نہ کسی اور سے زنہار گھسانا صندل
کیوں کہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل
فعل کفار بتوں پر ہے چڑھانا صندل

حکم اے عقل شریعت کا سنا دو سب کو
کہ بتایا نہیں حضرت نے لگانا صندل

نوٹ:۔ جن شخصوں کو یہ صندل نامہ میں کوئی بھی بات ناشائستہ معلوم ہو یا وہ قبروں پر صندل لگانا یا لگوانا جائز جانتے ہوں وہ مرد میدان ہو کر آئمہ اربعہ قرآن و حدیث و صحابہ وائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائیں۔ المشتہر:۔ انجمن اصلاح الکلام کے مبلغان احناف سورت

پتہ:۔ ایم۔ ایم۔ عربیہ ماندریہ مسلم گجرات پریس سورت

اور صحابہ و تابعین سے بہیئت کذائی ثابت نہیں لہٰذا شاعر کے تمام ہفوات باطل و خلاف شرع ہیں واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم العبد المعتصم بحبل المتین۔

کتبہ محمد نعیم الدین عفاعنہ المعین [مہر] الجواب صحیح قاضی محمد احسان الحق نعیمی مفتی بہرائچ

فتویٰ علمائے خانقاہ مارہرہ شریف

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم دارقطنی نے ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا فی المرقاۃ دل علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کقولہ تعالیٰ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض فرمائیں انھیں نہ چھوڑو اور کچھ چیزیں حرام فرمائیں ان پر جرأت نہ کرو۔ اور حدود مقرر کیں ان سے تجاوز نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بغیر بھول کے سکوت فرمایا (یعنی انھیں نہ فرض بیان فرمایا نہ حرام) تو ان سے بحث نہ کرو (انھیں اپنی طرف سے فرض و حرام نہ ٹھہراؤ) مرقات میں فرمایا یہ حدیث اس پر دال ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے جیسا کہ یہ ارشاد ربانی کہ وہی اللہ ہے جس نے تمھارے لیے بنایا جو کچھ زمین میں ہے۔ بھی اسی پر دال ہے۔ تو ہمارے لیے صندل چڑھانے کی اباحت میں دلیل اتنی کافی ہے کہ شریعت نے اُسے حرام نہ فرمایا۔ جو حرمت اور کراہت کا مدعی ہو وہ نص شرعی پیش کرے ملا علی قاری حنفی رسالہ اقتداء بالمخالف میں فرماتے ہیں من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلۃ ھو الصحۃ واما القول بالفساد والکراھۃ فیحتاج الی حجۃ من الکتاب والسنۃ او اجماع الامۃ کیا ہے کسی وہابی میں دم کہ وہ مزارات اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر صندل چڑھانے کے حرام (چہ جائز کہ کفر و شرک سا) ہونے پر کتاب و سنت و اجماع امت سے کوئی نص پیش کرے ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور قطعاً نہیں

پیش کر سکتا تو شریعت پر اپنے دل سے افترا کیوں گڑھتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیٰت اللہ واولئک ھم الکٰذبون واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی عفی عنہ خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ

مہر

فتویٰ علمائے کچھوچھہ مقدسہ

الجواب بعون الوہاب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ حبیبہ الکریم قبروں پر صندل لگانا نہ کفار کا فعل ہے نہ مشرکوں کا طریقہ اور نہ اس پر کوئی دلیل حرمت راندیری صاحب نے دلیل حرمت تشبہ بالمشرکین قرار دیکر حرام بتایا ہے یعنے چونکہ ہندو بتوں پر صندل چڑھاتے ہیں اسلیے اُنکے ساتھ تشبہ کیوجہ سے قبروں پر صندل چڑھانا حرام ہو مگر یہاں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ وہی تشبہ ہے جو منع ہے اسلیے کہ ہر تشبہ منع نہیں ہے چنانچہ وہابیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۱۲۱ میں لکھتے ہیں

جس شے شعار میں تشبہ ہو اسمیں کل الوجوہ تشبہ ہو تو منع ہی ہے جیسا مثلاً تمام وردی

نصاریٰ میں سے ایک کلاہ پہنی تو کلاہ من کل الوجوہ مشابہ ہوا اگر اس کلاہ میں بعض وجہ تشابہ کی ہوگی تو حرام نہ ہووے گی انتہیٰ کلامہ اگر کسی اور کتاب کے حوالہ سے یہ بات لکھی جاتی تو وہابیوں کو اعتراض کا موقعہ تھا مگر اُن کے پیشوا کی کتاب مسلم نے قصہ طے کردیا اب مسلمانوں کے مزارات پر صندل لگانے کو ہندؤں کے بتوں پر صندل چڑھانے کو ملا کر دیکھیں کہ من کل الوجوہ تشبہ ہے بالکل تشبہ ہے ہی نہیں وہ بتوں پر اُن کو معبود سمجھ کر تقرب کی نیت سے صندل چڑھاتے ہیں اور یہاں کوئی جاہل مسلمان بھی صاحب مزار کو معبود نہیں سمجھتا تو پھر تشبہ کیسا اور حرمت کیسی اسی کتاب براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی۔ کے صفحہ ۱۱۳ میں ہے تشبہ کے لفظ میں

اخذ تکلف ہے سو قصد اور فعل تکلف کا اسمیں ہونا چاہیے پس اسکی صورت یہ ہے کہ اگر

کسی نے کوئی کام نادانستہ کیا اور پھر اس کو خبر ہوئی تو ازالہ کرلے ورنہ اب بعد علم متشبہ ہوگا پہلے متشبہ نہ تھا اور اپنے فعل میں عاصی بھی نہ تھا (انتہی بلفظہ) اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ جن امور میں کفار کے ساتھ تشبہ لازم آتا ہو اگر آدمی نہ جانتا ہو کہ ان میں تشبہ ہے اور نادانستگی کی حالت میں یہ فعل کرتا رہے تو جبتک اُسے تشبہ کا علم نہ ہوگا اسوقت تک وہ متشبہ نہ ہوگا کہ جو مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ میں داخل ہو اور نہ گنہگار ہوگا دہابیوں کے پیشوا کی تحریر کے موافق جو مسلمان مزارات پر صندل لگاتے ہیں وہ بالکل بری ہیں وہ ہرگز مزارات پر صندل لگانا تشبہ بالہنود نہیں جانتے اور جب ان کو تشبہ نہیں ہوا تو باقرار مصنف براہین قاطعہ وہ لوگ نہ متشبہ ہوئے اور نہ عاصی اسکو تو ایسی مثال ہوئی کہ کوئی بیہودہ کہنے لگے کہ حجاج بیت اللہ شریف سے واپس ہوتے ہوئے آب زمزم لاتے ہیں یہ تو ہنود سے تشبہ ہے کیونکہ وہ لوگ بھی اپنی عبادت گاہ سے واپس ہوتے ہوئے گنگا کا پانی لاتے ہیں تو ہر صاحب عقل اسکے جواب میں سوا اس کے عقل و دانش بباید گریست کے کیا کہے گا۔ اب رہی یہ بات کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین ائمہ دین وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہ اسے خود کیا نہ کرنے کا حکم دیا نہ ان کے زمانہ میں اس کا رواج تھا لہذا حرام و بدعت ہے تو کیا ہر وہ فعل جو قرون ثلٰثہ کے بعد ہو وہ مطلقاً حرام و بدعت ہے تو اس قاعدہ سے دہابیوں کے مدارس ان کے وعظ کے جلسے جو بڑے بڑے پنڈالوں میں ہیئت خاصہ کے ساتھ ہوتے ہیں ضرور بدعت و حرام ہونگے کیونکہ تینوں زمانہ اس ہیئت خاصہ کے ساتھ مدارس و جلسے نہ ہوتے تھے اسی طرح ان کے لباس انکے مکانات نیز لباس و مکان کے سامان آرائش اور یہ انواع و اقسام کے کھانے خود ان کے قاعدہ کلیہ کے حکم سے بدعت و حرام ہوجائینگے کیونکہ قرون ثلٰثہ میں ان کا پتہ نہیں اور جو قرون ثلٰثہ میں نہو یہ لوگ اُسے حرام و بدعت کہتے ہیں۔ لہذا یہ چیزیں بھی حرام و بدعت ہوئیں مگر انہوں نے یہ ٹھانی ہے کہ بدعت دوسرے کے لیے اور جس میں ان کا مطلب ہو وہ حلال و سنت ہے اولیائے کرام کی ارواح طیبہ کو جو ایصال ثواب کیا جاتا

ہے اُسے عرف میں او نیا نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں اب رہا ایصال ثواب تو اسکی شریعت میں تعلیم دی گئی ہے نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے زمانہ اقدس میں بھی اموات کے لیے ایصال ثواب کیا گیا ہے چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کے لیے کنواں کھُدوایا اور کہا ہذہ لام سعد یہ حضرت سعد کی والدہ کے لیے ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پانی سے ایصال ثواب کرنا جائز بلکہ سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کے لیے جو چیز ہو اُس کو میت کی طرف منسوب کرنا یہ بھی شرع میں جائز بلکہ حضور نے اس کا حکم فرمایا اس سے وہابیوں کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ غیر خدا کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کو وہابیوں کے امام مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم کے صفحہ ۶۳ میں بایں الفاظ لکھا ہے۔

فرمود چاہ بکن و بگو برائے مادر سعد است اسی صفحہ میں لکھتے ہیں پس ہمیں قیاس باید کرد

سائر عبادات را ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود ثواب آں بروح کسی از گذشتگان برساند یعنی حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے جو عبادت کہ مسلمان سے ادا ہو اُس کا ثواب گزرے ہوئے لوگوں میں سے کسی کی روح کو پہنچائے۔

صراط مستقیم کے اسی صفحہ پر یہ بھی ہے کہ پس درخوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہ ہائے اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست اب تو مسئلہ ہی صاف ہو گیا خود وہابیوں کے امام نے فاتحہ مروجہ و عرس و نیاز حسب رواج سب کو جائز بتا دیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رانڈیری اپنے امام پر کیا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ اُنہوں نے ایصال ثواب کو نذر و نیاز لکھا ہے اور رانڈیری وہابی نے اُسے حرام بتایا ہے مزارات پر لیجا کر جن چیزوں پر فاتحہ دیجاتی ہے

لہ حالانکہ وہابیوں دیوبندیوں کا بڑا گرو اسمٰعیل دہلوی اپنی تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی کے صفحہ ۸ پر انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی نذر و نیاز کرنے والوں کو ابوجہل کے برابر کا فر و مشرک لکھ چکا ہے اب اگر صراط مستقیم بھی ہے تو امام الوہابیہ مسلمانوں کو ابوجہل کے برابر مشرک کہہ کر خود کافر و مرتد ہو گیا اور اگر تقویۃ الایمان بھی ہے تو امام الوہابیہ نذر و نیاز کو جائز کہہ کر اپنے ہی فتوے سے ابوجہل کے برابر کافر و مشرک ہو گیا بہر حال دیوبندیوں کے دونوں ہاتھ اٹھا امام [illegible]

وہ حلال و طیب ہیں جو شخص انھیں حرام بتائے اوس سے دلیل حرمت پوچھی جائے قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا مَآ اَحَلَّ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنی اے ایمان والو نہ حرام ٹھہراؤ اُن پاک چیزوں کو جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے حلال فرمایا اور حد سے نہ گزرو بیشک اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(تنبیہ) خوشبو کے لیے مزارات پر صندل لگانے میں کوئی حرج نہیں مگر گاتے بجاتے ہوئے بازاروں میں پھرانا جائز نہیں خاندان چشت اہل بہشت میں جو سماع جائز رکھا ہے وہ بھی بشروط بشرائط ہے بازاروں میں عام گزرگاہوں میں جس طرح آجکل گاتے پھرتے ہیں اسکی کوئی اصل نہیں لہذا اس سے احتیاط کی جائے فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد عبدالرشید فتحپوری مدرس ومفتی جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ ۵ صفر المظفر ۱۳۷۱ھ

فتویٰ علمائے شہر لودھیانہ (ضلع پنجاب)

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ صندل چڑھانا قبور اولیائے کرام وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ تعالےٰ پر تعظیماً واعزازاً جائز ہے جبکہ نیت میں مقصد تعظیم وعزت اولی اللہ مقصود ہو چونکہ اہلسنت وجماعت کو بزرگان دین اولیائے کرام وعلماء وصلحائے عظام سے قلبی محبت ہے اسلیے وہ ان کے ارواح طیبات کی خوشنودی کے لیے تعظیماً وتادباً ایسا کرتے ہیں اور عوام کے لیے ان کی عزت وجلال کا اظہار کرتے ہیں یہی اُن کی نیت اور مقصود ہے جسکے لیے صحیح حدیث شریف الاعمال بالنیات موجود ہے پھر کسی فعل کو حرام کہدینا (جو نص صریح کا محتاج ہے) خاص فرقہ وہابیہ کا ہی حوصلہ ہے کیا کسی آیت شریف میں یا حدیث شریف میں یہ حکم آگیا ہے کہ قبور اولیاء پر صندل چڑھانا حرام ہے ہرگز نہیں اسی طرح قبور اولیاء وعلماء وصلحاء رحمہم اللہ پر قبہ بنانا فرش بچھانا چراغ جلانا۔ قندیل جلانا۔ روغن زیتون جلانا یا نذر کے طور پر چڑھانا اور اسی قبیل سے ہے صندل چڑھانا جائز ہے تاکہ صاحب قبر کی

تعظیم اور عزت ہو اور عوام کی نظروں میں کسی قسم کی حقارت پیدا نہ ہو اور کفار پر بھی اسلام
اور خادمانِ اسلام کا رعب اور شان و شوکت ظاہر ہو بالکل جائز اور مستحسن ہے۔ تفسیر
روح البیان جلد اول صفحہ ۸۲۹ ان البدعة الحسنة الموافقة لمقصود الشرع تسمى سنة فبناء
القباب على قبور العلماء والاولياء والصلحاء ووضع الستور والعمائم والثياب على قبورهم
امر جائز اذا كان القصد بذلك التعظيم والاجلال في اعين العامة حتى لا يحتقروا صاحب هذا القبر
وكذا ايقاد القناديل والشمع عند قبور الاولياء والصلحاء من باب التعظيم والاجلال ايضا
للاولياء فالمقصد فيها مقصد حسن ونذر الزيت والشمع للاولياء يوقد عند قبورهم تعظيما لهم ومحبة فيهم [illegible]

ترجمہ:۔ بدعت حسنہ وہ ہے جو مقصود شرع کے موافق ہو اسکو سنت کہتے ہیں پس علماء و
اولیاء و صلحاء کی قبروں پر قبوں کا بنانا جائز ہے۔ جبکہ صاحب قبر کی تعظیم عوام کی نظروں
میں مقصود ہو تاکہ صاحب قبر کو وہ حقیر نہ سمجھیں اور اسی طرح قندیلوں اور چراغوں کا اولیاء و
صلحاء کی قبروں کے پاس جلانا بغرض تعظیم اور محبت جائز ہے۔ اھ یہی نیک مقصود ہے
صندل چڑھانے کا۔ ۲۔ شرح طریقہ محمدیہ حضرت امام نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جلد ۲ صفحہ ۴۲۹ مطبوعہ مصر
ذلك انه [illegible] الدرر من مسائل متفرقة اخراج الشموع الى راس القبور بدعة وتلاف المال
كذا في البزازية هذا كله اذا خلا عن فائدة واما اذا كان موضع القبور مسجدا او على طريق او كان هناك احد جالس
او كان قبر ولي من الاولياء او عالم من المحققين تعظيما لروحه المشرقة على تراب جسده كاشراق الشمس على الارض
اعلاما للناس انه ولي ليتبركوا به ويدعوا الله عنده فيستجاب لهم فهو امر جائز لا منع منه والاعمال بالنيات

ترجمہ: کہا ماتن نے اپنی شرح میں جو درر پر لکھی ہے متفرقہ میں سے کہ قبروں کے سرہانے
چراغوں کا جلانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہے بزازیہ میں یہ بات اسوقت
ہے کہ جب کسی فائدہ سے خالی ہو لیکن جب وہاں قبروں کے پاس مسجد ہو یا راستے پر
ہو یا کوئی وہاں بیٹھتا ہو یا کسی ولی کی ہو اولیاء اللہ میں سے یا کسی عالم محقق کی قبر
ہو تو ان کی ارواح کی تعظیم کے واسطے جو اس مٹی کو روشن کر رہی ہیں جو ان کے جسم کی

پر ہے مثلِ آفتاب روشن کے زمین پر لوگوں کے جتلانے کے لیے کہ یہ ولی ہیں کہ وہ اس
سے برکت حاصل کریں اور اسکے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ اللہ تعالےٰ اُن کی
دُعا قبول فرمائے پس یہ امر جائز ہے اسمیں کوئی بات مانع نہیں اور مدار اعمال نیتوں پر
ہے اور یہی صورت ہے اولیاء کرام کی قبروں پر صندل چڑھاتے ہیں۔ ۲۳۔ شرح سفر السعادت
شیخ محقق حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ صـ۲۰۲ عبارت متن نہی فرمود بر سر قبرہا مساجد
بنا کنند یا بر گورہا چراغ افروزند بر فاعل آں لعنت کردہ عبارت شرح تنبیہ آنچہ مصنف
ذکر کرد حق است احادیث صحیحہ دریں باب وارد و اصل سنت در زمانِ نبوت و خلفائے
راشدین و صحابہ ہمیں بود لیکن بعد ازاں این تکلفات در مقابر پیدا شد و مفاخرت
و مباہات بداں راہ یافتہ و در آخر زمان بجہت اقتصار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر و
ترویج مشاہد و مقابر مشائخ عظام دیدہ چیزہا افزودند از انجا ابہت و شوکت اہلِ اسلام
و ارباب صلاح پیدا آید خصوصاً در دیار ہندوستان کہ اعدائے دین از ہنود و کفار بسیار
اند و ترویج و اعلائے شان ایں مقامات باعث رعب و انقیاد ایشاں است و بسا اعمال
و افعال و اوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بودہ در آخر زماں از مستحسنات گشتہ و
دفن در جوار قبور صلحاء و حضور و شہود در ساحت عزت ایشاں موجب برکت و نورانیت
و صفا است و زیارت مقامات متبرکہ و دعا در آنجا متوارث است و امام شافعی گفتہ کہ قبر
امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ و علیٰ آبائہ الکرام تریاق مجرب است برائے اجابت دعا
و زیارت قبور و احترام اہل آں در استقبال و جلوس تادب ہماں حکم است کہ در حیات جو حج
بلفظہٖ ترجمہ تنبیہ جو مصنف نے لکھا ہے وہ صحیح ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد مقابر
میں تکلفات پیدا ہوئے اور فخر و نار کا طریقہ نکالا اور آخر زمانہ میں عوام کی نظروں پر خیال
کرکے ظاہر مصلحت تعمیر و ترویج مشاہد اور قبور مشائخ پر نظر کرکے اکثر چیزوں کو زیادہ
کیا گیا تاکہ بزرگی اور شان و شوکت اہل اسلام اور نیکو کاروں کی ظاہر ہو خصوصاً ملک کفار

ہندوستان میں جہاں کثرت سے دشمنانِ دین اہل ہنود کفار رہتے ہیں اِن چیزوں کی ترویج اور شکوہِ شان اِن مقامات کا باعثِ رعب و اتقیاءِ کفار ہے اور اکثر اعمال و افعال اور طریقے جو زمانہ سلف میں مکروہات میں سے تھے آخر زمانہ میں نیک اور مستحسن ہو گئے اور دفن کرنا قریب یا قبرستان صلحاء میں اور اُن کی قبور پر حاضر ہونا عزت و برکت و نورانیت اور صفائی کا موجب ہے اور مقامات متبرکہ کی زیارت کرنا اور وہاں دعا مانگنا متوارث چلا آتا ہے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر حضرت امام موسیٰ کاظم سلام اللہ علیہ کی قبولیت دعا کے لیے تریاق مجرب ہے زیارت قبور میں احترام اولیاء کرام اِن کے استقبال اور جلوس میں ایسا ہی حکم ہے جیسا اُن کی زندگی کی حالت میں تھا فقط واللہ اعلم بالصواب

فقیر قاضی فضل احمد عفا اللہ عنہ سنی حنفی نقشبندی مجددی
مقیم لودھیانہ ۷۔ جمادی الآخری ۱۳۵۱ھ [مہر]

فتویٰ علمائے شہر کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

الجواب وباللہ التوفیق۔ کوئی چیز منع یا حرام نہیں ہو سکتی جب تک کہ شریعت میں اسکی ممانعت ثابت نہ ہو۔ امام نووی شرح صحیح مسلم کے جلد اول میں لکھتے ہیں کہ الاصل ان لا منع حتے یثبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ یعنی حلال وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور حرام وہ ہے جس کو خدا نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے خدا تعالےٰ نے سکوت فرمایا وہ معاف ہے صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ذرونی ما ترکتکم قرآن کریم بھی اسی کی تائید کرتا ہے چنانچہ فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم پس تو یہ اصل ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جن باتوں کے متعلق قرآن وحدیث میں ممانعت نہیں وہ اپنی اصل جواز پر ہیں قرآن وحدیث سے جس بات کی بھلائی معلوم ہو وہ بھلی ہوگی اور جس کی برائی ثابت ہو وہ بری اور جسکی نسبت

سکوت ہے وہ جائز اور مباح رہیگی اس کو حرام یا ممنوع کہنا شریعت پر افترا ہوگا اللہ فرماتا ہے
ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ۔ صندل چڑھانے کی
ممانعت نہ کسی آیت میں نہ حدیث میں اسلیے اپنے اصل پر جائز و مباح ہے حرام کے کہنے والا
اسکی حرمت کی دلیل بیان کرے واللہ اعلم وعلمہ اتم ۔ ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ

فتوی مفتی اجمیر شریف درگاہ شریف

الجواب ۔ صندل چڑھانے کی حرمت کا قول محض افترا ہے اگر یہ حرام ہے تو اسکی دلیل لائیں
ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ا ۔ یقیناً اسکی حرمت پر کوئی دلیل نہیں لاسکتے یونہیں جو چیز
قبر پر چڑھائی جائے اوسے حرام کہنا بالکل غلط ہے اگر یہ لوگ دین رکھتے ہوں تو ایسے
اباطیل سے توبہ کرنے کو لازم سمجھیں گے واللہ تعالے اعلم

فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ ۱۳۲۹ مہر

فتوی علمائے کاٹھیاواڑ شہر دھوراجی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم
اقول انا واقلامنا من الزلل والخطاء اولیائے کرام ومشائخ عظام رضوان اللہ علیہم
اجمعین کے مزارات مبارکہ پر صندل اور دیگر خوشبو کی چیزوں کا چڑھانا اور لگانا بالکل جائز
اور مباح ہے اور بنیت خیر ہو تو مستحسن اور باعث اجر و ثواب ہے اسلیے کہ شریعت مطہرہ
نے اس فعل کو صراحۃً واشارۃً کسی طرح ممنوع قرار نہیں دیا ہے نہ تو خود یہ شرعاً ممنوع اور نہ
کوئی ممنوع چیز اسمیں جز بنکر داخل اور نہ کوئی ممنوع چیز اس کو لازم غیر منفک جب ان
تین امور میں سے کوئی چیز نہیں تو ظاہر ہے کہ یہ مباح ہے اس کو ناجائز کہنے والے پر لازم
ہے کہ اسکی ممانعت دکھائے کہ کہاں سے ثابت ہے آیا قرآن مجید میں اس کو حرام بتایا گیا ہے
یا کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت یا کہ اقوال صحابہ کرام سے یا کہ اقوال

تابعین و تبع تابعین و ائمہ دین سے جب کسی سے بھی اسکی حرمت اور ممانعت ثابت نہیں تو
اسکو ناجائز کہنا اور حرام قرار دینا شریعت پاک پر بہتان باندھنا ہے اور ایسا شخص گویا اپنی
نئی شریعت گھڑتا ہے۔ شریعت پاک کا قاعدہ ہے کہ جس امر کو ممنوع قرار نہیں دیا جاتا اس
کو جائز قرار دیتی ہے۔ خواہ تو اسکا جائز ہونا صراحۃً ثابت ہو یا شریعت میں اس سے سکوت
ہو یعنی نہ اس کو جائز فرمایا ہو اور نہ ناجائز بلکہ اس کا ذکر ہی نہ ہو۔ اس قاعدہ کو خوبی سمجھنا چاہئے
کہ جس سے شریعت میں خاموشی ہے وہ مباح اور جائز ہے الا ان یحرمہ تراخر بلفظہ و معہ
کیونکہ اصل اشیاء میں اباحت ہے اب یہ قاعدہ جو کہ ہم نے بیان کیا کسی کے گھر کا بنایا ہوا نہیں
بلکہ قرآن کریم اور حدیث شریف اور اقوال مفسرین و محدثین و اقوال فقہاء سے صراحۃً ثابت ہے اب
اس قاعدہ کا انکار کرنا گویا کہ قرآن کریم اور حدیث پاک کا انکار ہے والعیاذ باللہ العلی العظیم
رب العالمین ارشاد فرماتا ہے هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا خداوند عالم
وہ ذات ہے کہ جس نے تمہارے واسطے تمام چیزیں پیدا فرمائیں۔ معلوم ہوا کہ اصل کے اعتبار سے
ہر چیز ہمارے استعمال اور نفع کے لیے بنائی گئی ہے جس طرح جس کو چاہیں استعمال کریں جبتک
کوئی حرام فرمانے والی دلیل نہ آئے لہذا اگر کوئی حرام فرمانے والی دلیل آگئی تو وہ چیز حرام ہو گئی
ورنہ اباحت کے حکم میں داخل رہی رب اکرم الاکرمین ارشاد فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں دریافت
نہ کرو کہ جو اگر ظاہر فرما دی جائیں تو تم کو ناگوار معلوم ہوں (یعنی ان سے تم مشقت میں پڑ جاؤ)
جن کو کہ خداوند تعالیٰ معاف فرما چکا ہے اگر تم قرآن کے نازل ہونے کے وقت میں دریافت
کروگے تو ظاہر کر دی جائیں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے وہ چیزیں معاف فرما دی گئی
ہیں کہ جو بیان میں نہ آئیں صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کا ذکر شریعت پاک میں نہ آیا ہو وہ درجہ معافی
میں ہے تو عند العلم جبکہ اسکی حرمت یا کہ اباحت شریعت میں صحیح نہ ہوئی تو اس قاعدے جائز

ٹھہرانا کہ ناجائز۔ جو کہ ناجائز قرار دے وہ اوّل درجہ کا جاہل ہے مسلم و بخاری میں ہے عن سعد ابن ابی وقاص اَنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنَّ اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں بڑا مجرم وہ ہے کہ جو اس چیز کے بارے میں سوال کرے کہ جو لوگوں پر حرام نہ کی گئی ہو اور وہ چیز اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی جائے۔ وعن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما قد عفا عنہ فلا تتکلفوا لہا۔ جامع الاصول۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال چند چیزوں کے بارے میں کیا گیا تو فرمایا کہ حلال وہ ہے کہ جسے اللہ نے حلال فرمایا اپنی کتاب میں اور حرام وہ ہے کہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا اور جس سے اللہ نے سکوت فرمایا وہ اُن چیزوں میں سے ہے کہ جس کو معاف فرما دیا۔ لہٰذا اُن کے حرام کرنے میں تکلف نہ کرو۔ اِن حدیثوں سے آفتاب کی طرح روشن ہوا کہ جو چیز شریعت میں ذکر نہ آئی وہ اللہ نے معاف کی ہے اور جو چیز کہ اللہ نے معاف فرمائی وہ کسی مرتد دیوبندی قادیانی وغیرہ کے کہنے سے حرام نہیں ہو سکتی اب لیجیے اقوال محدثین ومفسرین وفقہاء علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ تفسیرات احمدیہ صفحہ ۱۲ میں ارشاد فرماتے ہیں وبالجملۃ ففی الآیۃ دلیل علی کون الاباحۃ اصلاً فی الاشیاء خلاصہ یہ کہ اس آیت کریمہ میں اس بات پر دلیل ہے کہ چیزوں میں اصل اباحت ہے تفسیر بیضاوی صفحہ ۹۵ میں ہے وھو یقتضی اباحۃ الاشیاء النافعۃ یہ آیت کریمہ نافع چیزوں کے مباح ہونے کا تقاضا کرتی ہے تفسیر روح البیان صفحہ ۹۰ میں ہے وقد یستدل بھذا علی ان الاصل فی الاشیاء الاباحۃ کما فی الکواشی۔ یعنی اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے کہ تمام چیزوں میں اصل مباح ہونا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شریف شرح مشکوٰۃ شریف میں فرماتے ہیں صفحہ ۱۹ واحتج بھذا الحدیث من قال الاصل فی الاشیاء الاباحۃ قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر

قبل ورود الشرع حتی یقوم دلیل الحظر اسی حدیث سے اُن لوگوں نے دلیل پکڑی کہ جو کہتے ہیں کہ حکم شرعی وارد ہونے سے پہلے اصل حالت تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے یہاں تک کہ ممانعت کی دلیل قائم ہو جائے رد المحتار ص۹۵ میں ہے وصرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمھور من الحنفیۃ والشافعیۃ ۔ یعنی تحریر میں اسکی تصریح کی گئی ہے کہ جمہور حنفیہ وشافعیہ کے نزدیک حالت اصل تمام چیزوں میں مباح ہونا ہے ۔ الحمد للہ رب العالمین کہ آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ و اقوال محدثین و مفسرین و فقہاء سے صراحۃً ثابت ہوا کہ وہ چیزیں جن کو شریعت نے حرام نہ فرمایا اور اُن کا ذکر نہ آیا وہ جائز اور مباح ہیں لہذا صندل کسی قبر پر ملنا چونکہ قرآن کریم حدیث شریف اقوال ائمہ اقوال صحابہ سے اسکی ممانعت ثابت نہیں لہذا بالکل جائز ہے اب اگر اس میں نیت خیر ہو تو بہتر اور مستحسن ہے جیسا کہ مرقاۃ ص۲۵ میں ہے فانھا تنقلب بالنیات حسنات کما انھا تنقلب سیئات ۔ یعنی یہ مباح چیزیں نیتوں سے مستحسن بن جاتی ہیں جس طرح سے کہ خراب نیتوں سے مباح چیزیں گناہ بن جاتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہر جائز کام نیت نیک سے مستحسن بن جاتا ہے اب یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ صندل کو مزارات اولیاء کرام پر کیوں چڑھایا جاتا ہے اور کیوں لگایا جاتا ہے اسمیں مصلحت یہ ہے کہ صندل ایک اچھی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہے اور مزارات اولیائے کرام زیارتگاہ خاص وعام ہیں تو اس جگہ عرس وغیرہ کے موقع پر لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ لوگ اس خوشبو سے فائدہ اٹھائیں اور ان کو اس سے نفع حاصل ہو اور جو چیزیں نفع اہل اسلام کے لیے صرف کی جائیں وہ مباح اور مستحسن ہیں دوسرے خود صاحب قبر قبر میں اس سے خوشبو حاصل فرماتے ہیں اور یہ خوشبو وغیرہ اُن کی خوشنودی کا باعث ہے کیونکہ اولاً تو عام طور سے صاحب قبور اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں مولانا علی قاری مرقاۃ میں فرماتے ہیں وفیہ دلالۃ علی حیاۃ المیت فی القبر لان الاحساس بلا حیاۃ ممتنع اس حدیث شریف میں میت کے قبر میں زندہ ہونے پر دلالت ہے کیونکہ بغیر زندگی احساس عادۃً محال ہے دلالت ظاہرہ

ہے کہ عام میت اپنی قبروں میں زندہ ہیں خصوصًا اولیائے کرام و علمائے عظام و مشائخ کرام اپنی کامل زندگی کے ساتھ مع اجسام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ان حضرات کی موت کیا ہے بس ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے ورنہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں رزق کھاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، مرقاۃ میں ہے وکذا قیل اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار یعنی اولیاء اللہ مرتے نہیں ہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون دوسرے مقام پر مرقاۃ میں ہے فان سائر الاموات فی القبر یسمعون الکلام والسلام الی ان قال نعم ان الانبیاء تکون حیاتہم علی الوجہ الاکمل ویحصل لبعض ورثتہم فی الشہداء والاولیاء والعلماء الحظ الاوفی بحفظ ابدانہم الظاہرۃ بل بالتلذذ بالصلوٰۃ والقراءۃ ونحوہما بحسب حالہم الطاہر القائم بساحتہم کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں یتعبدون ویصلون فی قبورہم مع استغنائہم عن الطعام والشراب کالملٰئکۃ یعنی تمام مُردے کلام و سلام سنتے ہیں انبیائے کرام کی زندگی بہت کامل طرح پر ہوتی ہے اور ان کے بعض ورثاء یعنی شہداء اولیاء اور علمائے کرام کو حیاتِ انبیاء سے پورا حصہ ملتا ہے ان کے ظاہری بدنوں کو محفوظ رکھ کر بلکہ نماز و تلاوتِ قرآن وغیرہ سے لذت حاصل کرتے ہیں اپنی مبارک قبروں میں الی یوم القیام یہ حضرات اپنی قبروں میں عبادت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں باوجودیکہ ملائکہ کی طرح کھانے پینے سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف طور سے معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی زندگی قبروں میں بطریق کامل ہے لہٰذا خود صاحبِ قبر بھی اس صندل کی خوشبو وغیرہ سے نفع حاصل فرماتے ہیں تو اب صندل کا قبروں پر لگانا بیکار نہیں ہے بلکہ اس سے اتنے فائدے ہیں اسکو بلا دلیل شرعی حرام و ناجائز کہہ دینا سراسر جہالت ہے ہاں دیوبندی وغیرہ دیگر جہلاء اس طرح اسکو ناجائز کہتے ہیں کہ یہ کام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ نیز خلفائے راشدین و ائمۂ دین کے زمانہ میں نہ ہوا لہٰذا یہ بدعت ہے اور ہر بدعت ناجائز و حرام تو یہ بھی ناجائز و حرام ہے اس

کلام میں جو جہالت ہے وہ ظاہر ہی ہے کیونکہ ہر بدعت حرام نہیں جب تک کہ وہ بدعت سیئہ
یعنی مقابل سنت نہ ہو جو بدعت کہ حسنہ یعنی اچھی ہو تو اس میں اس بدعت کے نکالنے
والے اور اس پر عمل کرنے والے کو ثواب ملتا ہے حدیث شریف میں وارد ہے مَنْ سَنَّ
فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ
ایجاد کیا اس کو اس ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو اس پر عمل کرے اس کا ثواب ملیگا
بلکہ بدعت تو کبھی واجب بھی ہوتی ہے اور کبھی مستحب الا کبھی مباح تو ہر بدعت کو حرام کہہ دینا حدیث صحیح
کی مخالفت اور احکام شرعیہ سے جہالت ہے مرقاۃ میں ہے البدعۃ اما واجبۃ کتعلم النحو لفہم
کلام اللہ تعالیٰ ورسولہ واما محرمۃ کمذہب الجبریۃ واما مندوبۃ کاحداث المدارس
وکالتراویح بالجماعۃ العامۃ واما مکروھۃ ملخصاً بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ کلام خدا اور
رسول کے سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ وغیرہ کا مذہب یا مستحب
ہے جیسے کہ مدرسوں کا تعلیم کے لیے بنانا اور تمام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا اور یا
مکروہ ہے اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ ہر بدعت حرام نہیں تو قندیل کو فقط بدعت کہہ کر
حرام کہہ دینا سراسر ظلم ہے اشعۃ اللمعات میں ہے صفحہ ۱۲۵ بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است و از آنچہ موافق اصول و سنت اوست و قیاس کردہ شدہ
برآں آں را بدعت حسنہ گویند و آنچہ مخالف آں باشد بدعت و ضلالت خوانند و کل
بدعۃ ضلالۃ محمول بر ایں است و بعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم و تعلم نحو و بعض
مستحسن مستحب و بعض مکروہ و بعض مباح ملخصاً جاننا چاہیئے کہ جو کچھ کہ حضور علیہ السلام کے
بعد پیدا ہوا وہ بدعت ہے ان بدعتوں سے جو بدعت کہ سنت و قواعد کے مطابق ہے اور
اس پر قیاس کی گئی ہے اسکو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو اسکے خلاف ہو اسکو بدعت ضلالہ
کہتے ہیں اور یہ حدیث کہ ہر بدعت گمراہی ہے اس بدعت ضلالہ پر محمول ہے الخ ترجمہ مثل
سابق رد المحتار میں ہے صفحہ ۴۲۲ وقد تکون واجبۃ ومندوبۃ ومکروھۃ ومباحۃ

ترجمہ اسی کی مثل کہ جو ادبر گذرا اب کہاں گئے وہ ملاجی کہ جو کہہ رہے تھے کہ ہر بدعت
گمراہی ہے اور حرام ہے دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قول اور محدثین و فقہاء کے
اقوال سے صاف صاف ظاہر ہے کہ ہر بدعت گمراہی نہیں ہاں جو بدعت کے سئیہ ہو وہ مکروہ
ناجائز ہے اور گمراہی ہے جیسے خدا میں جھوٹ جیسے عیب کا امکان نکالنا یا حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنا کہ یہ ضرور بالضرور گمراہی کفر اور بدعت سئیہ ہے کہ
جس کو دیوبندی علماء نے ایجاد کیا ہے صندل لگانا ضرور بالضرور بدعت حسنہ ہے کہ جس سے
زائرین اور صاحب قبر کی روح خوش ہوا اچھا اگر ہم مان لیں کہ ہر بدعت گمراہی اور حرام ہے
اور جہنم میں لیجانے والی تو یہ حرام ہونے کا حکم کیا صرف صندل اور عرس و تعظیم اولیائے
کرام پر ہی لگے گا یا مدرسہ دیوبند کی عمارت اور اس کے لیے چندہ کرنا اور وہاں تعلیم کا
نصاب مقرر کرنا اور سالانہ امتحان کے انتظامات کرنا پڑھنے پڑھانے کے ریل گاڑی میں
سفر کرنا بذریعہ خطوط اور تار کے باتیں کرنا ان امور پر کیوں یہ حکم جاری نہ ہوگا بتایئے کہ
مدرسہ دیوبند اور وہاں کی طرح تعلیمی انتظامات اسی طرح ریل کی سواری اور ڈاک کا انتظام
کیا کسی زمانہ میں تھا آیا حضور علیہ السلام کے زمانہ اقدس یا خلفائے راشدین کے زمانہ
میں اس طرح تعلیمی درسگاہیں ہوا کرتی تھیں کیا اس زمانہ میں ریل کے سفر اور خطوط اور
ٹکٹ وغیرہ کام میں آتے تھے تو صندل کو حرام اور ناجائز کہنے والے پر واجب ہے کہ پہلے
مدرسہ دیوبند کو پھاوڑے سے ڈھا دے بعد میں اس طرف توجہ کرے کیا صندل تو بدعت
ہونے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور مدرسہ دیوبند جو ہزارہا بدعتوں کا مجموعہ ہے وہ جائز اور
مباح اور باعث خیر ہی بنا رہے اسکے معنے تو یہ ہوئے کہ حرام اور حلال ہونا دیوبندی صاحب
کے فرمانے پر موقوف رہا جسے چاہا اور جس سے راضی ہوئے وہ تو حلال ہو گیا اور جسے چاہا
اور جس سے خفا ہوئے اس پر بدعت کا کوڑا مارا اور حرام ٹھہرا دیا اللہ اس ہٹ دھرمی
سے بچائے خلاصہ یہ ہے کہ اولیائے کرام کے مزاروں پر صندل وغیرہ خوشبو چڑھانا شرعاً

بالکل جائز اور مستحسن ہے اسکی کوئی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اور جس کی ممانعت ثابت نہیں وہ جائز ہے واللہ اعلم جس طرح سے صندل ایک خوشبو اور اس سے صاحب قبر اور زائرین خوش ہوتے ہیں اسی طرح پھول بھی ایک خوشبو ہے اسکی بھی ممانعت کسی طرح ثابت نہیں ہوئی اس سے منع کرنا بھی جہالت ہے دوسرا نفع اسمیں یہ ہے کہ یہ ایک تر چیز ہے اور جب تک تر چیز تر رہتی ہے تسبیح کرتی ہے اور تسبیح سے صاحب قبر کو انس اور اگر عذاب میں مبتلا ہے تو تخفیف ہوتی ہے حدیث شریف سے ثابت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ کو لیکر دو ٹکڑے فرما کر دو قبروں پر گاڑ دے اور فرمایا کہ جب تک تر رہیگی تسبیح پڑھیگی اور مردے کے عذاب میں تخفیف ہو گی اسی طرح یہاں بھی یہ صورت حاصل ہے نیز فقہائے صراحۃً اسکے جواز کا حکم دیا ہے علامہ ابن عابدین رد المحتار ص۲۴۵ میں فرماتے ہیں ویقاس علیہ ما اعتید فی زماننا من وضع اغصان الآس و نحوہ یعنی اس قبر کے گھاس کے مسئلہ پر قیاس کیا جائیگا ان باتوں کا جس کا ہمارے زمانہ میں رواج ہو گیا ہے یعنی آس وغیرہ خوشبو دار چیزوں کی شاخیں قبر پہ رکھنا معلوم ہوا کہ پھول وغیرہ خوشبو دار چیزوں کا قبر پہ رکھنا باعث برکت ہے واللہ اعلم

حررہ العبد المعتصم بذیل نبی آخر الزماں احمد یار خاں مدرس مدرسہ مسکینیہ جامع مسجد دھوراجی کاٹھیاواڑ ۱۳ رمضان المبارک یوم جمعہ مبارکہ ۱۳۵۰ھ

مہر

فتویٰ علمائے بڑودہ

نعم ما اجاب وھو الصواب احقر محمد صدیق بڑودی غفر اللہ لہٗ مورخہ ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ھ

سید قطب الدین متخلص بہ نیر عفا اللہ عنہ بڑودہ ناگرواڑہ

فتویٰ علمائے سورت

صورت مسئولہ میں صندل لگانا نہ حرام ہے اور نہ منع کتب فقہیہ میں صاف تصریح موجود کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے یعنی جائز جبتک کہ شریعت مطہرہ سے کسی چیز کے حرام یا

منع ہونے کی تصریح نہ ہو وہاں تک کسی کو یہ اختیار نہیں کہ اسکو حرام یا منع کہے جیسا ردالمحتار میں ہے وصرح بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ والشافعیۃ یعنی علمائے حنفیہ وشافعیہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اصل (اشیاء میں) اباحت ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا لاتحرموا ما احل اللہ لکم اے ایمان والو اس چیز کو حرام نہ کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث شریفہ وکتب فقہیہ میں کسی جگہ صندل لگانے کے متعلق حرمت یا منع کی کوئی تصریح موجود نہیں بلکہ خوشبو کے محبوب ہونے کی تصریح موجود واللہ اعلم سید جعفر علی عفی عنہ مصنف رسائل التعلیم المسلمین وسیرت رسول کریم

فتویٰ پیلی بھیت

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مزارات طیبہ پر صندل لگانا اور لگانے سے پہلے اس کو شہر میں گشت کرانا اور اسکے ساتھ نعت شریف یا اشعار منقبت بزرگان دین رضی اللہ تعالےٰ عنہم پڑھنا یقیناً جائز ومباح ہے شریعت مطہرہ سے اسکی ممانعت پر ہرگز کوئی دلیل نہیں جو اسکو ناجائز کہتا ہو وہ ثبوت پیش کرے کونسی آیت یا حدیث میں اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کو منع فرمایا ہے ائمہ شریعت واکابر طریقت رضی اللہ تعالےٰ عنہم میں سے کس بزرگ نے کس کتاب میں ناجائز بتایا ہے یا شریعت مطہرہ معاذ اللہ وہابی کے گھر کی ہے یا وہابی کو معاذاللہ اختیار حاصل ہے کہ جس چیز کو چاہے حرام کرا دے آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ۔ (اے وہابیو) کیا اللہ نے تم کو خبر دی ہے (کہ صندل اٹھانا حرام ہے) یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور جن چیزوں کو تمہاری زبانیں جھوٹ کہہ دیں ان کو مت کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اسلئے کہ اللہ پر جھوٹ افترا باندھو بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پاتے اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے کسی آیت یا حدیث میں مزارات اولیاء پر صندل لگانے یا اوسکے گشت کرانے کو منع نہیں فرمایا جو اسکو جائز کہتا ہے اُسے اتنا ہی کافی ہاں وہابی جو ناجائز کہتا ہے بارِ ثبوت اُسکے ذمہ ہے وہ ثبوت لائے کہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور اگر ثبوت نہ دے سکے اور انشاء اللہ الواحد القہار قیامت تک نہیں دے سکتا تو کس سے نئی شریعت گڑھتا خود شارع بنتا اور اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا کرتا ہے جس بات کو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں حرام نہیں فرمایا یہ اُسے اپنی طرف سے حرام کہتا ہے حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْهَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ یعنی اے ایمان والو اُن باتوں کو نہ پوچھو جن کا حکم اگر تم پر کھول دیا جائے تو تمہیں برا لگے اور اگر اس زمانہ میں پوچھو گے جس وقت قرآن اتر رہا ہے تو تم پر کھول دیا جائیگا اللہ اُن چیزوں کو معاف کرچکا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا حلم والا ہے کیسا صاف ارشاد ہے کہ شریعت مقدسہ نے جس بات کا ذکر نہ فرمایا وہ معافی میں ہے جبتک قرآن پاک نازل ہو رہا تھا احتمال تھا کہ معافی پر شاکر نہو کر کوئی پوچھتا اُسکے سوال کی وجہ سے منع فرمادی جاتی اب کہ قرآن عظیم اتر چکا دین کامل ہو لیا اب کوئی نیا حکم آنے سے رہا جتنی باتوں کا شریعت مطہرہ نے حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا اُن کی معافی ہو چکی جس میں اب تبدیل نہو گی وہابی کہ اللہ کی معافی پر اعتراض کرتا ہے مردود ہے والله الحمد اور اللہ عزوجل فرماتا ہے مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنی میرا رسول جو کچھ تم کو عطا فرمائے تو تم اسکو لو اور جس چیز سے تم کو منع فرمائے اس سے باز رہو یہ آیت کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہے کہ جن امور کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ فرائض واجبات مستحبات ہیں اور جن چیزوں سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ منہیات مکروہات ہیں تو درمیان میں وہ چیزیں رہ گئیں جن کا حضور انور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ حکم دیا نہ اُن سے منع فرمایا تو ایسی چیزیں نہ واجب ہو سکتی ہیں نہ حرام لاجرم مباحات میں شامل ہوں گی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر مزارات پر صندل چڑھانے کا حکم فرما دیتے واجب یا مستحب ہو جاتا منع فرما دیتے۔ حرام یا مکروہ ہو جاتا اب کہ سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صندل اٹھانے کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا لاجرم جائز و مباح ہے ہاں وہاں اب ہر ایک وہابی دیوبندی اندریٰ ڈابھیلی تھانوی گنگوہی انبیٹھی اندوہی کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ صندل اٹھانے کی جو کیفیت ہم نے بیان کی اُسکی ممانعت پر کوئی حدیث لائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام معجز نظام سے صندل اٹھانے کی اِس کیفیت کا عدم جواز بتائے ورنہ اپنے گھر میں منھ چھپائے آئندہ سے شیران بیشۂ سنت کو اپنی صورت ہرگز نہ دکھائے حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ یعنی جو کچھ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حلال فرما دیا وہ حلال ہے اور جو کچھ اپنی کتاب میں حرام فرما دیا وہ حرام ہے اور جس کا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواۃ الترمذی وابن ماجہ عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے حضور رب عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا اَحَلَّ فَھُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَھُوَ حَرَامٌ وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَھُوَ عَفْوٌ یعنے جسے اللہ و رسول نے حلال کیا وہ حلال ہے اور جسے حرام کیا وہ حرام ہے اور جسکا کچھ ذکر نہ فرمایا وہ معاف ہے رواۃ ابو داود عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بحمدہ تعالیٰ احادیث کریمہ اُن آیات عظیمہ کی تصدیق و تفسیر اور صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ شریعت نے جس بات کا ذکر نہیں فرمایا وہ معافی میں ہے اب ہم دیوبندی راندرِ یہی سے پوچھتے ہیں کہ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عرسوں میں صندل شریف اُس طریقہ سے اٹھانا جو ہم بیان کر چکے قرآن عظیم و حدیث کریم کہیں اُسکی حلت و حرمت کا تذکرہ ہے یا نہیں اگر ہے تو مرد میدان

ہے اور بہت جلد وہ آیت یا حدیث پیش کرے جسمیں صندل اُٹھانے کا تذکرہ ہو اور اگر کیے نہیں تو احادیث و آیت سے فرما دیا کہ شریعت نے جس بات کا کچھ تذکرہ نہ فرمایا وہ جائز و مباح اور اللہ کی معافی میں داخل ہے اللہ کی معافی پر اعتراض کرنے والا دیوبندی یا راندیری شرع سے جاہل یا قصداً متجاہل اور شریعت مطہرہ پر صائل ہے و اللہ الحمد یہاں تک جواز کا بیان تھا رہا استحباب تو جب صندل اُٹھانے کی کیفیت مذکورہ میں کوئی چیز ناجائز و حرام نہیں اور مسلمانانِ اہل سنت اوسے نیت حسنِ محمود سے کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد سے داخل سنت ہے اگرچہ زمانہ سلف میں کسی نے نہ کیا ہو امام عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ثیمون یفعلم السنۃ الحسنۃ وان کانت بدعۃ اھل السنۃ لا اھل البدعۃ لان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من سن سنۃ حسنۃ فسمی المبتدع المحسن مستنا فادخل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی السنۃ فقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذن فی ابتداع السنۃ الحسنۃ الی یوم الدین وانہ ماجور علیہا مع العاملین لھا ابدا معا فیدخل فی السنۃ کل حادث مستحسن قال الامام النووی کان لہ مثل اجورتابعیہ سواء کان ھو الذی ابتدأہ او کان منسوبا الیہ وسواء کان عبادۃ او ادبا او غیر ذالک اھ ملتقطا یعنی نیک بات اگرچہ بدعت و نو پیدا ہو اوس کا کرنے والا سُنّی ہی کہلائیگا نہ بدعتی اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نیک بات پیدا کرنے والے کو سنت نکالنے والا فرمایا تو ہر اچھی بدعت کو سنت میں داخل فرمایا اور اسی ارشاد اقدس میں قیامت تک نئی نئی اچھی باتوں کے پیدا کرنیکی اجازت فرمائی اور یہ کہ جو ایسی نئی بات نکالیگا ثواب پائیگا اور قیامت تک جتنے اس پر عمل کریں گے سب کا ثواب اُسے ملیگا تو اچھی بدعت سنت ہی ہے امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جتنے اوس پر عمل کرینگے سب کا ثواب اُسے ملیگا خواہ اُسنے وہ نیک بات ایجاد کی ہو یا اُسکی طرف منسوب ہو اور چاہے وہ عبادت ہو یا کوئی ادب کی بات یا کچھ اور و اللہ الحمد اتنا تو ہر شخص جانتا ہے کہ عمائد صلحاء مشائخ کے

یہاں مدتہائے دراز سے ہر ہر ملک میں عرس معمول ہے پھر کسی عرس میں صندل اٹھتا ہے کہیں گاگر اٹھائی جاتی ہے کہیں چادر چڑھتی ہے مسلمان اس میں عام طور پر زمانہ قدیم سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت جانتے ہیں مستحسن سمجھتے ہیں تو کافہ اہل اسلام کا عمل اور صالحین کا تعامل کسی چیز کے استحباب کے لیے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن یعنی جو بات مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صندل شریف یا گاگر شریف اٹھانا یا چادر چڑھانا اللہ عزوجل کے نزدیک بھی مستحب و مستحسن ہے واللہ الحمد اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ یعنی اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بیشک یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور فرماتا ہے جل جلالہ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اس کے لیے اس کے رب کے پاس بہتر ہے اور شک نہیں کہ اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ عزوجل کی نشانیاں ہیں تو ان کی تعظیم یقیناً دلوں کی پرہیزگاری اور اللہ عزوجل کے حضور لیجانے کے لیے بہتر تحفہ ہے اور شک نہیں کہ صندل اٹھانا گاگر لیجانا چادر چڑھانا یہ سب امور ایسی تعظیم ہیں جن سے نہی نہیں آئی ان سے اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ یہ امور یقیناً جائز و مستحب و مستحسن ہیں وللہ الحمد عرس کی حقیقت صرف اسقدر ہے کہ کسی مقبول بارگاہ الٰہ کی یادگار میں مسلمان جمع ہوں قرآن عظیم و درود شریف پڑھیں خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے حلقے ہوں مواعظ حسنہ اور میلاد شریف کے جلسے ہوں کچھ کھانا پکا کر یا شیرینی منگا کر ان سب چیزوں یعنی خیرات و حسنات کا ثواب ان بزرگ کی روح کو پہنچا کر ان کی روحانیت سے فیوض و برکات حاصل کیے جائیں اور شک نہیں کہ عرس کی یہ حقیقت حقہ یقیناً بلا شک و شبہ جائز و مستحسن و مستحب و ثواب اور در حقیقت

ذکر ہلک عزیزوباب سے جل جلالہٗ وعم نوالہٗ اور شک نہیں کہ عرس بطور مذکور کی طرف بلانا اور اللہ عزوجل کی طرف بلانا ہے یقیناً احسن وافضل ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یعنی اور اوس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں بیشک مسلمان ہوں اور شک نہیں کہ صندل وگاگر وچادر وغیرہ مراسم عرس جن بزرگان دین نے ایجاد فرمائے اور مصالح کی علاوہ ایک عظیم مصلحت اُنکے پیش نظر یہ بھی تھی کہ اسطرح ساری آبادی میں اعلان اور بستی کے تمام مسلمانوں کو خبر ہوجائے کہ آج فلاں بزرگ کا عرس ہے اور مزار پر حاضر ہوں صاحب مزار کو سلام کریں فاتحہ پڑھیں ثواب پہنچائیں ذکر خدا اور رسول میں شامل ہوں اور شک نہیں کہ یہ فائدہ ان مراسم میں اب بھی موجود ہے تو یہ مراسم حقیقۃً اللہ عزوجل کی طرف بلانے کے طریقے ہیں تو یقیناً مستحسن ومستحب ہیں وللہ الحمد شریعت مطہرہ کا عام قاعدہ ہے کہ جس مباح بات سے دشمنان اسلام جلیں بھنیں اُنکے دلوں میں غیظ وغضب کے انگارے بھڑکیں اس کو افضل ٹھہرادیتی ہے مستحب ومستحسن باعث ثواب فرمادیتی ہے اگرچہ فی نفسہ وہ شے مفضول ہی ہو مثلاً مسافر کے لیے تین روز اور مقیم کے لیے ایک دن وضو میں موزوں پر اُن کے شرائط کے ساتھ مسح کرنا جائز ہے لیکن اُن کو اوتار کر پاؤں دھونا افضل ہے مگر روافض ملاعنہ کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں اسلیے وضو کرتے وقت اگر کوئی رافضی دیکھ رہا ہو تو اس کو جلانے کے لیے موزوں پر مسح کرنا ہی افضل ہے اور اسوقت اسی میں زیادہ ثواب ہے یا حوض اور نہر دونوں موجود ہوں تو اگرچہ حوض سے وضو جائز ہے لیکن نہر سے وضو کرنا افضل ہے مگر معتزلہ مخذولہ کے نزدیک حوض سے وضو ہی جائز نہیں اسلیے اگر وضو کے وقت کوئی معتزلی موجود ہو تو اس کو جلانے کے لیے نہر کو چھوڑ کر حوض ہی سے وضو کرنا افضل اور باعث ثواب ہے کما نص علیہا ائمتنا المسلمین الفقہاء الکرام فی مصنفاتہم

اور خود قرآن عظیم سے اسکی اصل ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّ
لَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا
اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنی مسلمانوں کو اللہ کے راستے میں نہ
پیاس پہنچتی ہے نہ بھوک اور نہ کوئی رنج اور نہیں چلتے ہیں وہ کوئی ایسی رفتار جس سے کفار
کو جلن ہو اور نہیں پاتے ہیں وہ دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف مگر اُن میں سے ہر ایک
بات کے بدلے میں اُن کے لیے ایک عمل صالح لکھا جاتا ہے بیشک اللہ احسان کرنیوالوں
کا اجر ضائع نہیں فرماتا اور شک نہیں کہ صندل گاگر چادر اٹھانے سے کفارِ وہابیہ و
مرتدین دیوبندیہ دشمنانِ حضرت الٰہیہ واعدائے آستانہ نبویہ اپنے غم و غصہ میں گھٹ
گھٹ کر مرتے ہیں اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی رفعتِ شان دیکھ دیکھ کر غیظ و غضب
میں اپنی بوٹیاں چبا چبا کر تھوکتے ہیں تو ثابت ہوا کہ صندل و گاگر و چادر اٹھانا مستحسن و
مستحب و باعث ثواب و رضائے رب الارباب ہے ولله الحمد۔

قال الراندیری موتو قبروں کو ہرگز نہ لگانا صندل مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل
اقول راندیری جی! مشرکوں میں جسقدر باتیں رائج ہوں کیا وہ سب شرعاً حرام و ناجائز ہوتی
ہیں اگر ایسا ہے تو کرتی بھی چھتری بھی لکھنا حرام ہوگا گجراتی زبان بولنا بھی ناجائز ٹھہریگا گجراتی زبان
میں اخبار و اشتہار چھاپنا بھی گناہ ہو جائیگا کہ کرٹی میں لکھنا گجراتی میں بات چیت کرنا
گجراتی میں اخبار و اشتہار نکالنا یہ سب گجرات کے ہندوں کے طریقے ہیں اور انہیں نمونہ
پر راندیری جی نہ بڑھکیں وہ ذرا کھل کر اقرار تو دیں پھر دیکھیں کہ اُن کا پاخانہ پیشاب بند
ہو جائیگا کھانا پینا حرام ٹھہریگا اٹھنا بیٹھنا بلکہ سانس لینا بھی دشوار ہوگا کیوں کہ یہ سب
باتیں مشرکوں میں رائج ہیں بہتر ہے کہ دیو کے بندے مشرکوں کے ان سب طریقوں کو
چھوڑ دیں اور سیدھے عدم آباد کی راہ لیں سنی مسلمانوں کو بھی ہر وقت اُنکے پیچھے لگے رہنے
سے فرصت ملے اور وہ بھولے بھالے سنی مسلمان جو دیو کے بندوں کے جال میں پھنسے

ہوئے ہیں اُن پر باب ہدایت کھلے اور اگر راندیری جی پلٹا کھائیں اور کہیں کہ یہ تمام باتیں
اگرچہ مشرکین میں رائج ہیں مگر اُن کے ساتھ خاص نہیں اور اُن کے کرنے کے وقت ہمیں
موافقتِ مشرکین کا خیال بھی نہیں ہوتا اسلیے یہ تمام باتیں جائز ہیں تو بیشک اب ٹھکانے
سے آگئے کسی قوم کے ساتھ تشبہ اُسی بات میں ہوسکتا ہے جو اُس قوم کے ساتھ خاص ہو
یا اوس میں کسی قوم کی موافقت کا ارادہ ہو مزارات پر صندل چڑھانا ہرگز مشرکین کا فعل
نہیں اور بالفرض ہوتا بھی تو اُن کے ساتھ خاص نہیں نہ معاذ اللہ سُنّی مسلمان اُنکی موافقت
کا ارادہ کرتے ہیں قال الراندیری صندل چڑھانے کا ثبوت نہ قرآن وحدیث سے ہے نہ
صحابہ وتابعین سے نہ ائمہ اربعہ سے نہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نہ مشائخ
چشتیہ وسہروردیہ ونقشبندیہ سے لہٰذا صندل چڑھانا حرام ہے۔ اقول یہ راندیری کی ہوس
خام ہے ہم ابھی قرآن عظیم وحدیث کریم سے ثابت کر چکے کہ بزرگانِ دین کے مزاراتِ طیبہ
پر صندل چڑھانا اگربتی جلانا چادر چڑھانا جائز ومستحسن ومستحب وثواب وباعث خوشنودی ذی الجلال
والاکرام ہے اِن دلائل قاہرہ کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ صندل چڑھانے کی اصل قرآن وحدیث
سے ثابت نہیں کسقدر ظلم شدید اور شریعت مطہرہ پر افترائے ناکام ہے دیوبندی ملا ہمیشہ
دعوتوں میں شیرمال قورمہ اڑاتے مرغ مسلم کھاتے گھاس کا حلوا متنجن مزعفر وغیرہ سبھی
ہڑپ کرجاتے ہیں مگر کبھی اپنی اس انوکھی بانکی ترچھی البیلی رسیلی نرالی اچھوتی دلیل کو یاد
نہیں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اِن غذاؤں کے کھانے کی سند ملتی ہے نہ
صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین واولیائے عارفین رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے اِن کھانوں کا
کھانا ثابت ہے انھیں کی دلیل اِن کھانوں کو حرام کراتی ہے کیسی کورباطنی ہے کہ اپنے
پیٹ بھرنے کے لیے قرآن وحدیث وغیرہ کچھ یاد نہیں آتے مگر اولیائے کرام رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی جلالت دیکھ کر اپنی بوٹیاں چباتے اور غیظ وغضب کی آگ میں بھن جاتے
ہیں الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ قال الراندیری جو خدا کے نہیں جائز ہو

کسی کی بھی نیاز۔ اقول مگر دیوبندی دھرم میں کسی نبی یا ولی کی نذر و نیاز کرنیوالا ابوجہل کے برابر مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کی تقویت الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸) انتہی وہابی دھرم میں بزرگانِ دین کا عرس کرنے والا کافر و مشرک ہے (دیکھو دیوبندیوں کے امام نافرجام اسمٰعیل دہلوی کی تذکیر الاخوان مطبوعہ مرکنٹائل پرنٹنگ دہلی صفحہ ۸۶ سے صفحہ ۸۸ تک) اور گنگوہی و نانوتوی و تھانوی کے پیر اور انبیٹھی و رانبیری کے دادا پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات شمائم امدادیہ مصدقہ اشرفعلی تھانوی مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کیجاوے گی گیارہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گئی شربت بٹنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنے ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہونچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اسمیں کیا خرابی ہے اگر کسی عمل میں عوارض غیر مشروع لاحق ہوں تعاون عوارض کو دور کرنا چاہیے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آں حضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اسمیں کیا خرابی ہے جب کوئی آتا ہے تو لوگ اسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اوس سردارِ عالم و عالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا الٰی قولہ جب منکر نکیر قبر میں آتے ہیں مقبولانِ الٰہی سے کہتے ہیں نم کنومۃ العروس عرس کہ رائج ہے اسی سے ماخوذ ہے اگر کوئی اُس دن کو خیال رکھے اور اُس میں عرس کرے تو کونسا گناہ لازم ہوا۔ اس عبارت سے چند فائدے حاصل ہوئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی نیاز جائز ہے اوسمیں کوئی خرابی نہیں شیرینی اور کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے میلاد شریف جائز ہے بوقت ذکر ولادت قیام تعظیمی کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ نہیں۔

نیازِ اولیاء اور میلاد شریف سے روکنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کا عرس دن مقرر کر کے کرنا جائز ہے اس میں کوئی گناہ لازم بھی نہیں آتا عرس کی اصل حدیث
شریف سے ماخوذ ہے عرس یا میلاد شریف یا نیاز اولیاء میں اگر جاہل لوگ خلافِ شریعت
باتیں شامل کر دیں تو بھی عرس و میلاد شریف اور نیاز اولیاء کو روکنا جائز نہیں بلکہ ان ناجائز
باتوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے اب حاجی صاحب نیاز اولیاء و عرس بزرگان
دین کو جائز کہکر اسمٰعیل دہلوی کے فتویٰ سے ڈبل کافر و مشرک ہوئے اور سارے کے
سارے وہابیہ دیوبندیہ ان سب کو اپنا دینی پیشوا مان کر چھ ڈبل کافر و مشرک ہوئے ہاں
راندیری جی بولو اور جلد بولو دیوبندی دھرم کے نئے قرآن تقویۃ الایمان پر سر منڈا کر
حاجی صاحب اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی کے کافر مشرک جہنمی ہونے پر
ایمان لاتے ہو یا ان پانچوں کو مسلمان کہہ کر اپنے گرو گھنٹال اسمٰعیل دہلوی کو کافر مرتد
دوزخی بتاتے ہو۔ الحمد للہ دیوبندیتِ ملعونہ کا اگلا راستہ شمائم امدادیہ نے بند کر دیا
اور پچھلا راستہ اسمٰعیل دہلوی بند کر چکا اب نہیں معلوم راندیری جی کس طرح اپنی مشکلکشائی
کرائینگے۔ کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۰ قال الراندیری
چیز جو قبر پر چڑھتی ہے وہ ہولی ہے حرام اقول دلا دیو کے بندے جو مزاراتِ اولیاء کو
معاذ اللہ بت جانتے ہیں وہ آپ ہی تبرکِ مزاراتِ بزرگان کو بت کے چڑھاوے کی
طرح حرام جانیں گے مگر وہ ملعون ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں۔
محبوبانِ الٰہی کی طرف جو چیز منسوب ہو جائے مسلمان کے نزدیک ضرور تبرک ہے امام
اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ شریف میں فرماتے ہیں ومن
هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذالك
على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين لقبورهم كما قال الفقهاء فيمن
دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لا باللفظ۔ یعنی اسی قبیل سے ہے

زیارتِ قبور اور اولیاء و صلحا کے مزارات سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے
پر اولیائے کرام کے لیے منت ماننا کہ مقصود محض اُن کے مزارات کے خادموں پر
تصدق ہے جیسے فقہا نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکاۃ دے اور قرض کا نام لے زکاۃ ادا
ہو گئی کہ اعتبار معنی کا ہے نہ لفظ کا کیوں راندیری جی اب سمجھے نذرِ اولیا نذرِ فقہی
نہیں بلکہ حقیقۃً متوسلین اولیا پر تصدق ہے دا قول ثانیاً راندیری جی! کچھ گھر کے
اندر کی بھی خبر ہے تمھارے گرو گھنٹال رشید احمد گنگوہی نے فتاوی رشیدیہ حصہ دوم
مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند کے صفحہ ۱۱۹ پر لکھا مسئلہ ہنود تیوہار ہولی یا دیوالی میں
اوستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں
کا لینا اور کھانا اوستاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں الجواب درست ہے
کیوں راندیری جی! جب تمھارے ناپاک دھرم میں اون پوریوں کچوریوں کا کھانا جائز
ہے جو ہولی دیوالی کی پوجا میں چڑھائی جاتی ہیں تو تبرکِ مزاراتِ اولیا کو کس مونھ سے
حرام کراتے ہو مگر ہاں تم کو صرف محبوبانِ خدا سے عداوت ہے شیطانوں اور مشرکین کے
دیوتاؤں سے تو تمھیں گہری الفت ہے اسی لیے تمھارے دھرم گرو رشید احمد گنگوہی
نے فتاوی رشیدیہ حصہ سوم مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا۔ محرم میں
ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا
یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ
سے حرام ہیں مسلمان سنی بھائیو! گنگوہی خانگی شریعت تو دیکھو امام حسین رضی اللہ
تعالی عنہ کے ذکر شہادت بروایت صحیحہ اور حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالی عنہ
کی نیاز کے شربت کے حرام کرانے کو رافضیوں کے ساتھ تشبہ سوجھا مگر ہولی دیوالی کی
پوریوں کچوریوں سے اپنے پیٹ کا جہنم بھرنے کے وقت ہندوؤں کے ساتھ تشبہ
دکھائی نہ دیا گیا دیوبندی دھرم میں رافضیوں کے ساتھ تشبہ حرام اور ہندوؤں کے

ساتھ تشبیہ حلال ہے حالانکہ حضور شہید کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذکر شہادت بروایات صحیحہ بیان کرنا یا حضور کی نیاز دلانا ہرگز روافض کے ساتھ خاص نہیں عامۂ اہل سنت میں یہ امور بلا نکیر رائج ہیں نہ اہلسنت اِن باتوں میں روافض ملاعنہ کی موافقت کا ارادہ کرتے ہیں مگر ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں تو یقیناً ہندوؤں ہی کے ساتھ خاص ہیں گویا ہے یہ کہ دیو کے بندوں کو مہا دیو کے بندوں کی طرفداری اور اُن کے دیوتاؤں کی حمایت اور اہل اللہ کی عداوت و مخالفت لازم ہے خذلھم اللہ تعالیٰ قال الراندیری جو شخص

صندل لگانے کو جائز مانتا ہو وہ مرد میدان ہو کر آئے اور قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے قول سے ثابت کر دکھائے۔ اقول ارے بیدینو! صندل کے جائز نا جائز و عدم جواز پر بحث کرنے کے لیے اسقدر بہکتے ہو اور اپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کے نام ہی سے اپنے گھروں میں دبکتے ہو تم نے خدائے قدوس جل جلالہ کو جھوٹا کہا حضور انور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے سے انکار کیا حضور مالک دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مبارک کو اپنے پیر ابلیس ملعون سے کم بتایا اپنے بزرگ ابلیس ملعون کو خدا کا شریک ٹھہرایا حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل گایا مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کے علمائے کرام و مفتیان عظام نے اور ہند و سندھ و پنجاب و بنگال و مدراس و دکن و کوکن و بلوچستان و کاٹھیاواڑ و گجرات کے دو سو اٹھ ۲۶۸ علمائے اہلسنت و مفتیان دین و ملت و مشائخ طریقت نے تم پر اور جو تمھارے ان کفریات پر مطلع ہو کر تمھارے کافر مرتد ہونے میں شک رکھیں اُن سب پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو حسام الحرمین شریفین والصوارم الہندیہ۔ دیو کے بندو! عقیدہ دل کے گندو! ابے بے چھند و! صندل یا گلگرا چادر یا عرس کو تمھیں حرام کرانے کا کیا حق ہے پہلے اپنے کفریات سے توبہ کر کے مسلمان تو بنو مسلمانی کے سایہ میں تو آؤ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دو اپنے اور اپنے بڑوں کے اوپر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ تو ہٹاؤ اپنے ناپاک چہروں سے

دیوبندیت و وہابیت کے کالے ٹیکے تو مٹاؤ اسکے بعد پھر جس مسئلہ پر تمھاری خواہش ہوگی سنیوں کا ایک ایک بچہ بعونہ تعالیٰ وبعون رسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمھاری دہن دوزی و سرکوبی کے لیے آمادہ و طیار ہے والحمد للہ العزیز الغفار والصلوٰۃ و السلام علی حبیبہ المالک المختار المطلع علی الغیوب والاسرار وآلہ واصحابہ الاخیار وابنہ الغوث الاعظم واولیاء امتہ الاطہار وعلینا وعلی سائر امتہ الی یوم القرار والله ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قالہ بفمہ وامر برقمہ وصححہ نقلہ کلب من کلاب الحضرۃ النبویۃ عبد من عباد الحضرۃ القادریۃ احد فقراء الاستانۃ الرضویۃ الفقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد المدعو بحشمت علیخان القادری الرضوی الملکنوی غفر لہ ولابویہ ولاخویہ ولاہلہ ربہ المولی القوی بجاہ النبی والولی علی جاہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

فتویٰ علمائے بریلی شریف

مہر

الجواب بحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم صندل چڑھانے کی ممانعت کا کوئی ثبوت نہیں لا سکتا قائل جواز متمسک بالاصل ہے کہ اصل اباحت ہے اثبات ممانعت ذمہ مانع ہے خالی دعویٰ کب قابل قبول اہل خرد ہوئے صندل چڑھانا نہ حرام نہ مکروہ جو اسے حرام بتاتا ہو مکروہ کہتا ہے۔ دلیل پیش کرے ہرگز کوئی آیت کوئی حدیث اس کی حرمت میں پیش نہیں کی جاسکتی یونہیں دعوی کراہت باطل کہ بتصریح علمائے اسکے لیے بھی دلیل خاص درکار لابد لہا من دلیل خاص جو منع کرتا ہے اگر اپنے گھر سے منع کرتا ہے مردود علیہ ہے اور اگر شریعت سے منع کرتا ہے مفتری ہے بتائے کہاں قرآن وحدیث نے اس کی ممانعت فرمائی کس عالم معتمد نے کس دلیل سے اسے منع فرمایا تو اسے حرام و مکروہ بتانا نہی شریعت گڑھنا شریعت طاہرہ پر افترا کرنا اور بے علم غلط و باطل فتویٰ دینا ہے جس کی نسبت حدیث میں فرمایا من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السموٰت والارض جو بے علم فتویٰ دے ملعون ہے ملائکہ زمین و آسمان ٹھہرے تو اس کا کیا پوچھنا جو غلط و

باطل فتویٰ دے اور پھر اُس کا کیا پوچھنا جو زبردستی مسلمانوں کو بدعتی و مشرک بتائے۔
واللہ تعالےٰ اعلم فقیر مصطفےٰ رضا القادری البرکاتی النوری عفی عنہ مہر
صندل چڑھانے کی حرمت کسی سے ثابت نہیں فقط واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب عبد العزیز غفرلہ مدرس مدرسہ اہلسنت بریلی
صح الجواب محمد ابراہیم غفرلہ سمتی پوری لقد اصاب من احباب سردار علی غفرلہ۔
صح الجواب محمد حسنین رضا قادری نوری رضوی غفرلہ لقد اصاب من احباب فقیر تقدس علی رضوی دار العلوم منظر اسلام بریلی ذالک کذالک ابرار حسن صدیقی ذالک کذالک وانی مصدق لذالک فقیر محمد سردار احمد غفرلہ اللہ احد لاریب فیہ واللہ تعالےٰ اعلم۔
فقیر محمد عبد الولی حسنی رحمانی لکھنوی عفاعنہ

تصدیقات رنگون

حضرت سیدی واستاذی شیر بیشۂ سنت ناصر الاسلام مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی دام ظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا بالکل حق و صواب ہے اُس کا منکر وہابی دیوبندی مستحق عذاب ہے میرا کیا منھ کہ حضرت قبلہ کے فتویٰ مبارک پر تصدیق و تقریظ لکھوں البتہ راندیری صندل نامہ کا رد لکھ دینا اور ضمناً فتویٰ مبارکہ کے مضامین کیطرف اشارہ کرنا مناسب فاقول و التوفیق من اللہ الملک الوہاب۔

نظم:- دوزخی ہوگئے تم کفر ہے بانا صندل

ستیو شوکت و عظمت سے اٹھانا صندل | با وضو تربت اقدس پہ لگانا صندل
ہے قرآن اور حدیثوں سے یہ بیشک ثابت | مستحب قبر ولی پر ہے چڑھانا صندل
حکم تعظیم شعائر کا خدا نے ہے دیا | ہم نے اس واسطے مندوب ہے مانا صندل

جو مسلمانوں کو محبوب ہے رب کو ہے پسند — مستحب اسلیے ہے گشت لگانا صندل
دیکھ کر ساتھ ہوں شامل ہوں عبادت میں لوگ — اسلیے جائز و بہتر ہے پھرانا صندل
منع فرمایا صحابہ نہ اماموں نے کہیں — کس لیے پھر ہوا ممنوع چڑھانا صندل
منع آیا نہ شریعت و طریقت میں کہیں — نہ حقیقت میں ہے ممنوع لگانا صندل
نقشبندی ہو کہ چشتی ہو سہروردی ہو — کوئی کہتا نہیں ممنوع اٹھانا صندل
حنفی شافعی و مالک و احمد حنبل — کس کے مذہب میں ہے ممنوع لگانا صندل
غوث اعظم نے اسے منع کہاں فرمایا — قادریوں کی سعادت ہے یہ لانا صندل
دیو کے بندے اسے دیکھ کے جل مرتے ہیں — اسلیے افضل و بہتر ہے اٹھانا صندل
مستحب جانتے ہیں رب و نبی کے بندے — دیو کے بندوں نے بس شرک ہی جانا صندل
اولیا سے جسے نسبت ہو تبرک ہے وہ شئے — اے مسلماں تو تبرک ہی بنانا صندل
اولیا کے لیے جائز ہے شریعت میں نیاز — ہے حلال اسلیے قبروں پہ چڑھانا صندل
دیو کے بندو ذرا پہلے مسلمان بنو — لاؤ ایمان تو پھر ہم کو سنانا صندل
پھر بھی عرس کو جائز کہیں کافر بنے تم — دوزخی ہو گئے تم کفر جو مانا صندل

حکم طیب یہ شریعت کا سنا دو سب کو
جائز و افضل و بہتر ہے سجانا صندل

اطلاع

راندیر و ڈابھیل کے تمام وہابیوں دیوبندیوں بالخصوص ابراہیم رانديری و احمد بزرگ رانديری و عبدالرحیم رانديری و عزیز گل کابلی و مہدی حسین شاہجہانپوری و احمد بزرگ ڈابھیلی و انور شاہ کشمیری و شبیر احمد دیوبندی کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ اگر تم کو اس صندل نامہ میں کچھ شک و شبہ ہو تو اپنے ملا غوث اکبر تھانوی کو مرد بناؤ۔ اسکے

پاؤں کی مہندی چھڑاؤ۔ اُس کو گھر سے نکال کر میدان میں لاؤ۔ شیرانِ بیشۂ سنت کے مقابلہ میں کفارِ دیوبندیہ و مرتدین وہابیہ کے کفر و ارتداد پر تھانوی سے مناظرہ کراؤ اور اگر اسکی ہمت تم کو نہ ہو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ انشاءاللہ تعالیٰ ہرگز نہ ہوگی تو پھر تمھیں مرد کے بچے بن کر آگے آؤ۔ سب سے پہلے اپنے بڑوں کے سر سے کفر و ارتداد کے پہاڑ ہٹاؤ۔ اپنی اور اُن پیشانیوں سے کفریات کے کالے ناپاک ٹیکے مٹاؤ۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دلواؤ۔ وہ اکیس مطالبات قاہرہ جو مناظرۂ راندیر میں گجرات کے سب دیوبندیو پر حجارۃ من سجیل منضود کی طرح نازل ہوئے اور رسالۂ مبارکہ راندیر میں سنیوں کی فتح عجیب میں چھپ کر شائع ہوئے کم از کم اُنھیں کے جواب لاؤ ورنہ مسلمانی کے سایہ میں آجاؤ۔ اپنے کفریات سے توبہ کرکے مسلمان بن کر پھر صندل نامہ سناؤ۔ یا جھوٹے ناپاک درس توحید کے گیت گاؤ۔ یا تحفۂ عرس کے نام سے اپنی دو دو ورقیاں چھ ورقیاں بازاروں میں گشت کراؤ۔ انشاءاللہ تعالیٰ تمھارے تسکین بالغ کردینے کے لیے علمائے اہلسنت کا ایک ایک کفش بردار آمادہ و طیار ہے والحمدللہ الواحد القہار۔

فقیر محمد طیب قادری برکاتی نوری دانا پوری غفرلہٗ ذنبہٗ المعنوی و الصوری
سکریٹری انجمنِ نوجوانانِ اہلِ سنت برما رنگون

فتوائے علمائے بنگال

بلاشک و شبہ مزاراتِ طیبۂ اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اُن کی عظمت و شوکت کے اظہار کے لیے اس طریقہ سے جو فتوائے پیلی بھیت میں مذکور ہوا یقیناً جائز و مستحسن و مستحب و روا ہے اسکو ناجائز و حرام کہنا شریعت مطہرہ پر کھلا افترا ہے جو وہابی دیوبندی بغیر کسی دلیل شرعی کے محض اپنے جی سے اسکو حرام ٹھہرائے وہ پکا بیدین اور بدمذہب ہے۔ آپنے کفر و ارتداد پر مناظرہ کرنے سے اپنے گھر کے اندر دبکنا اور اس

قسم کے مسائل فرعیہ پر بہکنا دیوبندی بیحیائی کا عجیب مظاہرہ ہے علمائے اہلسنت نے
اپنے فتاوی مبارکہ میں ان تمام باتوں کا آفتاب سے زائد روشن ثبوت دیا ہے۔
لہذا کچھ اور لکھنا بے ضرورت سمجھ کر صرف انھیں فتاوی مبارکہ کی تصدیق پر اکتفا ہے۔
واللہ تعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

فقیر محمد انوار احمد قادری اسلام آبادی

الجواب صحیح وخلافہ قبیح
کتبہ احقر الناس محمد عزیز الحق عفی عنہ
خادم مدرسہ امداد العلوم میکھل فتح پاٹ الہزاری
چاٹگام

الجواب صحیح
فقیر عبد الرحمن بنگالی اسلام آبادی
ساکن جھورہ

الجواب :۔ اولیائے کرام کے مقبروں پر صندل چڑھانا پھول چڑھانا لوبان کا جسلانا
بیشک جائز ہے کیونکہ نص صریح اس کی ممانعت پر دال نہیں ہے اور اصل اشیاء کا مباح
ہے۔ فقط احقر العباد نذیر احمد نظام پوری اسلام آبادی

تتمہ

قطعہ تاریخ از حضرت وصاف الحبیب فاضل نوجوان واعظ خوش بیان جناب مولنا حافظ
قاری ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علیخاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی
زید مجدہم العالی فی الحال ساکن گونڈل (کاٹھیاواڑ)

قبر کامل پہ لوازم صندل — عزو توقیر ہے راز صندل
نفع زائر کے لئے ہم نے کیا — عطر و خوشبو سے گداز صندل
منع کیوں کرتا ہے اس کو نجدی — اصل اباحت ہیں مجاز صندل
شوخ نجدی کو سنا دو غنیمر — دیکھ ظاہر ہے جواز صندل

۱۳ ھ ۵۱

نظم مقید بیک قافیہ

منجانب انجمن امداد الاسلام شہر بھڑوچ

اہلسنت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

مومنو قبر پہ اچھا ہے چڑھانا صندل
اور حدیثوں میں بھی جائز ہی چڑھانا صندل

نیک بختوں سے محبت کی نشانی یہ ہے
شوق سے قبر پہ جا جا کے چڑھانا صندل

وہ گنے جاتے ہیں مولا کے محبوں میں شمار
جو سمجھتے ہیں کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

جو کوئی چاہے کہ بگڑی مری بن جائے ابھی
اسکو لازم ہے یہ تربت پہ چڑھانا صندل

تم جو چاہو کہ ہر ایک کام تمہارے بنجائیں
چاہئے روضۂ حضرت پہ چڑھانا صندل

آج کل ولیوں کے بندوں نے یہ نہیں لکھا ہے
مشرکوں کا یہ طریقہ ہے چڑھانا صندل

جب ولیوں کو سمجھتے ہیں یہ مردہ بالکل
اسلیے شرک بتاتے ہیں چڑھانا صندل

اولیاء سے ہے انہیں سخت عداوت ایسی
کہتے ہیں شرک ہے بدعت ہے چڑھانا صندل

کونسی آیت قرآن سے ہے منع اس سے
منع کب ہے یہ حدیثوں میں چڑھانا صندل

یا صحابہ میں کسی نے بھی کہا اس کو حرام
کس بنا پہ نہیں جائز ہے چڑھانا صندل

کوئی پوچھے تو حدیثوں میں کہاں لکھا ہے
کہ یہ جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

چار ائمہ میں کسی نے نہ بتایا ایسا
شرک ہے قبر پہ گھس گھس کے چڑھانا صندل

تو بتا قادری چشتی نے سہروردی نے
نقشبندی نے کہا ہو نہ چڑھانا صندل

جسکے ناپاک دھرم میں ہے یہ کوا بھی حلال
اسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

کہدیئے مذہب میں یہ ہے کہ خدا جھوٹا ہے
اسکو دشوار گزرتا ہے چڑھانا صندل

کہتے ہیں علم نبی کو ہے بہائم جیسا
ان خبیثوں میں برا ہے یہ چڑھانا صندل

جن کی فاسد ہوں نمازیں بخیالِ حضرت
اُن خبیثوں کو روا کیوں ہو چڑھانا صندل

علم شیطان کا بڑھ کر جو نبی سے مانے
اُسکو جائز نہیں قبروں پہ چڑھانا صندل

یہ عقیدہ رہے مسلم کا یہی ہو پہچان
قبر پر سمجھے کہ اچھا ہے چڑھانا صندل

اپنی رحمت کا الہیٰ انہیں دے یہ صدقہ
اچھا سمجھیں یہ مسلمان چڑھانا صندل

دیو کے بندوں کو معلوم ہو کیا اس کا مزا
اہل سنّت کا طریقہ ہے چڑھانا صندل

نر تو ہر وقت یہ کرتا رہے اے "عبد رحیم"
پڑھنا صلوات و سلام اور چڑھانا صندل

نوٹ

جن صاحبوں کو کسی طرح کا شک و شبہ ہو اگر جو لوگ صندل چڑھانے کو حرام کہتے ہیں اُن لوگوں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے کہ وہ مرد ہو کر میدان میں آئیں اور قرآن شریف اور حدیث شریف و صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور آئمہ رحمۃ اللہ علیہم کے قول سے ثابت کر دیں کہ قبروں پر صندل لگانا حرام ہے تو ہماری طرف سے انعام پانچ آنہ اور پانچ پائی نقد لیجائیں۔

المشتہر

انجمن امداد الاسلام کے ممبران بیت ہاؤ نقدا والی بلڈنگ قطب پور بازار

بھڑوچ